# بشارتِ احمدی

یہ کتاب تصنیفات سے جناب مولوی معنوی مقبول الکلام حامی دین اسلام حضرت مولوی عبدالعزیز صاحب سُنّی المذہب لکھنوی کی ہے جناب ممدوح نے بکمال جد و جہد و سعی کما ینبغی اہل ہنود کے قدیم پران اور پرانی پوتھیوں سے جناب سرور کائنات کے نبی آخر الزمان ہونے کا ثبوت نہایت ہی متانت اور لیاقت سے کما حقہٗ آگہی بہم پہنچا کر رقم فرمایا ہے کہ منکرین نبوت آنحضرت صلعم کو اُف کرنے کا بھی موقع نہیں رہا بعدہٗ جناب مظلوم کربلا سید الشہدا پارۂ جگر مصطفیٰ لخت دل مرتضیٰ کی شہادت کا واقعہ بزبانی حضرت آدم و حوا بڑے شد و مد سے تحریر کیا ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب مقدم الوصف کو اس کار خیر قابل قبول کی جزائے نیک عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سید صغیر حسن مالک مطبع سیفی ٹونک نے چھپوا کر شایع کیا

# مختصر فہرست کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلی

## نیرنگ فصاحت

یہ کتاب مستطاب نہج البلاغۃ کے کامل ترجمہ کا نام ہے جو حکیم ربانی خطیب لاثانی مولانا امیر المومنین علیہ السلام کے خطبوں فرمانوں اور ملفوظات کا تمام و کمال مجموعہ ہے جس کی نسبت علامہ ابن ابی الحدید کا قول ہے کہ یہ تصنیف اپنی فصاحت اور بلاغت میں سوائے فرقان حمید و کلام مجید کے جملہ تصانیف انسانی سے بالاتر ہے یہی وہ کتاب ہے جس کو اردو کا لباس پہنائے جانے کے لئے ملک کا ہر جزو و کل اس بے چینی ظاہر کر رہا ہے یہی وہ خواہش تھی جس کے بر آنے کے لئے قوم کے فدائی - مذہب کے شیدائی دست بدعا تھے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ تیار ہوئی اور بے نظیر قبولیت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے - صرف تھوڑی تعداد میں باقی ہے - جلد درخواستیں بھیجیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا اس سے استفادہ حاصل کرنا یہ آپ کا کام ہے - ترجمہ کا خاص جوہر یہ ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ جائیے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ اصل کتاب کا لفظی ترجمہ ہے بلکہ خود اپنی جگہ ایک مستقل کتاب کی شان نظر آتی ہے اور جن احباب نے اسے عربی زبان میں مطالعہ کیا ہو وہ بیساختہ کہہ اٹھیں گے کہ اس سے زیادہ بہتر اور عمدہ تحت اللفظ ترجمہ ممکن ہی نہیں یہ ترجمہ تقریباً ۸۰۰ صفحہ پر تمام و کمال ختم ہوا ہے - کاغذ - لکھائی - چھپائی ایسی ہے جیسی اس کتاب کی شان کے موافق ہے عربی میں اصل نہج البلاغۃ کی قیمت عہ اور مع فارسی شرح کے صـہ ہم نے آپ حضرات کی آسانی مد نظر رکھ کر صرف ۳ روپیہ قیمت مقرر کی ہے۔

## کشف الحقائق

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس لا جواب کتاب کی ملک بھر میں دھوم تھی اور جس کی طرف آنکھیں مومنین کی لگی ہوئی اور دل سینوں میں بیقرار تھے وہ مجموعہ محمودہ دین و ایمان کا خزانہ علم و معرفت کی کان یعنی علم تاریخ و سیر کی جان کتاب مستطاب مسمی بہ کشف الحقائق فی احوال جعفر الصادق تصنیف قدوۃ العلماء الراسخین مورخ حضرت آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین نادرۂ زمن امین المومنین مولانا الحاج السید مظہر حسن الموسوی السہارنپوری دامت برکاتہ حسب دل خواہ بہمہ وجوہ چھپ کر تیار ہو گئی اس کی حسن و خوبی و صحت و صفائی میں تا بمقدور خود سعی و کوشش کی گئی - کاغذ سفید اعلیٰ تقطیع متوسط و موزون - قلم جلی - خط نفیس قریب سوا پانچ سو صفحہ کے کمال زیبائی چھپی ہے قیمت بغرض افادہ عام عہ مقرر ہے۔

**المشتہر سید صغیر حسن شمس زیدی الواسطی مالک مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلی**

وقف [illegible]

الحمد للہ والمنّۃ کہ کتاب مستطاب مملو بہ مژدہ ہائے صمدی المسمّٰی بہ

سنہ ۱۳۲۹ھ

# بشارات احمدی

سنہ ۱۹۱۱ء

جس میں تمام نوید و آثار ثبوت ادوار و قوع میں آنا شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر ہے

سید [illegible] شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی تو اکیلا ہے نرنکار
نہین ہین تیرے سیم ہل سکتا ہے ذرا
اُتارا تونے ہے قرآن اُن پر
الٰہی وہ بھی ہین تیرے ہی بندے
نبی جتنے الٰہی تونے بھیجے
زبان سے بھی ہین ہم اقرار کرتے
محمدؐ کا ہمین دے عشق یارب

کیا قدرت سے پیدا تونے سنسار
محمدؐ ہین الٰہی تیرے بندے
الٰہی لائے ہم ایمان سُنکر
نبی موسےٰؑ کو دی توریت تونے
کلام اپنا اُتارا اُنپہ تونے
الٰہی عشق اپنا ہمکو دے تو
پیمبر اور ولی تیرے ہین جو سب
اسی عشق و محبت مین فنا کر

تو ہی ہے تھامنے والا سبھون کا
ترے پیغام کے پہنچانے والے
نبی عیسےٰؑ کو دی انجیل تونے
پیمبر اور ولی تیرے ہین بندے
ہم اُنپر لائے ہین ایمان دل سے
کہ ہمکو ہر طرف سوجھے تو ہی تو
سبھون کا عشق تو ہمکو عطا کر

یا اللہ تو اکیلا ہے تیرا دوسرا کوئی نہین۔ پہلے تیرے سوا کچھ نہ تھا تو ہی اکیلا ہمیشہ سے تھا تو ایسا نہین کہ پہلے نہو پھر ہو گیا ہو بلکہ تو ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا۔ تونے آسمانون کو اور زمینون کو بنایا تونے فرشتون کو نور سے اور جنون کو آگ سے اور انسان کو مٹی سے بنایا۔ تونے پیغمبرون پر اپنا کلام اُتارا۔ کبھی تونے خود پیغمبرون سے باتین کین۔ کبھی تونے فرشتون کی زبانی پیغمبرون کے پاس اپنے پیغام بھیجے۔ حضرت محمد اللہ اُنپر درود بھیجے اور سلامت رکھے تونے اُنپر اپنا پاک کلام جبرئیلؑ فرشتے کی زبانی بھیجا۔ حضرت محمدؐ نے

اللہ اُنپر درود بھیجے تیرا کلام آدمیون اور جنون کو سنایا۔ سارے جہان کو تیرا پیغام پہنچایا
یہ قرآن جو ہم پڑھتے ہین بیشک تیرا کلام ہے تو نے ساتون آسمانون کے اوپر اپنے تخت
پر سے یہ کلام جبرئیلؑ فرشتے کو سنایا۔ جبرئیل نے زمین پر اُترکر یہ کلام حضرت کو سنایا۔
یا اللہ ہم تجھپر ایمان لائے اور حضرت محمد پر ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہین اور تیرے
پیغام پہنچانیوالے ہین اور قرآن پر ہم ایمان لائے کہ وہ بیشک تیرا کلام ہے۔ تو سچا اور
جبرئیلؑ سچے اور محمدؐ سچے جو تو نے فرمایا وہی اُنہون نے ہمکو پہنچایا۔ یا اللہ حضرت محمدؐ سے
پہلے جتنے پیغمبر تو نے بھیجے اُن سب پر ہم ایمان لائے۔ اور جتنی کتابین تو نے اپنے
پیغمبرون پر اُتارین ہم اُن سب کتابون پر بھی ایمان لائے۔ حضرت عیسیٰؑ جو حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے تھے اُنپر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے
ہین اور تیرے پیغام پہنچانیوالے ہین۔ انجیل کتاب پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرا کلام ہے
تو نے اپنے بندے عیسیٰؑ پر اُتارا ہے۔ اُنہون نے اپنی قوم کو سنایا ہے۔ حضرت داودؑ
جو اُنسے پہلے تھے وہ بھی تیرے بندے ہین تو نے اُنکو زبور کتاب دی ہے۔ حضرت
داودؑ پر اور زبور پر بھی ہم ایمان لائے۔ حضرت موسیٰؑ جو اُنسے پہلے تھے ہم اُنپر بھی
ایمان لائے۔ یا اللہ ہم تیرے سب نبیون پر اور تیری سب کتابون پر ایمان لائے۔ یا اللہ
ہم تیرے سب فرشتون پر ایمان لائے اور قیامت پر بھی ایمان لائے تو نے قرآن مین خبر
دی ہے کہ تو سب آدمیون اور جنون اور جانورون اور فرشتون کو زندہ کریگا اور سب سے
حساب لیگا جو آدمی اور جن تجھپر اور تیرے فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون اور قیامت پر ایمان
رکھتے ہین اُنکو ہمیشہ باغ جنت مین رکھیگا جہان سب نعمتین موجود ہین اور جو آدمی اور
جن کسی کو تیرا شریک جانتے ہین یا تیرے کسی فرشتے کے یا تیری کسی کتاب کے یا تیرے کسی پیغمبر
کے یا قیامت کے منکر ہین اُنکو ہمیشہ آگ مین جلاویگا۔ یا اللہ ہمکو ایمان محمدی پر قائم رکھیو
اب کہتا ہے کہ بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا
اللہ سے امیدوار عبدالعزیز ابن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اُسکے اگلے پچھلے چھوٹے
بڑے سب گناہ بخشدے اور دین محمدؐ پر قائم رکھے اور اسی دین پر دنیا سے اُٹھاوے کہ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بڑا رتبہ دیا ہے۔ آپ سب بندوں سے بڑھکر اللہ کے پیارے ہین۔ اگلے پیغمبرون پر جو کتابین اُتارین سب کتابون مین حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کی بڑی بڑی تعریفین کین توریت شریف مین آپکے پتے اور نشانیان صاف دکھائی ہین زبور مین آپکے آنے کی خوشیان سب کو سُنائی ہین۔ حضرت اشعیا علیہ السلام کی ساری کتاب کی آیتین آپ ہی کی تعریف مین آئی ہین۔ انجیل پاک مین آپ کی بشارتین صاف سنائی ہین۔ نصرانی اور یہودی جان بوجھکر مُکرتے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدلتے ہین۔ نصرانی کہتے ہین کہ یہ سب بشارتین حضرت عیسے علیہ السلام کی ہین اور انجیل پاک کی بشارت کا کچھ اور مطلب بدل کر بتلاتے ہین۔ یہودی کہتے ہین کہ جن پیغمبرون کی یہ بشارتین ہین وہ ابھی آئے نہین ہم اُنکی راہ دیکھ رہے ہین۔ ان دونون فرقون کو حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم سے ضد پڑگئی ہے۔ جان بوجھکر دوزخ کی آگ مین ہمیشہ کا جلنا اُنہون نے قبول کیا نصرانیون نے جنابِ محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم سے ضد باندھی ہے اور سب پیغمبرون کو مانتے ہین جناب محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کے دشمن ہین۔ یہودیون نے حضرت محمدؐ اور حضرت عیسٰے دونون کی دشمنی پر کمر باندھی ہے۔ مگر اللہ کی قدرت دیکھو جو جو کتابین پیغمبرون کی اُنکے پاس ہین یہ دشمن بہتیرا اُن کتابون کو چھپا دین مگر اللہ ظاہر کر دیتا ہے اور محمدی بشارتین ہم محمدیون کو دکھا دیتا ہے۔ ہم محمدیون کے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلّے اللہ علیہ وسلّم کے آنیکی ہمیشہ سے دھوم تھی اور سب پیغمبر آپ کے آنیکی خوشی کرتے تھے اور اسوقت کی راہ دیکھتے تھے کہ یا اللہ وہ وقت کب آویگا کہ حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم پیدا ہون اور اُنپر اللہ کا کلام اُترے اور وہ کلام ساری دنیا مین پھیلے اور جو منکر ہون وہ قتل کئے جاوین۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمکو حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم کی امت مین پیدا کیا اور ہمکو قرآن سکھایا اور ہمکو ایمان دیا کہ ہم حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم پر اور سب پیغمبرون پر اور قرآن پر اور اگلی سب کتابون پر ایمان لائے۔ حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم جب مکّہ سے مدینہ مین تشریف لائے اُسوقت سے جب بارہ سو ۱۲۰۰ برس گذر چکے اور تیرھوین صدی

شروع ہوئی بہت لوگون کے ایمانون مین خلل پڑ چلا۔ اللہ کے کلام کا اور اُسکے پیغمبرون کا ادب دلون سے کم ہو گیا۔ مگر سچے ایمان والے بھی بہت موجود ہین۔ بے ادبون کو ادب سکھلاتے ہین اور بے ایمانون کو ایمان کا نور دکھلاتے ہین جب تیرھوین صدی کے ستر اور دو بہتر برس گذرے لکھنؤ پر اور تمام ملک اودھ پر نصاریٰ کا غلبہ ہوا۔ یکایک ایک نئی بلا آئی جو کبھی نہ دیکھی تھی نہ سُنی تھی بہت سے نام کے مسلمان بے ایمان ہو گئے۔ حضرت عیسےٰؑ کو اور انجیل پاک کو گالیان دینے لگے۔ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نبیون کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے۔ اب مسلمان حاکم کوئی اس ملک مین نہین۔ جو بے ایمان کا سر کاٹے۔ وہ ایمان جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تھا کہ سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر ایمان لاؤ۔ اُس ایمان کے بہت لوگ دشمن ہو گئے۔ اسوقت مین ہم سب محمدیون کو دن رات کانپنا اور اللہ سے دعا مانگنا چاہئے کہ یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو اور بے ایمانون کا مُنہ نہ دکھائیو۔ یا اللہ اپنے سب پیغمبرون کی محبت اور اُنکا ادب اور تعظیم ہمارے دلون مین قائم رکھیو۔ آمین۔ اب سُنو کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو جو بشارتین توریت شریف مین اور زبور شریف مین اور انجیل پاک مین اور سب کتابون مین موجود ہین وہ بشارتین سب ایک جگہ جمع کر کے ہمنے محمدی بھائیون کے دیکھنے کے لئے ایک کتاب تیار کی ہے اُسکا نام بشارتِ احمدی رکھا۔ اللہ تعالےٰ محمدیون کو اسکے چھاپنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اب یہ رسالہ اس بیان مین لکھا جاتا ہے کہ حضرت آدم جو سب آدمیون کے باپ ہین اور اللہ کے نبی ہین۔ اللہ نے اُنسے باتین کی ہین۔ اُنکے پیدا ہونے سے پہلے زمین پر جن بستے تھے۔ جنون مین مہادیو جو بڑے بزرگ تھے اور اللہ کے پہچاننے والے تھے اُنہون نے بھی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتین دی ہین اور آپ کی بڑی بڑی تعریفین کی ہین اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ علیہا السلام کی بڑی بڑی تعریفین کین اور آپکے دونون نواسون امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام کی بڑی بڑی تعریفین کر کے جناب امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونیکی خبر دی۔ وہ کتاب ہندؤن کے پاس ہے۔ اگرچہ ہندو لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سب

پیغمبرون کے بڑے دشمن ہین اور ایسی کتابون کے چھپانے مین بڑی محنت کرتے ہین۔ مگر پھر
اللہ تعالٰے اپنی قدرت سے حق بات کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ہندؤون کی پوتھی کی بولی اور ہے
اُس بولی کو ہم مسلمان لوگ نہین سمجھتے۔ مگر پھر بعضے بعضے مسلمان جو اُس بولی کو سیکھ لیتے
ہین وہ اُن کتابون سے خبردار ہو جاتے ہین۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن چشتی ایک بڑے
بزرگ گیارھوین صدی مین تھے جنہون نے ہندؤون کی زبان سیکھی تھی اور اُنکی کتابین
دیکھی تھین۔ اُنہون نے ایک رسالہ فارسی مین لکھا ہے اُس رسالہ مین محمدی بشارتین
بیان فرمائی ہین جو ہندؤون کی پُرانی کتابون مین پائی ہین۔ اُس رسالہ کا نام مرآۃ المخلوقات
رکھا ہے۔ اور ہمارے زمانہ مین ایک مسلمان دیندار جو ہندؤون کی بولی سنسکرت سے
خبردار ہین اُنہون نے ایک رسالہ اُردو مین لکھا ہے جو جو بشارتین حضرت محمد صلّے اللہ
علیہ وسلّم کی ہندؤون کے اگلے اینداؤنکی کتابون مین پائی ہین وہ اسمین بیان فرمائی ہین۔ ایک
بشارت ایک اور صاحب نے ہمارے زمانہ مین اپنے رسالہ مین لکھی ہے۔ یہ سب بشارتین
ایک رسالہ مین اکٹھی کر کے بہت صاف صاف ہندی بولی مین لکھی جاتی ہین اور ہر جگہہ پر
فائدہ کا لفظ لکھکر قرآن اور حدیث سے اور بزرگون کی کتابون سے اُسکا بیان بہت پھیلا
لکھا جاتا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب جو پھلواؤن کے رہنے والے ہین اُنہون نے جو جو
باتین ہندؤون کے قائل کرنیکے واسطے اُنکی کتابون سے نقل کی ہین اُن باتون مین سے
بھی بہت باتین جو ہمارے دین کو قوت دیتی ہین اس مین لکھدین اور نام اس رسالہ کا
**بشارت احمدی** رکھا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے نفع پہنچا آمین۔
محمدی لوگونکو لازم ہے کہ اسکو نہایت شوق سے دیکھین اور اپنے ایمان کو تازہ کرین دل و
جان سے اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نے ہمکو ایسے پیارے پیغمبرؐ کی امت مین پیدا کیا جنکا نام
ہزارون برس پہلے آدمیون مین اور جنون مین مشہور تھا اور اُنکا اور اُنکی امت کا ذکر
اور تعریفین ہر طرف ہو رہی تھین۔ پہلے ایک بڑے کام کی بات ہے اُسکو سمجھ لینا چاہیے
اللہ تعالٰے نے قرآن شریف مین حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا ہے کہ ہمنے بہت
پیغمبر ایسے بھیجے ہین جنکا احوال تجھکو سنا دیا اور بہت پیغمبر ایسے ہین جنکا احوال تجھکو نہین سنایا

سورہ نحل مین اللہ فرماتا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا یعنی بیشک ہمنے
ہر قوم مین ایک پیغمبر بھیجا ہے اور سب پیغمبرون نے اللہ کا پیغام بندون کو یہی پہنچایا ہے کہ
اکیلا اللہ ہی تمھارا مالک ہے۔ اُسکا دوسرا کوئی نہین فقط اُسیکو پوجو پھر جنکو اللہ نے ایمان
دیا وہ ایمان لائے جنکو اللہ نے آگ مین جلانے کے لئے بنایا وہ کسی طرح نہین مانتے جب
یہ بات معلوم ہوچکی تو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح حضرت عیسےٰؑ کے بعد نصارٰے بگڑگئے اور
اُنکی راہ پر نرہے اور جسطرح یہودی لوگ حضرت موسےٰؑ کا نام لیتے ہین مگر اُنکی راہ پر نہین
اور سب پیغمبرون پر ایمان نہین لاتے اسی طرح ہندؤن کا بھی حال ہے کہ جن بزرگون کا یہ
نام لیتے ہین وہ لوگ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے۔ اللہ کو پہچانتے تھے اور
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتین دیتے تھے کیا تعجب ہے کہ وہ پیغمبر ہون یا ولی
ہون نادان لوگ اُنکا نام سنکر بے تحاشا بُرا کہنے لگتے ہین اور یہ گمان کرتے ہین کہ جیسے یہ
ہندو بے ایمان ہین کہ اللہ کا شریک اورونکو جانتے ہین اور پیغمبرون کو نہین مانتے ہین ویسے
وہ بھی ہونگے یہ گمان نادان مسلمانون کا بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مین فرماتا ہے اے
ایمان والو بہت سے گمانون سے پرہیز کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہین۔ مطلب یہ ہے کہ جبتک
کسی شخص کی بُرائی تمکو خوب تحقیق نہوجاوے جب تک بدی کا گمان مت کرو۔ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنے تئین گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان سب باتون سے زیادہ جھوٹا
ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گمان اکثر جھوٹ نکلتا ہے۔ لوگ اپنی اٹکل سے جن لوگون کو بُرا سمجھتے ہین
وہ لوگ حقیقت مین اچھے ہوتے ہین گمان کرنیوالے ناحق گنہگار ہوتے ہین۔ اس بات کو
خوب سمجھنا چاہئے کہ ایمان اسکو کہتے ہین کہ اللہ کو اکیلا جاننا اور اُسکے سب فرشتون اور پیغمبرون
کو ماننا۔ جو شخص اللہ کا دوسرا کسی کو سمجھتا ہے یا کسی فرشتے یا پیغمبر کا منکر ہے وہ بے ایمان
اور کافر ہے۔ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سے اللہ نے قرآن اُتارا جن نصرانیون
اور ہندؤن نے قرآن کو نہ مانا وہ بے ایمان اور کافر ہین اور قرآن کے اُترنے سے پہلے
جو نصرانی حضرت عیسےٰؑ کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرون کو مانتے تھے اور اللہ کو
اکیلا جانتے تھے وہ ایماندار تھے اور بہت اچھے تھے۔ یہودی جو حضرت عیسےٰؑ کے دشمن تھے

وہ کافر تھے اگرچہ حضرت موسےٰ کو مانتے تھے۔ جو ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوا پیغمبر سب آپس مین ایک ہین۔ جو ایک کا دشمن ہے وہ سب کا دشمن ہے۔ انجیل کے اُترنے سے پہلے جو یہودی حضرت موسےٰ کی شریعت پر قائم تھے وہ سب اچھے تھے۔ جو ہند و قرآن کے اُترنے سے پہلے اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرون کو مانتے تھے وہ ایماندار تھے اور اچھے تھے اور جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم نہ تھے یا کسی پیغمبر کے منکر تھے وہ کافر تھے۔ امام تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدون کی کتاب مین لکھا ہے کہ جنون مین ایک کتاب ایک فرشتے کے وسیلہ سے اُتری تھی۔ مولانا شاہ غلام علی صاحب جو حضرت علیؓ کی اولاد مین تھے اور دلی کے رہنے والے تھے اور قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے تھے اُنہون نے اپنے پیر و مرشد مرزا جانجاناں صاحب شہید کا حال ایک رسالہ مین لکھا ہے اور اُنکے خط اُسمین جمع کیے ہین مرزا صاحب کے چودھوین خط مین یہ بیان لکھا ہے کہ ہندؤون کی پُرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ایک کتاب بھیجی تھی جسکا نام بید تھا۔ اُس مین چار دفتر تھے۔ اللہ نے کچھ باتون کا حکم کیا تھا کچھ باتون سے منع فرمایا تھا۔ کچھ خبرین اگلے زمانہ کی تھین کچھ آئندہ زمانہ کی خبرین پہلے سے اللہ نے دی تھین۔ ایک فرشتہ جسکا نام برہما تھا اُسکے وسیلہ سے اللہ نے یہ کتاب بھیجی تھی اور جتنے فرقے ہندؤون کے ہین سب اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ اللہ اکیلا ہے اور سارا جہان اُسی نے بنایا ہے اور قیامت اور حساب کتاب کے سب قائل ہین اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شریعت انکی تھی اب وہ موقوف ہوگئی اور اللہ تعالےٰ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ ہر قوم مین پیغمبر آئے ہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ملک مین بھی اللہ نے پیغمبر بھیجے ہین۔ اُنکا احوال اُنکی کتابون مین لکھا ہوا ہے۔ اُنکی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کامل تھے۔ اور لوگ بھی اُنکی برکت سے کامل ہو جاتے تھے۔ اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن جب نہین اُترا تھا اُسوقت ہر قوم مین ایک پیغمبر بھیجے گئے تھے اور تابعداری اُنہین پیغمبرون کی اُس قوم پر واجب تھی جب سے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ساری خلقت کے سمجھانے کے لیے بھیجا اُسوقت سے قیامت تک سب پر آپ ہی کی تابعداری فرض ہے۔ آپ پر قرآن کے اُترنے کے شروع ہونے سے آج کے دن تک ایک ہزار ایک سو اسی ۱۱۸۰ ہوے ہین۔ جو کوئی آپ پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے جو کوئی آپ سے

پہلے تھے وہ اگر اپنی شریعت پر قائم تھے تو وہ اچھے تھے۔ پھر مرزا صاحب نے یہ بیان فرمایا ہی کہ اگلے زمانہ کے ہندو جو بتون کو پوجتے تھے وہ اُنکو اللہ کا شریک نہین جانتے تھے۔ اپنے بزرگون کی تصویرین برکت کے واسطے سامنے رکھتے تھے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگلی شریعتون مین تصویر بنانا حرام نہین تھا۔ اچھے لوگون کی تصویرین برکت کے واسطے رکھنا درست تھا اُسوقت مین جنہون نے تصویرین بنائین وہ گنہگار نہین ہوے۔ جنہون نے اُنکو اللہ کا شریک سمجھا وہ البتہ دوزخی ہوے۔ اب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اللہ نے مورت بنانے کو حرام کردیا۔ جو کوئی مورت بناویگا دوزخ مین جاویگا۔ مرزا صاحب پھر اگلے ہندوؤنکا حال لکھتے ہین کہ بعضے فرشتے جو اللہ کے حکم سے جہان مین کام کررہے ہین یا بعضے کاملون کی ارواحین کہ بدن کے چھوڑنے کے بعد بھی اُنکا فیض اللہ نے باقی رکھا ہے یا بعضے زندہ لوگ جو اُنکے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام کی طرح پر زندہ ہین انکی صورتین بناکر اُنکی طرف رجوع ہوتے ہین۔ اور اس رجوع ہونیکے باعث سے ایک مدت کے بعد جنکی وہ صورت ہے اُنسے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور اُنکے وسیلہ سے دین و دنیا کی مرادین حاصل ہوتی ہین اور اُنکا سجدہ تعظیمی سجدہ ہے۔ وہ سجدہ نہین جو مالک مختار جانکر کیا جاوے۔ اور اُنکے طریق مین ماں باپ کو اور پیر کو اور اُستاد کو سلام کی جگہ سجدہ کی رسم تھی جسکو ڈنڈوت کہتے ہین۔ مرزا صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اگلے زمانہ کے ہندوؤن کا یہ طریقہ تھا۔ اُنکی شریعت مین مورت بنانا منع نہین تھا۔ وہ اس طریقہ سے اللہ کے اچھے بندون سے علاقہ پیدا کرتے تھے اور اللہ اُنکو دین و دنیا کا فیض اپنے خاص بندون کے وسیلہ سے دیتا تھا۔ اب اللہ نے ہماری شریعت محمدی مین مورت بنانا حرام کردیا۔ اب جو کوئی اس طریقہ سے بزرگون کا وسیلہ پکڑیگا اُسپر اللہ کا غضب اُتریگا اور سب نیک بندے اُس سے بیزار ہونگے۔ البتہ دل سے اچھے لوگون کا دھیان کرنا ہماری شریعت مین باقی ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اس طرح کا ایک معاملہ ہمارے یہان بھی درویشون مین معمول ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی صورت کا تصور کرتے ہین اور طرح طرح کے فیض اُٹھاتے ہین مگر ظاہر مین تصویر نہین بناتے ہین۔ مرزا صاحب حاجی محمد افضل صاحب کے ذکر مین فرماتے ہین کہ حدیث شریف کا سبق پڑھتے وقت اُنکے دل کا فیض میرے دل کو پہنچتا تھا اور اللہ تعالے

سے جو دل کا علاقہ ہے وہ قوی ہوجاتا تھا۔ حاجی صاحب حدیث شریف کے ذکر کے وقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دھیان مین بالکل ڈوب جاتے تھے اور بہت نور اور برکتین ظاہر ہوجاتی تھین۔ گویا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری پوشیدہ طرح پر حاصل ہوجاتی تھی۔ اُسوقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور ہماری طرف آپکا مہربانی سے دیکھنا ہمکو دکھلائی دیتا تھا۔ حاجی صاحب حدیث مین میرے اُستاد ہین اور صحبت کے پیر ہین۔ ایک دن اُنکے سامنے ایک شخص نے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک جنگل ہے آگ کا بھرا ہوا اور کرشن اُس آگ کے اندر ہین اور رامچندر اُس آگ کے کنارہ پر ہین۔ ایک شخص اُس کی تعبیر مین بول اُٹھا کہ یہ دونو آگ مین عذاب پاتے ہین مین نے کہا اسکی تعبیر اور بھی ہے اگلے لوگون مین کسی شخص کو معین کرکے کافر کہدینا درست نہین ہے جبتک اُسکا کفر شریعت سے ثابت نہو کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنی کوئی بستی ایسی نہین جسمین کوئی ڈرسنانیوالا نہ گذرا ہو تو ظاہر ہے کہ ان لوگون مین بھی کوئی خوشخبری سنانیوالا اور ڈرسنانیوالا گذرا ہوگا گمان ہوتا ہے کہ وہ لوگ نبی ہون یا ولی ہون۔ رامچندر و کرشن جو خلقت کے شروع مین پیدا ہوئے اُسوقت مین عمرین لمبی تھین اور طاقتین زیادہ تھین وہ اپنے زمانہ کے لوگون کو آہستہ آہستہ اللہ کی راہ پر لے چلتے تھے اور کرشن اُن لوگون کے بزرگون مین پچھلے ہین اُسوقت مین اگلے زمانہ سے عمرین چھوٹی تھین اور طاقتین کمزور تھین۔ اُنہون نے اپنے وقت کے لوگون کے دل کو ایکا ایک اللہ کی طرف کھینچ لیا۔ گانے کی کثرت جو اُنسے لوگون نے نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوق وشوق اور دل کو اللہ کی طرف کھینچ لیجانا اُن مین بہت تھا تو اللہ کے عشق کی گرمیان آگ کے جنگل کی صورت مین ظاہر ہوئین۔ کرشن جی جو اللہ کے عشق اور محبت کے مزون مین ڈوبے ہوئے تھے وہ اس آگ کے اندر دکھلائی دئے اور رامچندر جو آہستہ آہستہ اللہ کی محبت کی راہ مین چلتے تھے وہ اُس آگ کے کنارے پر دکھلائی دئے آگے اللہ جانے۔ حاجی صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور اس تعبیر سے بہت خوش ہوئے۔ بعد اسکے شاہ غلام علی صاحب لکھتے ہین کہ ابو صالح خان جو حاجی صاحب کے مُرید اور جانشین تھے وہ متھرا کی زمین مین گئے تھے اُنکو کچھ ضرورت تھی کہ اُسکے سامان کے لئے سات روپئے درکار تھے ایک رات

کو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص ظاہر ہوے اُنکی صورت ایسی تھی جیسی صورت کشن جی کی ہندو لوگ بیان کرتے ہین اُس شخص نے سلام کیا اور روپئے آگے رکھدئے۔ حاجی صاحب بولے کہ ٹھہرو مین نماز پڑھ لون۔ بعد نماز کے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے وہ بولے کشن اور یہ سات روپئے تمہاری ضیافت کے ہین کہ تم ہماری زمین مین آئے ہو۔ اُنھون نے فرمایا کہ مین محمدی ہون۔ ہمارے پیغمبر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری حاجتون اور مرادون کے لئے کافی ہے ہم بیگانہ کا تحفہ نہین لیتے۔ اسپر وہ رونے لگے کہ ہمنے آخری زمانہ کے پیغمبر کی تعریف اور اُنکی راہ پر چلنے والونکی خالص محبت کا حال جتنا سُنا تھا اُس سے زیادہ ہمنے دیکھ لیا۔ تمام ہوا بیان غلام علی صاحب کا۔ نواب صدیق حسن خان صاحب کتاب حظیرۃ القدس مین لکھتے ہین کہ عارفِ کامل شاہ غلام علی صاحب اپنے مرشد مرزا مظہر صاحب کے احوال مین لکھتے ہین کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث جب اُنکو خط لکھتے تھے تو یون لکھتے تھے کہ آپ جو طریق محمدی کے قائم کرنیوالے اور سنتِ محمدی کی طرف لوگون کو بُلانیوالے ہین اللہ آپکو مدت تک سلامت رکھے اور مسلمانون کو آپ سے فائدہ دیوے حاجی محمد فاخر جو علم حدیث کے بڑے جاننے والے تھے وہ فرماتے تھے کہ وہ یعنی مرزا مظہر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلنے مین بڑی شان رکھتے تھے۔ اور حاجی محمد افضل صاحب محدث جو علم حدیث مین مرزا مظہر صاحب کے اُستاد ہین وہ شیخ سالم بصری مکی سے علم حدیث کی سند رکھتے ہین اور شاہ ولی اللہ محدث کو علم حدیث کی اُنسے سند ہے۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جو دلی مین قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے تھے اور تیرھوین صدی کے اُنتالیسوین برس اُنھون نے انتقال فرمایا۔ اُنسے مولوی رفیع الدین خان مرادآبادی نے کچھ باتین پوچھی تھین اُنھون نے اُسکا جواب لکھا تھا۔ اُن سوالون اور جوابون کو مولوی رفیع الدین خان صاحب نے جمع کیا ہے اُسمین لکھا ہے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین کہ ملک عرب مین یمن سے شام اور مصر تک اللہ کی ہدایت نے ایک طرح پر ظہور فرمایا اور نبیون کو اور پیغمبرون کو اللہ نے بھیجا اور اُنکے ہاتھ پر معجزے پیدا کئے اور کتابین اُتارین اسلئے کہ ان ملکون کے لوگ ایک آدمی کے وسیلہ سے دوسرے آدمی کے مکان دور ہونیکے باعث سے

یا زمانہ کے بعید ہونیکے باعث سے چھپی بات معلوم ہونیکا بھی طریقہ جانتے تھے کہ کوئی قاصد آوے اور زبانی پیغام لاوے یا کوئی خط ساتھ لاوے اور نشان اُس قاصد کی سچائی کا اُس سے طلب کرتے تھے چنانچہ اب بھی امیرون اور بادشاہون کے ہان یہی رواج ہے کہ کوئی فرمان یا شقہ کسی معتبر کی زبانی بھیجتے ہین اور اُسکی سچائی ظاہر کرنیکے لیے بعضی خاص چیزین جیسے پالکی اور نالکی اور ہاتھی اور ہودہ اُسکے ہمراہ کر دیتے ہین۔ پس عرب کے ملکون کے لوگون کو اسی طرح ہدایت ہوئی اور ہندو اس بات کو سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کی تجلّی اور ظہور بعضی چیزون مین ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی زبانی بعضے لوگ کچھ بولتے ہین اور اُنسے کراتین ظاہر ہوتی ہین اور اللہ کے حکم سے وہ لوگ خلق پر حکومت کرتے ہین سو وہ لوگ اس بات کو سمجھتے تھے اُنسے ویسا ہی معاملہ ہوا۔ اور بید اُنہون نے لکھوائی بہت بڑی مدت تک اُنکی تعلیم اسی طرح پر قائم رہی جیسا کہ کتاب جوگ بشست سے اور رامائن سے اور بھاگوت سے معلوم ہوتا ہے۔ یہانتک کہ بیاس نام ایک شخص پیدا ہوا اُسنے اُنکے مذہب کو برباد کیا اور شرک اور بُت پرستی کو رواج دیا فائدہ معلوم نہین کہ مولانا نے کونسے بیاس کو کہا ہے۔ وہ بیاس جنہون نے بید جمع کئے۔ ظاہر یہ ہے کہ وہ یہ نہین ہین کیونکہ وہ کرشن جی کے زمانہ مین تھے اور کرشن جی کو مولانا نے اچھے لوگون مین سمجھا ہے آگے انکا ذکر آتا ہے۔ پھر مولانا لکھتے ہین کہ یہ جو ہندوؤن کی شریعت مین کایتھ اور کھتری اور مہاجن اور ہر قوم کے واسطے حکم علٰحدہ تھے سو ہماری شریعت مین بھی اس طرح کے حکم ہین۔ حضرت موسےٰ کی شریعت مین اسرائیلیون کی بارہ قومون مین ہر قسم کے واسطے علٰحدہ حکم تھے۔ ہماری محمدی شریعت مین ہاشم کی اولاد کو پانچوان حصہ کا فرون کی لوٹ کا ملتا ہے اور زکوٰۃ اُنپر حرام ہے اور ہندو لوگ جن لوگون کو اوتار کہتے ہین وہ لوگ ایسے تھے کہ اللہ کی قدرت کا ظہور اور نمونہ اُنمین تھا۔ خواہ وہ انسانون مین سے ہون یا شیر اور مچھلی وغیرہ ہون جیسے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔ مولوی امام الدین صاحب جو لکھنؤ مین مولانا کے شاگرد تھے اُنہون نے کچھ باتین آپکی زبانی جمع کی ہین۔ اُس مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور کنہیا کے حق

مین کیا فرماتے ہین۔ آپنے فرمایا بہتر تو یہ ہے کہ کنہیا کے حق مین چُپ رہنا چاہیے اور بھاگوت جو ہندؤون کی معتبر کتاب ہے اُس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کنہیا اولیاؤن مین سے تھے اور اُنکے مقام متھرا وغیرہ بلاشک عشق انگیز ہین یعنی اُن مقامون مین اللہ کا عشق دل سے جوش کرتا ہے۔ اور حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب جو بانسہ کے رہنے والے تھے اُنکی نقل بیان فرمائی۔ کہ فرماتے تھے۔ مین حج کو جاتا تھا کنہیا کے مقامون مین پہنچا۔ کنہیا کی روح میرے سامنے حاضر ہوئی اور پانچ اشرفیان نذر کین کہ کمیشر یعنی کم کو آپ جانتے ہین اسکو ترق دیجیے مین نے قبول نکیا اور کہا کہ مین محمدی ہون مین اللہ کے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ کنہیا نجات والون مین سے ہین۔ تمام ہوا کلام مولانا کا اگلے لوگون کا یہ طریقہ تھا۔ اب اس زمانہ مین بہت لوگ دوسرے فرقہ کی ضد مین اپنا ایمان کھوتے ہین۔ نصارے کی ضد مین حضرت عیسےٰؑ کو اور انجیل پاک کو برا کہتے ہین۔ حضرت عیسےٰؑ کی تعریف جا بجا قرآن مین موجود ہے۔ جسنے اُنکو برا کہا وہ کافر ہے اُسکا قتل واجب ہے ہندؤون کے بزرگون کا ذکر قرآن مین صاف صاف نہین ہے تو اتنا تو خوب معلوم ہے کہ اللہ نے ہر قوم مین پیغمبر بھیجے ہین۔ جن لوگون نے یہ گمان کیا کہ جیسے یہ ہندو ایمان کے دشمن ہین ویسے ہی انکے اگلے بھی ہونگے۔ جن لوگون نے یہ گمان کر کے اُنکو برا کہا وہ جلدی توبہ کرین۔ فقیہ ابواللیث نے بستان مین لکھا ہے کہ جن پیغمبرون کا حال خوب معلوم نہین اُنکے حق مین یون کہنا چاہیے کہ اگر وہ پیغمبر ہین تو ہم اُنپر ایمان لائے۔ اور اُنکے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی نہ کرنا چاہیے اگر کوئی ضدی اُجڈ آدمی یہ خیال کریگا کہ اگر وہ پیغمبر تھے تو وہ دوسری قوم کے ہین ہم انکو ہرگز نہین مانینگے یا یہ خیال کر کے اُنکو برا کہیگا وہ بیشک کافر ہو جائیگا۔ اب یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم کی خوشخبریان جو اگلے وقت کی کتابون مین لکھی ہین اُنکے جاننے مین اور بیان کرنے مین ہمارے دین کی بہت بڑی مدد ہے ایک تو اپنا دل بہت خوش ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم کو اللہ نے بہت بڑا رتبہ دیا کہ اگلے سب اچھے لوگ آپکا ذکر کرتے تھے اور آپکی تعریفین کیا کرتے تھے۔ جن لوگون کے دل مین محمدی ایمان کا نور باقی ہے وہ ان خبرون کو سنکر بہت خوش ہوتے ہین۔ اس بارہ سو برس کے

عرصے مین جو جو محمدی علم والے گذرے ہین جنھون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین لکھی ہین وہ سب اپنی اپنی کتابون مین اس بات کا بیان بھی بڑی خوشی سے اور بڑی دھوم سے لکھتے ہین کہ توریت اور انجیل اور زبور مین اور سب کتابون مین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین موجود ہین۔ یہ لکھکر وہ آیتین توریت اور انجیل کی بڑی خوشی سے لکھتے ہین جو آپکی تعریف مین آئی ہین۔ اور اس ذکر سے انکا دل باغ باغ ہوتا ہے۔ بارہ سو بہتر ۱۲۷۲ برس تک تو یہی قاعدہ جاری رہا۔ مگر جب سے تیرھوین صدی کے بہتر برس گذرے انکا ایک دلون کا رنگ بدلا بہت لوگ حضرت عیسٰے کے اور انجیل پاک کے دشمن ہوگئے۔ بالکل بے ایمان ہوگئے۔ بہتیون کو تھوڑی سی اونکی ہوا لگی اونکے سامنے جب توریت اور انجیل مین سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین بیان کرو تو وہ لوگ بہت ناخوش ہوتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین قرآن اور حدیث مین کیا تھوڑی ہین جو ہم توریت اور انجیل مین سے آپکی تعریفین بیان کرین اگلی کتابون اور اگلے پیغمبرون کے ذکر سے انکا دل رکتا ہے۔ یا اللہ ہمکو قدیمی محمدی دین پر رکھیو۔ تیرھوی صدی کی آفتون سے بچائیو آمین۔ اللہ تعالٰے قرآن شریف مین ہمکو یہ خوشی سناتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور انکی امت کی تعریفین پہلے توریت اور انجیل مین اور زبور مین لکھی ہین۔ جس بات کی خوشی ہمارے اللہ نے ہمکو سنائی اس بات پر ہم کیونکر خوشی نہ کرین۔ ہم محمدیون کو لازم ہے کہ خوشی سے پھولے نہ سماوین کہ ہمارے رسول پاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اللہ نے پہلے سے سب آدمیون کو اور جنون کو سنائین اور آپکی امت کی تعریفین بھی سب کو بتائین۔ جو لوگ اس ذکر کو سنکر ناخوش ہوتے ہین معلوم ہوا کہ نور ایمان کا انکے دلون مین بہت کم رہگیا۔ یا اللہ نور محمدی کو ہند مین پھر پھیلا دے۔ آمین۔ دوسرا فائدہ اس ذکر مین یہ ہے کہ جس فرقہ کے لوگ جس کتاب کو مانتے ہین انکو ہم اسی کتاب سے قائل کرین نصارے اور یہود کو توریت اور انجیل سے قائل کرین۔ ہندوؤنکو انہین کی اگلی کتابون سے قائل کرین اور اللہ سے دعا مانگین کہ یا اللہ اپنے بندون کو ایمان دے کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سب پیغمبرون کو پہچانین اور ایمان لاوین۔ آمین۔ جاننا چاہئے کہ ہندوؤن

کی جس کتاب کا ترجمہ مولانا عبدالرحمن نے مرآۃ المخلوقات مین کیا ہے یہ کتاب اب بھی پنڈتون کے
یہان موجود ہے ایک پنڈت نے لکھنؤ مین میرے سامنے امام حسین علیہ السلام کے ذکر
مین کہا تھا کہ ہمارے یہان خبر ہے کہ یون ہونگے اور یون شہید ہونگے۔ مین نے کہا پھر
تم کیون نہین محمدی دین مین آتے ہو اُسنے کہا کہ ہمارے یہان کا علم ایک دریا ہے جہان اور
باتون کا ذکر ہے وہان تمہارا بھی ذکر ہے۔ پھر ایک اور پنڈت کاکوری مین ملا تھا اُسنے
بھی بیان کیا کہ تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر ہمارے ہان موجود ہے۔ مین نے
کہا کہ اُس کتاب کا کیا نام ہے کہا برم اوتر کھنڈ لفظ اوتر کھنڈ جو اُسنے بولا یہی لفظ مولانا
عبدالرحمن چشتی نے بھی اس رسالہ مین لکھا ہے۔ پھر مین نے کہا تم ایمان کیون نہین
لاتے وہ بولا کیا کرین باپ دادا سے لاچار ہین۔ باپ دادا جو راہ ڈال گئے ہین ہم اُسی
راہ پر چلتے ہین۔ پھر ایک مدت کے بعد منشی ظہیر الدین صاحب جو امین آباد مین رہتے
تھے اُنھون نے ایک راجہ سے لکھکر بنارس سے ایک پنڈت بلایا اور اُس پنڈت سے
اس کتاب کا حال پوچھا۔ اُس پنڈت نے اقرار کیا کہ یہ کتاب ٹھیک ہے۔ مہادیو کا یہی
کلام ہے۔ ایک دن مین منشی صاحب کے پاس مسجد مین بیٹھا تھا اور وہ بنارس کا پنڈت بھی
بیٹھا تھا۔ مین نے اُس پنڈت سے پوچھا اُسنے کہا ہان یہ سب باتین ٹھیک ہین۔ مین نے کہا
پھر تم ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسا جانتے ہو۔ کہنے لگا ہم اُنکو اچھا جانتے ہین۔
مین نے کہا پھر تم کیون نہین اُنکے دین مین آتے ہو۔ اُسنے کہا کہ وہ پیغمبر تمہارے واسطے
ہین ہمارے واسطے نہین۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ جب تمنے اُنکو سچا جانا تو اُنکو سب باتون
مین سچا جانو۔ اُنھون نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مین ساری خلقت کے لئے بھیجا گیا ہون۔ قرآن شریف
مین اللہ تعالےٰ نے ہمپر یہ بھی فرض کر دیا ہے کہ تم مین سے کچھ لوگ ایسے بھی رہین جو نیکی کی
طرف لوگون کو بُلاتے رہین اور نیک کام کا حکم کرین اور بُرے کامون سے منع کرین اور
وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہین۔ اس زمانہ مین بہت سے علم والے کسی سے کچھ نہین کہتے
اللہ کا فرض جان بوجھکر ترک کرتے ہین کافرون کو اور جاہل مسلمانون کو کیا سمجھاوینگے اپنے
گھر والون سے کچھ نہین کہتے۔ اتنی خبر بھی اُنکو نہین پہنچاتے کہ قرآن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر

اونہوں نے اُتارا ہے۔ جاہل لوگ کہتے ہین قرآن پڑھے لکھے اور مولویون پر اُتارا ہے۔ بہت سے علم والون نے تو یون زبان بند کرلی ہے اور بہت لوگ وہ ہین جو اور کافرون سے اسطرح بحث کرتے ہین کہ اُنکے ساتھ آپ بھی کافر بنجاتے ہین۔ نصارے کو توریت اور انجیل سے قائل نہین کرتے بلکہ اُنکی ضد مین توریت اور انجیل سے بے ادبیان کرکے اپنا ایمان کھوتے ہین۔ ہندوؤن سے بحث کرتے ہین تو اُنکے اگلے زمانہ کے خدا پرست بزرگون کو بُرا کہتے ہین ایک نادان مسلمان نے ایک رسالہ ہندوؤن کے قائل کرنیکے لئے چھاپا اُسمین مہادیو کو جو حضرت آدم سے پہلے تھے اور بڑے خدا پرست تھے اُنکو اُس نادان مسلمان نے بہت بُرا کہا اور یہ دلیل لایا کہ ہندوؤن کی بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ مہادیو نے ایسے ایسے بُرے فعل کئے ہین وہ نادان یہ نہ سمجھا کہ ہندوؤن نے کتابون مین بہت جگہ اُنکی خدا پرستی اور دینداری اور پرہیزگاری کا بھی حال لکھا ہے۔ پھر اگر کسی کتاب والے نے اُنپر کسی بُرے کام کی تہمت جوڑدی تو ہمکو یہی کہنا چاہیئے کہ جس شخص کی دینداری اور پرہیزگاری کی اتنی لوگ تعریف کرتے ہین اُس شخص کو اگر بعضے لوگ بُرا کہتے ہین وہ جھوٹے ہین یا وہ مہادیو کوئی دوسرا ہوگا جسکے بُرے فعل لکھے ہین۔ ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہین کہ فرقہ جین اور بودھ جو ہندوؤن مین ہین وہ کرشن جی کو بہت بُرا جانتے ہین اور زنا کی نسبت اُنکی طرف کرتے ہین اور پدم پران مین مہادیو کو بُرا لکھا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ جب ایسے فرقے بھی ہندوؤن مین موجود ہین تو ہمکو یہی گمان کرنا چاہیئے کہ جو جو بُرے فعل مہادیو اور کرشن جی کیطرف نسبت کرکے لکھے ہین وہ اُنکے دشمنون نے جوڑدئے ہین اور نادان دوستون نے بن سوچے بن سمجھے لکھ لئے ہین۔

اس نادان مسلمان نے مہادیو کی ہجو لکھکر اور چھاپ کر اپنے تئین بھی گناہ مین گرفتار کیا اور بدگمانی کا گناہ اپنے سر پر لیا۔ دوسرا گناہ اُسکے سر پر یہ ہوا کہ اُسکے رسالہ کو دیکھکر ایک ہندو کو ضد چڑھی۔ اُسنے بہت سے رسالے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبرون کی ہجو مین چھاپے اور بڑے بڑے کفر بکے۔ اُن رسالون کو نام کے بے ایمانون نے بیچا اور چار پیسونکے لئے ایمان کھویا۔ اس فتنہ وفساد کا بیج اُسی

نادان مسلمان نے بو یا۔ پھر بعد اُسکے کئی آدمیون نے اُس کافر کی رد مین کتابین لکھین۔ مولوی محمد علی صاحب نے سوط اللہ الجبار اور ظفر مبین اور فتح مبین اور سیف اللہ القہار کتابین لکھین۔ ایک صاحب نے تحفۃ الہند لکھی۔ ان کتابون مین ہندوٗون کو اُنہین کی کتابون سے قائل کیا۔ یہ کام بہت اچھا کیا اور اللہ کا فرض ادا کیا مگر ہندوٗون کے اگلے بزرگون کے حق مین اُنھون نے بھی نیک گمان نہ کیا اور یہ نہ سوچا کہ ہندوٗون کی کتابون مین طرح طرح کی باتین لکھی ہین کہین تو ایمان کی بڑی بڑی باتین اور اللہ کے پہچاننے کے پرلے درجے کے بھید اُنکی کتابون مین اپنے بزرگون کی زبانی لکھے ہین۔ کہین ایسی باتین بھی لکھی ہین جن سے شرک اور کفر ٹپکتا ہے۔ اس صورت مین ہمکو یہی گمان کرنا چاہیے کہ اگلے لوگ جنکی زبانی ایمان کی باتین لکھی ہین وہ بیشک اچھے تھے اور جہان کفر کی باتین اُنکی زبانی لکھی ہین یا بُرے بُرے فعل اُنپر تھوپے ہین وہ اُنکے دشمنون نے اُنپر تھوپ دئے ہین۔ ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ سب اچھے لوگون پر اُنکے دشمنون نے اور نادان دوستون نے تہمتین جوڑی ہین۔ یہودیون نے دشمنی سے اور نصاریٰ نے نادانی کی دوستی سے حضرت عیسےٰ پر کیا کیا تہمتین جوڑین کہ اللہ کی پناہ۔ یہودیون نے حضرت ہارونؑ اور حضرت داوٗدؑ اور حضرت سلیمانؑ پر کیسی کیسی تہمتین جوڑین۔ اللہ نے جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن اُتارا حضرت ہارونؑ اور حضرت داوٗدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی پاکی خوب طرح ظاہر کر دی یہودیون کو جھوٹا کر دیا۔ ہندوٗون کے بزرگون کا ذکر صاف صاف قرآن مین نہین کیا مگر یہ قاعدہ تو بتلا دیا کہ بُرا گمان مت کرو۔ بہت سے گمانون سے پرہیز کرو۔ محمدی دین کا یہ قاعدہ ہے کہ جس شخص کی بُرائی لوگون مین مشہور ہو مگر اُسکا بُرا ہونا خوب طرح تحقیق نہو اُسکو بُرا نہ کہنا چاہیے۔ اور جسکی خوبیان بہت لوگ بیان کرتے ہون اور کچھ لوگ اُسپر تہمت جوڑتے ہون اُن لوگون کو ہرگز سچا نہ جاننا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی بُرائی ہمکو خوب تحقیق ہو گئی ہو مگر ہم جانتے ہون کہ ہم اُسکو بُرا کہینگے تو اُسکے ماننے والے ضد مین آن کر اچھے لوگون کو بُرا کہنے لگینگے ایسی جگہ پر تو بُرے شخص کو بھی زبان سے بُرا نہ کہنا چاہیے اپنے دل مین اُسکا بغض رکھنا چاہیے۔ عرب کے کافر لوگ بتون کو اللہ کا شریک جانتے تھے۔ شرک سے کافرون کے دل ناپاک تھے۔ اُنکے بتون کو نشہ

نے قرآن مین فرمادیا کہ یہ بُت ناپاک ہین اور دوزخ کا ایندھن ہین اور ایک جگہ قرآن مین یون فرمایا کہ اُنکے بتون کو بُرا مت کہو کہ وہ ضد کے مارے نادانی سے اللہ کو بُرا کہنے لگینگے۔ یہ حکمت بھی تبلادی کہ جہان ایسا موقع دیکھو وہان بتون کو بھی زبان سے بُرا مت کہو دل مین بُرا سمجھتے رہو یعنی کافرون کی مذمت بڑھاؤ۔ اس زمانہ کے نادان مسلمان کچھ نہیں سوچتے۔ جو جی مین آتا ہے سو بک ڈالتے ہین اور جھٹ پٹ رسالہ تیار کرکر چھپوا دیتے ہین۔ محمدیون کو لازم ہے کہ جہالت کی باتون سے توبہ کرین اور جناب مولانا عبدالرحمن چشتی کا بیان سنین اگلے زمانہ کے اچھے علم والون کی راہ پر چلین۔ کٹھ مُلّاؤن کی کتابین آگ مین جلادین مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ ہندوؤن کی وہ کتابین جن کتابون مین اگلے وقتون کا احوال لکھا ہے جو کتابین جنون کی اور زمین کے رہنے والے فرشتون کے زمانہ مین لکھی گئی ہین وہ کتابین مین نے بہت سی پڑھین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ زمین کے رہنے والے فرشتے مولانا عبدالرحمن چشتی نے اُن لوگون کو کہا ہے جنکو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا اُنکے اولاد بھی ہوتی تھی۔ وہ ایک قسم کے جن تھے۔ مگر چونکہ اُنمین نور کا بھی میل تھا اسلئے اُنکو فرشتہ بھی کہدیا۔ مولانا لکھتے ہین کہ اُن کتابون مین مین نے کہین حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکا ذکر نپایا آخر جب مین نے بہت تلاش کی تو مجھکو ایک کتاب ملی جس مین بشست کی زبان کی باتین لکھی ہین اور اُسکے اور ترجمہ مین پیدائش اور بزرگی حضرت آدم علیہ السلام کی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی اولاد پاک کی صاف صاف بیان کی ہے اور بشست جنون کی قوم مین اور زمین کے رہنے والے فرشتون مین مُنی تھے اور اُن لوگون کی بولی مین مُنی رسول کو یعنی پیغام پہنچانیوالے کو کہتے ہین اور بشست اگرچہ خود بھی کامل تھے مگر اکثر علم کا فیض مہادیو سے لیتے تھے اور اپنی قوم کو پہنچاتے تھے اور اپنی قوم کے بھیجے ہوے پیغمبر تھے اور مہادیو کو ابوالجن کہتے ہین یعنی سب جنون کے باپ اور وہ اُن لوگون میں بھیجے ہوے پیغمبر تھے جنون کی قوم مین اور جن بزرگ نے جواہر التفسیر لکھی ہے وہ اور تاریخ طبری جنھون نے لکھی ہے وہ اور اُنکے سوا اور بھی معتبر لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنون کے راہ بتانیکے واسطے جن ہی پیغمبر ہوکر اللہ کی طرف سے آتے تھے۔ تمام ہوا کلام مولانا کا۔

**فائدہ** قرآن شریف مین بھی اس بات کا صاف اشارہ موجود ہے۔ سورۂ انعام مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۤءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرماویگا کہ اے قوم جنون اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہنچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کافر انسانون کو اور کافر جنون کو یون قائل کریگا کہ تمہارے پاس میری طرف سے پیغام پہنچانیوالے آئے تھے جو تمہین مین سے تھے۔ یہ لفظ جو فرمایا کہ تمہین مین سے۔ اسکا ظاہر مطلب یہی نکلتا ہے کہ جنون کے پاس پیغام پہنچانیوالے جنون مین سے آئے تھے اور آدمیون کے پاس پیغام پہنچانیوالے آدمیون مین سے آئے تھے۔ اور بعضے لوگ اسکا یہ مطلب سمجھے ہین کہ تمہین مین سے ہونیکا یہ مطلب ہے کہ آدمیون مین پیغمبر ہوئے اور اُنہون نے آدمیون اور جنون کو دونون کو پیغام اللہ کا پہنچایا۔ اسکا پورا بیان یون ہے کہ بیشک ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام سب آدمیون کو اور سب جنون کو پہنچایا ہے۔ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہین۔ نہ آدمیون مین نہ جنون مین۔ آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے اُنہین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جنون کا آنا اور ایمان لانا ثابت ہے۔ مگر اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہوگا۔ جاننا چاہئے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت مین بہت سے پیغمبر ہوتے تھے۔ ہر پیغمبر کو یہ حکم تھا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہنچاؤ۔ اللہ کو پہچاننا اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا سب پر فرض تھا اور ہر قوم پر یہ فرض تھا کہ اپنے پیغمبر کے حکمون پر چلین۔ اور اگر اپنے پیغمبر کی راہ کا جاننے والا کوئی نہ ملتا تھا اُن لوگون کو دوسری قوم کے پیغمبر کی شریعت پر چلنا بھی درست تھا۔ عرب کے لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین تھے۔ مگر جب مدتین گذر گئین اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی راہ کو لوگ بھول گئے۔ عرب کے بہت لوگ حضرت عیسےٰ کی شریعت کے تابع ہوئے۔ ورقہ جو حضرت خدیجہؓ کے چچا کی بیٹی تھی وہ عیسائی تھی۔ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلے پہل حضرت جبرئیلؑ آئے اور سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین لائے اُنہون نے سُنکر گواہی دی کہ یہ ویسا کلام ہے جیسا حضرت موسےٰ پر اُترا تھا۔ اسی طرح جن اگر حضرت عیسےٰ کے پاس حاضر ہوکر ایمان لائے تو ایمان لانا سب پیغمبرون کا سب جنون اور آدمیون پر فرض ہے اس سے

یہ نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اگر وہ جن حضرت عیسےٰؑ کی شریعت کے تابع ہو گئے ہون تو بھی اس سے یہ نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہو۔ کیا عجب ہے کہ اُنکی شریعت کا جاننے والا کوئی اُنمین نہ رہا ہو جس طرح عرب مین حضرت اسمٰعیل کی شریعت کا جاننے والا کوئی نہ رہا تھا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے پہلے نبیون مین سے کسی کو نہین دی گئین۔ وہ پانچ باتین آپنے بیان فرمائین۔ اُن مین یہ بھی فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین بھیجا گیا تمام لوگون کی طرف۔ مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ عربی بولی مین ناس کا جو لفظ بولتے ہین تو اُس مین جن بھی داخل ہوتے ہین اور جوہری نے فرمایا کہ ناس کبھی آدمیون کو کہتے ہین کبھی جنون کو۔ مولانا کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث مین جو آپنے لفظ ناس کا فرمایا کہ بعثت الی الناس عامۃ تو ناس مین آدمی اور جن سب داخل ہین جیسے ہندی بولی مین لوگ کا لفظ ہے کہ آدمیون کو اور جنون کو دونون کو کہہ سکتے ہین تو اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مین سارے آدمیون اور جنون کی طرف بھیجا گیا۔ قرآن شریف مین سورۂ فرقان کے سرے پر اللہ تعالےٰ نے صاف فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندے پر یعنی محمدؐ پر یہ قرآن اسلئے اُتارا کہ وہ بندہ سارے جہان والون کو ڈرانیوالا ہو اس لفظ مین بیشک سارے جن اور سارے آدمی داخل ہین۔ ابن عبد البر نے فرمایا کہ کسی کا اسمین اختلاف نہین یعنی سب مسلمانون کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت محمدؐ اللہ کے پیغام پہنچانیوالے ہین آدمیون اور جنون کی طرف خوشی سنانیوالے اور ڈر سنانے والے اور جن باتون مین اللہ نے آپکو سب نبیون پر بزرگی دی ہے اُنہین باتون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ ساری خلقت کی طرف جنون اور انسانون کی طرف بھیجے گئے ابن حزم جو قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے ہین اُنھون نے فرمایا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانون مین کوئی نبی جنون کی طرف نہین بھیجا گیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور جن انسانون کی قوم مین سے نہین ہین۔ ابن حزم کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسےٰؑ اور حضرت موسےٰؑ اور سب

اگلے پیغمبر جنون کی طرف نہین بھیجے گئے۔ انسانون مین بھی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔
ابن حزم فرماتے ہین کہ اب ثابت ہو گیا کہ جنون کے ڈرانے کے لئے اُنہین جنون مین پیغمبر
ہوئے ہین۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن مین خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن فرمائیگا کہ اے قوم جنون
کی اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہنچانیوالے تمہین مین سے جو
بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تم کو تمہارے اس دن کے
ملنے سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ جنون کو بہت سے پیغمبرون نے
ڈرایا۔ انسانون مین سے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم سے پہلے سب پیغمبر فقط اپنی
قوم کی طرف بھیجے گئے جنون کی طرف نہین بھیجے گئے تو صاف ثابت ہوا کہ جنون کے پاس جو
پیغام پہنچانیوالے ڈرانے کو آئے جنکی اللہ خبر دیتا ہے وہ اُنہین جنون مین کے تھے۔ ابن جریر
فرماتے ہین کہ ہم سے فرمایا ابن حُمَیْد نے کہا کہ ہم سے فرمایا یحیےٰ نے جو واضح کے بیٹے ہین کہا
کہ ہم سے فرمایا عُبَیْد نے جو سلیمان کے بیٹے اُنہون نے فرمایا کہ ضحاک سے پوچھا گیا کہ جنون مین
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم سے پہلے کوئی نبی ہوے ہین اُنہون نے فرمایا تو نے نہین
سُنا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي اے قوم جنون اور انسانون کی کیا نہین آئے تمہارے پاس
پیغام پہنچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین۔ اسکا
مطلب یہ ہے کہ پیغام پہنچانیوالے انسانون مین سے اور پیغام پہنچانیوالے جنون مین سے۔ یہ جو
ضحاک ہین اُنہون نے ابن عباس کو اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم کے بہت سے دیکھنے والون
کو دیکھا ہے۔ ضحاک خاص شاگرد ابن عباس کے ہین۔ وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم
کے چچا عباس کے بیٹے ہین جنکا نام عبد اللہ ہے وہ ابن عباس کرکے مشہور ہین۔ اللہ نے
اُنکو علم کا دریا بنا دیا تھا سو ضحاک نے بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھا۔ مولانا محمد شبلی لکھتے
ہین کہ ابن عباس اور ابن جُرَیْج اور ابی عُبَیْد سے یہ بھی روایت ہے کہ جنون کے پیغام پہنچانیوالے
وہ تھے جو انسانون کے پیغمبرون کے پاس حاضر ہوے۔ حضرت عیسےٰ یا حضرت موسےٰ یا اور
پیغمبرون کی باتین اُنہون نے سُنین وہی باتین اُنہون نے اور جنون کو جا کر سُنائین تو وہ

جن پیغمبرون کی طرف سے پیغام پہنچانیوالے ٹھہرے یعنی خود اُن جنون پر اللہ کا کلام نہین اُترا۔
اب ہم کہتے ہین کہ یہ ذکر حضرت آدمؑ کے بعد کا ہے۔ حضرت آدمؑ سے پہلے تو زمین مین آدمی
نہ تھے فقط جن بستے تھے۔ لاکھون برس تک جن زمین مین رہے یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ اُس
زمانہ مین اللہ نے اُنکی طرف کوئی پیغمبر نہ بھیجا ہو تو اس آیت مین صاف اشارہ اُن پیغمبرون
کی طرف ہے وہ پیغمبر جو جنون مین حضرت آدم سے پہلے تھے وہ بیشک اصل پیغمبر اللہ کے
تھے اُنپر اللہ کا کلام اُترتا تھا۔ مولانا محمد شبلی آکام المرجان کے دوسرے باب مین لکھتے ہین
کہ حذیفہ کے باپ اسحاق قریشی جو بشر کے بیٹے ہین وہ کتاب مبتدا مین لکھتے ہین کہ ہمکو خبر دی جویبر نے
وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے جنون کی طرف ایک پیغمبر کو
بھیجا تھا اور اُنکو حکم کیا تھا کہ اللہ تعالٰے کی تابعداری کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک کرین
اور ایک کو ایک قتل کرین۔ جب جنون نے اللہ کی تابعداری چھوڑ دی فرشتون نے کہا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
یعنی یا اللہ تو زمین مین بناتا ہو اُن لوگون کو جو اُس میں فساد کرینگے۔ اور خون گراوینگے مطلب یہ ہے کہ
اللہ نے جب حضرت آدمؑ کے بنانیکا ارادہ کیا تب فرشتون نے یون کہا اور یہ گمان کیا کہ انسان
بھی جنون کی طرح کے ہونگے۔ اسحاق فرماتے ہین کہ مجھکو خبر دی مقاتل اور جویبر نے وہ
ضحاک سے وہ ابن عباس سے اُنہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے حضرت آدم کے بنانیکا ارادہ
کیا فرشتون سے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً مین بنانیوالا ہون زمین مین ایک
نائب تب فرشتے بولے کیا تو بناتا ہے اُن لوگون کو جو فساد کرینگے زمین مین اور خونون کو گراوینگے
ابن عباس نے فرمایا کہ فرشتون کو غیب کی خبر نہ تھی لیکن اُنہون نے آدمؑ کی اولاد کے اعمالون
کو جنون کے اعمالون پر قیاس کیا اور کہنے لگے کیا تو بناتا ہے زمین مین اُنکو جو اُس مین فساد
کرینگے جسطرح جنون نے فساد کیا اور خونون کو گراوینگے جس طرح جنون نے خونون کو بہایا
اُسکا باعث یہ تھا کہ جنون نے اپنے نبی کو قتل کیا تھا جنکا نام یوسف تھا۔ اسحاق فرماتے
ہین کہ ابو روق نے فرمایا وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے۔ اُنہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے
سومنا کو بنایا جو سب جنون کے باپ ہین اور وہی ہین جو آگ سے شعلہ سے بنائے گئے پھر
اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ آرزو کر اُنہون نے یہ آرزو کی کہ ہم دیکھین اور ہم دکھائی نہ دیتے اور ہم

مٹی مین غائب ہو جاوین اور ہمارا ادھیڑ جوان ہو جاوے سو یہ باتین اُنکو دی گئین - وہ دیکھتے
ہین اور وہ دکھائی نہین دیتے اور جب مرجاتے ہین مٹی مین غائب ہو جاتے ہین اور اُنکا
ادھیڑ نہین مرتا ہے جب تک کہ لڑکے کی طرح پھر نہو جاوے - جاننا چاہئے کہ یہ جو اسحاق ہین
جو بشر کے بیٹے ہین اُنکو حدیث والون نے معتبر نہین جانا مگر اُنکی اس بات کا اور جگہ سے پتہ
لگتا ہے اسواسطے اُنکی روایتین لکھدین - مولانا عبد الرحمن چشتی لکھتے ہین کہ روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جنون کے باپ کا نام سومان نستت ہے اور جان اُنکا
خطاب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی کتابون مین لکھا ہے کہ جان کا نام طارنوس تھا
جب اُسکے اولاد زمین مین بہت ہوئی اللہ تعالے نے ایک شریعت اُنکو عطا فرمائی اور
اُن سب کو اپنی تابعداری کا حکم فرمایا - اور ہند کی تاریخ یعنی اگلے وقت کے احوال کی
کتابون مین بیاس جو بشست کے پوتے اور جانشین ہین وہ لکھتے ہین کہ سومان نستت نام
مہادیو کا ہے اور طارنوس ایک اور بزرگ مہادیو کے وقت مین تھے اور وہ اللہ کی بندگی
مین مشغول رہتے تھے اُنکا نسب نامہ برنبھا تک پہنچتا ہے یعنی وہ برنبھا کی اولاد مین تھے
اور بشست بھی برنبھا کی نسل مین ہین اور برنبھا کو بعضے تو کہتے ہین کہ وہ آتشی یعنی آگ سے
بنائے ہوے ہین - جنون کے باپ ہین - لیکن بیاس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنصری
دیوتا ہین اور اُن لوگون کی بولی مین دو طرح کے دیوتا بیان کئے ہین ایک نورانی جنکا سردار
بشن ہے وہ آپس مین ایک سے ایک پیدا نہین ہوتے اور دوسری طرح کے دیوتہ عنصری
ہین کہ اُنسے اولاد پیدا ہو سکتی ہے - تمام ہوا کلام مولانا عبد الرحمن چشتی کا - اور مولانا دوسری
جگہ لکھتے ہین کہ برنبھا کو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا ہے - اب ہم کہتے ہین کہ اس سے ثابت
ہوا کہ اُن لوگون کی بولی مین دیوتا فرشتون کو کہتے ہین اور اُن لوگون کو بھی کہتے ہین جو نور
اور آگ سے بنائے گئے تب ہی اُنھون نے دو طرح کے دیوتا بیان کئے - ایک نورانی جو نور سے
بنائے ہوے ہین جنکا سردار بشن ہے - یہ ذکر فرشتون کا ہے چنانچہ ایک کتاب دیکھنے مین آئی
اُسکے لکھنے والے نے اپنا نام کلب حسن لکھا ہے اور اپنے باپ کا نام مرزا کلب علی خان اور
دادا کا نام مرزا محمد تقی اصفہانی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہ کتاب مین نے بارہ سو بیالیس برس

بھومی مین لکھی۔ اُسمین لکھا ہے کہ بیاس جی بیدانت مین فرماتے ہین کہ نرگن سروپ پار برہم یعنی
اللہ جو کسی طرح کا نہین ہے اُسکی صورت ان تینون دیوتہ سے علٰحدہ ہے اور تین دیوتہ اُن
لوگون کے نزدیک یہ ہین۔ ایک برہما جو اللہ کے حکم سے بدن کو بناتا ہے۔ شاید یہ نام حضرت
اسرافیل کا ہو۔ دوسرے بشن جو اللہ کے حکم سے پرورش کرتے ہین۔ شاید حضرت میکائیل کا
یہ نام ہو۔ تیسرے مہیش جو اللہ کے حکم سے جان نکالتے ہین۔ یہ نام حضرت عزرائیل کا ہے۔
تمام ہوئی بات اُس کتاب کی۔ اب دوسری طرح کے دیوتا جو بیان کئے گئے جنسے اولاد
بھی ہو سکتی ہے اور اُنکو اللہ نے عنصر سے بنایا ہے یعنی آگ سے بنایا ہے سو اُس آگ مین
نور بھی ملایا ہے اس راہ سے اُنکو بھی دیوتا کہا مولانا عبدالرحمٰن چشتی لکھتے ہین کہ عنصری
دیوتا ایک قسم کے فرشتے ہین اور اُنسے اولاد بھی ہوتی ہے اور اُنسے گناہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور
دوسری جگہ پر جہان یہ ذکر ہے کہ حضرت آدمؑ پیدا ہو چکے وہان لکھتے ہین کہ اُس زمانہ مین
عنصری فرشتون کو دیوتہ کہتے تھے اور سُر بھی کہتے تھے اور نورانی فرشتونکو دیوتہ اور گن اور گندھرپ
اور جچھ کہتے تھے اور جنون کو دیوتا اور دیت اور راچھس اور دانو کہتے تھے اور انسان کو نل کہتے تھے۔
اس بیان سے صاف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عنصری دیوتہ ایک تیسری قسم تھی فرشتون اور جنون کے سوا
اُس زمانہ کے لوگون نے اُنکو جنون سے الگ شمار کیا۔ اسکا باعث صاف ظاہر ہے کہ اُنکا اصلی
باپ الگ ہو اور وہ نور اور آگ سے بنائے گئے ہین۔ اُنکے خواص جنون کے سے ہونگے۔ اُنکی
خصلتین بہت عمدہ ہونگی۔ مگر اُنکو فرشتون میں بھی شمار نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُنسے اولاد پیدا ہوتی
ہے اور گناہ بھی ہو جاتا ہے۔ اُنکے خواص جنون سے ملتے ہین۔ فرشتون سے نہین ملتے۔
بہتر یون ہے کہ اُنکو ایک تیسری قسم کہنا چاہیئے کہ وہ نور سے اور آگ سے بنائے گئے ہین۔
اسی باعث سے برنہا کو بعضون نے آتشی کہا اور بیاس نے کہا کہ وہ دیوتا عنصری ہے
دونون باتون کا ایک ہی مطلب ہے۔ برنہا جو عنصری دیوتون کا سردار ہے آگ کے
عنصر سے اور نور سے دونون سے بنا ہوا ہے۔ طارنوس اور بشست اُسکی نسل مین ہین۔
حضرت آدمؑ کی کتاب سے جو لفظ نقل کیا اُسمین طارنوس کو جن کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس
قسم کے لوگ بھی جنون مین داخل ہین مگر دونون قوم کا باپ علٰحدہ ہے۔ عنصری دیوتون کا

اصل باپ برہما ہے اور جنون ورد یوتونکا اصل باپ سومان ہے جنکو مہادیو کہتے ہین مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ دُرِّ منثور مین لکھتے ہین کہ ابن جریر ابن عباس سے روایت لائے ہین کہ اُنھون نے فرمایا کہ ابلیس فرشتون کی ایک قوم مین سے تھا کہ وہ جن کہلاتے تھے وہ لوگ آگ سے بنائے گئے ہین۔ یہان سے معلوم ہوا کہ ایک قسم کے فرشتے وہ بھی ہین جو آگ سے بنائے گئے ہین اور جن بھی کہلاتے ہین مولانا عبد الرحمٰن چشتی لکھتے ہین کہ ان دونون شخصون کو اللہ تعالےٰ نے بِن مان باپ کے بنایا۔ برہما کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اس تیسری قسم کی خلقت کو بعضون نے اس راہ سے فرشتہ کہا کہ نور کا بھی اُنمین میل ہے۔ مگر اُنکو جنون مین داخل سمجھنا چاہیے جنون کا خواص اُن مین ظاہر ہے اولاد کا ہونا اور گناہ کا بھی ہو جانا۔ یہان ایک اور بات بھی سمجھنا چاہیے کہ ہندوؤن کی کتابون مین جا بجا دیوتاؤن کے بڑے بڑے گناہ لکھے ہین وہان سمجھنا چاہیے کہ وہ دیوتا فرشتے نہین ہین۔ وہ وہی دیوتا ہے جو ملکھہ کہلاتے تھے۔ اُنسے گناہ بھی ہوتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک نام کے دو شخص ہوتے ہین لیکن اچھا ایک بُرا۔ ہندوؤن کی کتابون مین ایک جگہ بہشت کے بیان مین لکھا ہے کہ اندر وہانکا دربان ہے۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ اندر مینہ اور بدلی وغیرہ پر مقرر ہین۔ ان دونون جگہ پر بیشک ذکر فرشتون کا ہے اور ایک اندر وہ ہے کہ جسکا حال یون لکھا ہے کہ اندر راجہ گوتم کی بیوی پر عاشق ہوا۔ ایسا عشق مین ڈوبا کہ سلطنت کے بندوبست سے غافل ہوا۔ اس راجہ اندر کی بیوی بھی تھی۔ اس اندر راجہ کی بڑی بڑی بدکاریان لکھی ہین کہ اللہ کی پناہ۔ یہ اندر ہرگز فرشتہ نہین ہے۔ یہ وہی دیوتاؤن کا بادشاہ تھا بہت بڑا بدکار تھا۔ اسی طرح کسی جگہ پر ہندوؤن کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نام فرشتون کے ہین وہی نام اور لوگون کے بھی ہوتے تھے۔ مگر اُنکی خصلتون سے دونون کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ جناب ابن عباس کی زبانی جو اسحاق نے لکھا ہے کہ جنون کے باپ کا نام سومنا ہے۔ اور روضۃ الصفا مین ابن عباس کی زبانی سومان نسبت لکھا۔ سومنا اور سومان دونون لفظ ایک ہی ہین کسی نے نون کو پہلے کہا کسی نے الف کو پہلے کہا اور

بیاس نے لکھا کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہے جو نام کہ ابن عباس نے بتایا تھا وہی نام بیاس نے بھی لکھا۔ معلوم ہوا کہ وہی سومان جو سب جنون کے باپ ہین اُنہین کو مہادیو بھی کہتے ہین۔ مہا ہندی بولی مین بڑے کو کہتے ہین۔ جیسے مہاراج یعنی بڑے راجہ یعنی بڑے بادشاہ سو مہادیو کے معنی ہوئے بڑے دیو یعنی سب دیوا ور جنون کے باپ یہ اُنکا خطاب ہے اصل نام سومان ہے مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مین جن لوگون نے احوال اگلے زمانے کا لکھا ہے۔ اُن سبھون نے اس بات پر ایکا کیا ہے کہ زمانہ کے چار دُورے ٹھہرائے ہین اور لکھا ہے کہ پہلے اور دوسرے دورے مین جنون نے اور عنصری دیوتون نے زمین مین بادشاہت کی ہے اور جو شریعت اللہ تعالے نے اُنپر بھیجی تھی اُسپر عمل کیا ہے اور تیسرے دورے مین دنیا کی کثرت سے اور اُسکے غلبہ سے اللہ کے حکمون پر چلنا چھوڑ دیا اور گناہ کرنا شروع کیا۔ اللہ تعالے نے فرشتونکو حکم دیا کہ اُنکو فنا کرو۔ فرشتون کی فوجین آسمان سے اُترین۔ تمام جنون کو غارت کر دیا اُنکے بعضے بچے جو معصوم تھے اُنکو قید کر لیا اور آسمان پر لے گئے۔ اور سب قیدیون مین سے ایک عزازیل تھا۔ جب اُسنے فرشتون کی صحبت مین پرورش پائی اُسکا رتبہ یہانتک پہنچا کہ اللہ تعالے کے تخت کے پاس بیٹھکر تعلیم کرتا تھا۔ فرشتون کی فوجونکے ساتھ آسمان سے زمین پر اُتر کر حکم کرتا تھا۔ ساری زمین کو اُسنے اپنی حکومت کے نیچے کر لیا۔ کبھی آسمان پر جاتا تھا کبھی زمین پر آتا تھا۔ بیوقوفی کے باعث سے اُسکو غرور پیدا ہوا کہ میرا رتبہ سب سے بڑا ہے۔ یہانتک کہ اللہ تعالے نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون۔ فائدہ آکام المرجان مین ہے کہ ابن جریر نے فرمایا کہ ہم سے فرمایا ابن حُمید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحیےٰ نے جو واضح کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا ابو سعید یحیدی اسمٰعیل نے جو ازرق کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سرار نے جو ابوالجعد کے بیٹے وہ شہر سے جو حوشب کے بیٹے اُنہون نے فرمایا کہ ابلیس اُن جنون مین کا تھا جنکو فرشتون نے نکالدیا۔ بعضے فرشتے اُسکو قید کرکے آسمان پر لے گئے۔ ہمسے فرمایا علی نے جو حسین کے بیٹے کہا کہ ہم سے فرمایا نصر کے باپ احمد نے جو محمد کے بیٹے سرکہ بیچنے والے کہا ہمسے فرمایا سعید نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ

ہمسے فرمایا ہشیم نے کہ ہمکو خبردی عبدالرحمن نے جو یحییٰ کے بیٹے وہ موسےٰ سے جو نمیر کے بیٹے
اور عثمان سے جو سعید کے بیٹے وہ سعد سے جو مسعود کے بیٹے اُنہون نے فرمایا کہ فرشتے جنون پر
جہاد کرتے تھے سو ابلیس قید کرلیا گیا اور وہ چھوٹا تھا اور فرشتون کے ساتھ رہا اور اُنکے
ساتھ اللہ کی بندگی کرتا تھا۔ جب فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین سب نے سجدہ کیا
ابلیس نے نہ مانا اللہ فرماتا ہے اِلَّآ اِبلِیسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ یعنی ابلیس نے نہ مانا وہ
جنون مین کا تھا۔ مولانا لکھتے ہین کہ تیسرے دورے کے اخیر مین اللہ تعالےٰ نے حضرت
آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا اور وہ جو جنات مین اور عنصری دیوتون مین اگلے زمانہ کا
احوال لکھنے والے ہین جیسے بشست اور بیاس وغیرہ اُنہون نے بھی زمانہ کے چار دورے
ٹھہرائے ہین۔ پہلا زمانہ ست جگ کا یعنی سچا زمانہ جو سترہ لاکھ اور بیس ہزار برس کا تھا۔
دوسرا زمانہ ترتیا کا جو بارہ لاکھ اور چھیانوے ہزار برس کا تھا۔ تیسرا زمانہ دواپر کا جو آٹھ
لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا تھا۔ چوتھا زمانہ کل جگ کا جو چار لاکھ تینتیس ہزار برس کا ہے۔
مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ
مین تشریف لائے اُسوقت سے اسوقت تک ایک ہزار اکتالیس برس گذرے ہین اور
کل جگ کے زمانہ سے چار ہزار سات سو تینتیس ۴۷۳۳ برس گذرے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ مولانا
عبدالرحمن چشتی گیارھوین صدی مین تھے اُسوقت تک اتنے برس گذرے تھے اور آگے
یہ بیان آویگا کہ زمانہ کل جگ کا قیامت سمیت مراد ہے۔ جسوقت مسلمان لوگ بہشت
مین جاوینگے کل جگ کا زمانہ تمام ہوگا۔ جناب شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
فتوحات کے نوین باب مین لکھتے ہین کہ جن زمین مین حضرت آدمؑ سے ساٹھ ہزار برس
پہلے تھے۔ اسکا مطلب یا تو یون ہے کہ ساٹھ ہزار برس پہلے تک کا حال اُنکو معلوم ہوا
اور اس سے پہلے کا نہ معلوم ہوا۔ یا یہ کہ برسون کا حساب کئی طرح پر ہے شاید کوئی حساب
ایسا بھی ہو کہ لاکھون برس اُس حساب سے ساٹھ ہزار برس ٹھہرین مولانا عبدالرحمن
چشتی لکھتے ہین کہ بعضے نادان آدمیون نے رامچندر اور کشن اور ارجن وغیرہ کو حضرت
آدمؑ کی اولاد مین سمجھا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ رامچندر ترتیا کے زمانہ مین تھے

اور بشست نے اُنکو برہما کی نسل مین لکھا ہے اور برہما ست جگ کے زمانہ مین تھے اور مہادیو بھی ست جگ کے زمانہ مین تھے ان دونون شخصون کو اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے بن مان باپ کے بنایا تھا۔ برہما کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے بنایا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش دواپر کے زمانہ کے اخیر مین ہوئی۔ اور کشن اور رامچندر نے حضرت آدمؑ کی اولاد کا زمانہ پایا ہے۔ لیکن بیاس نے اُنکا پشت نامہ راجہ جدہ تک پہنچایا ہے اور راجہ جدہ بھی ترتیا کے زمانہ مین تھے اسی باعث سے کشن وغیرہ جدہ کو منبی کہتے ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ نسل راجہ جدہ کی ماہتاب کی نسل سے تھی۔ اور رامچندر آفتاب کی نسل سے تھے۔ اور سلسلہ دونون فرقون کا برہما تلک پہنچتا ہے اور برہما زمین کے فرشتون کا سردار ہے۔ فائدہ مطلب یہ ہے کہ وہی عنصری دیوتا جنکو اللہ نے نور اور آگ سے دونون سے بنایا ہے وہ ایک قسم کے جن ہین۔ اُنکو اس راہ سے فرشتہ کہا کہ اُنمین نور کا بھی میل ہے اور ظفر مبین مین ہے کہ برہسپت دیوتون کا مرشد ہے اُسکی نسل مین جدہ منبی ہین۔ اُنھین مین سری کشن جی بھی ہین یہان سے بھی ثابت ہوا کہ سری کشن جی دیوتاؤن کی نسل مین ہین۔ مولانا عبد الرحمن چشتی لکھتے ہین کہ کشن اور ارجن کے زمانہ تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تھے۔ ہند کے سارے ملک مین جنات اور عنصری دیوتا پھیلے ہوے تھے بیاس جی لکھتے ہین کہ کشن کا ظہور اسی لئے تھا کہ کنس دیت کو مار ڈالے اور مہابھارت کی لڑائی مین تمام قوم جنات کو اور عنصری دیوتا کی قوم کو ہلاک کرے کہ ہند کا ملک اُنسے خالی ہوجاوے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ آنکر اس ملک مین اپنا قبضہ کرین کہ زمانہ جنون کا تمام ہوچکا۔ اُس زمانہ مین عنصری فرشتے کو دیوتا بھی کہتے تھے اور سنکھہ بھی کہتے تھے اور نورانی فرشتون کو دیوتا اور گن اور گندھرب اور جچھہ کہتے تھے اور جنون کو دیوا اور دیت اور راچھس اور دانو کہتے تھے اور انسان کو نل کہتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ مہادیو آتشی جن تھے اور گھلی اور چھپی خوبیان اُنمین اتنی تھین کہ اُنکی قوم مین اُنکی طرح کا کوئی نہ تھا اور اللہ کا اکیلا ہونا خوب بیان کرتے تھے اور غیب کا حال اکثر اللہ اُنپر کھولدیتا تھا۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف

مین فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَانَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط یعنی مین نے جنون اور انسانون کو اسلئے بنایا ہے کہ مجھکو پوجین۔ اس آیت مین صاف دلیل ہے اس بات پر کہ جنون مین بڑے بڑے خدا پرست اللہ کے پہچاننے والے ہین۔ اب سنو کہ ست جگ کے تمام زمانہ مین جو پہلا دورہ تھا عنصری دیوتون نے اور جنون نے نہایت عیش اور خوشی مین اپنی عمر کاٹی کسی طرح کا رنج اور مصیبت انہون نے نہین اُٹھایا۔ اس باعث سے اُنکے دلون مین غرور سما گیا۔ دنیا کے مزون مین مست ہوے۔ دوسرا دورہ یعنی ترتیا کا زمانہ جب تمام ہونے لگا اُن لوگون نے اللہ کے حکم کے برخلاف بُرے بُرے کام کرنے شروع کئے اُسوقت مہادیو نے اُنسے فرمایا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو اللہ کی شریعت کو مت چھوڑو نہین تو اپنے کئے سے پشیمان ہوگے وہ لوگ دنیا کے غرور کے نشے مین ایسے مست تھے کہ اُنہون نے مہادیو کی نصیحت کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ مہادیو نے اُنسے ناراض ہوکر اُن فسادی اور شریر لوگون سے یون فرمایا کہ ہشیار رہو کہ اگر اللہ چاہیگا دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالےٰ ایک شخص کو پیدا کریگا کہ وہ ساری زمین مین تمہارا نام و نشان نہ چھوڑیگا۔ مہادیو یہ بات فرما کر کیلاس پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے مقام مین جا کر آرام لیا۔ ایک دن پاربتی نے مہادیو کو خوش دیکھا اور عرض کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالےٰ جو بڑا حکمت والا اور بڑا قدرت والا ہے وہ ایک شخص کو پیدا کریگا جو سارے دیو دیت وغیرہ کو فنا کر کے ساری زمین مین اپنا قبضہ کریگا۔ جسوقت سے مین نے یہ بات سُنی ہے مجھکو بڑی حیرت ہے۔ اب حقیقت کو بیان فرمایئے کہ وہ قادر برحق اُس شخص کو کس طرح پیدا کریگا۔ مہادیو نے پاربتی کو ان باتون کے پوچھنے سے منع فرمایا۔ چونکہ عورت کی عقل ناقص ہے منع کرنے سے کچھ فائدہ نہوا پاربتی نے نہایت ہٹ کی کہ جب تک بیان نہ فرمایئے گا مین اپنے قالب مین جان کو نہ رکھونگی۔ مہادیو کو اپنی بی بی سے بڑی محبت تھی لاچار ہوکر اُنہون نے کہنا شروع کیا اُسوقت لبشست مُن کیلاس پہاڑ کے نیچے اللہ کی بندگی مین مشغول تھے۔ جو سوال اور جواب مہادیو اور گورا پاربتی کے آپس مین ہوتے تھے لبشست من چونکہ مہادیو سے نہایت محبت رکھتے تھے وہ اُن سب باتون کو ذرا ذرا

لکھے جاتے تھے۔ چنانچہ سونت اور سونگ جو مقام نیمکھار مین اپنی قوم مین بڑے علم والے
اور کامل تھے اور دنیا سے الگ ہوکر اللہ کی بندگی مین مشغول تھے وہ دونون ان باتون کو
بشست من کی زبانی نقل کرتے ہین وہ باتین یہ ہین۔ بغیر گھٹانے کے اور بغیر بڑھانیکے
ترجمہ اشلوک کا لکھا جاتا ہے۔ مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ اول چاہا تھا
کہ اُن اشلوکون کو بعینہٖ لکھدون لیکن کسی کی سمجھ مین نہ آتا اس باعث سے نمونہ کے طورپر
ایک اشلوک لکھدیا۔ باقی اشلوکون کا ترجمہ کیا گیا کہ ہر شخص بے سوچے معلوم کرلے ایک
اشلوک یہ ہے۔ اُدَمَانہُ بَرَتّ بُوْدُ اُدُبُتْ سو بچپہ نیل کنتھی بشست ضیا کو تلقیا اوترکہندی
مُدْہیہ۔ آپ سو مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی دواپر کے زمانہ مین عجائب غرائب تماشے
ظاہر ہونگے وہ قادر برحق جو سب سے نرالا ہے نارد کو حکم فرماویگا کہ وہ گن یعنی فرشتہ
جسکا نام سایدہی ہے اُس سے کہدے کہ زمین پر جاکر ایک مٹھی خاک لاوے اور اُس خاک کو
برہنما کے حوالہ کرے مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ اُن لوگون کی بولی مین برہما
اللہ کے حکم سے خلقت کے بنانے کے لئے مقرر ہے اور نارد بھی دیوتا یعنی فرشتہ ہے۔ جو اُس قوم
کے کاملون پر اُترتا تھا۔ مہادیو نے فرمایا کہ پھر نارد جاکر اللہ کا پیغام اُسکو پہنچا دیگا اور کہیگا
کہ قادر برحق نے کمال محبت سے یہ خدمت تجھکو فرمائی ہے وہ چاہتا ہے کہ اُس خاک سے
ایک شخص کو پیدا کرے جب نارد نے بات تمام کی سایدہی فرشتہ کے دل مین خیال آیا کہ نہین
معلوم نارد اپنی طرف سے کہتا ہے یا اللہ نے یہی حکم فرمایا ہے۔ تحقیق کرنیکے واسطے وہ اللہ
کی ذاتِ پاک کی طرف رجوع ہوا کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہے جو کچھ حکم ہو وہ کام ابھی
پورا کرون۔ بغیر تالو اور زبان کے آواز آویگی کہ جو کچھ ہمنے فرمایا تھا وہ اُسنے تجھسے کہا تو
کلال یعنی کمہار چار صورت والے کے یعنی برہنما کے آگے جا اور اُس سے کہہ کہ ایک شخص
کو ٹھیک درست کرکے بنادے کہ بہت زور والا اور خوبصورت آگ کی طرح پر ہو۔ یعنی اتنا
حُسن اور جمال اور کمال رکھتا ہو کہ کوئی اُسکی طرف دیکھ نہ سکے اور پہلا نام اُسکا دنجا ہوگا
اور دوسرا نام اُسکا آدم ہوگا۔ جب برہنما اُسکے قالب کو موجود کریگا مین اُسکو ایسی قبولیت
دونگا کہ تمام خلقت کے لوگ اُسکی تعظیم کرینگے۔ اس اثنار مین پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ

جس شخص کے اس طرح کے کمال اُس قادر مطلق نے بیان فرمائے وہ کسوقت پیدا ہوگا
مہادیو نے فرمایا کہ دواپر کے زمانہ سے تین ہزار سال باقی رہینگے جب آدم پیدا ہونگے۔ اے
پاربتی وہ گندھرپ یعنی فرشتہ آسمان سے زمین پر آکر کہیگا کہ اے مائی زمین ایک مُٹھی خاک اپنی
مین سے دے۔ زمین اُسکو جواب دیگی کہ اے بیٹا مین ہرگز تجھکو مٹی نہین دونگی مجھکو معاف
رکھ کہ وہ چاہتا ہے کہ ایسا شخص مجھسے پیدا کرے جو بہت گناہ کریگا نہ جگ کریگا نہ دان دیگا
نہ برت رکھیگا نہ تیرت جاویگا فائدہ چار صورت کے معنی یہ ہین کہ برہما کے چار سر ہین
جیسا کہ ہندؤون کی کتابون مین لکھا ہے اسمین کچھ تعجب کی بات نہین ہے۔ اوران لفظونکا
مطلب یہ ہے کہ آدم کی اولاد مین ایسے لوگ بھی ہونگے جو جگ یعنی نماز نہین پڑھینگے۔
اور دان یعنی زکوٰۃ نہین دینگے اور برت یعنی روزہ نہین رکھینگے اور تیرت یعنی زیارت کو
نہین جاوینگے یعنی جو مقام زیارت کے اُنکے لئے مقرر ہونگے جیسے کعبہ اور بیت المقدس
اُن مقامون مین بہت لوگ نہین جاوینگے اور اللہ کے لئے نماز اور روزہ بھی نہین کرینگے۔
اور اُسکے نام پر بھی نہین دینگے۔ مہادیو فرماتے ہین کہ پھر وہ جچھہ یعنی فرشتہ زمین کی باتین
سنکر پلٹکر آسمان پر جاویگا اور اپنی جگہہ پر کھڑا ہوگا اور اس احوال کو اللہ تعالےٰ کے سامنے
عرض کریگا۔ اُسوقت وہ قادر برحق جو بڑا جاننے والا ہے جم سے یعنی روح کے نکالنے والے
فرشتہ سے فرماویگا کہ تو نے دیکھا یہ گن یعنی فرشتہ خاک زمین سے نہ لایا۔ روحون کا نکالنے والا
کہیگا کہ مین خاک لاتا ہون۔ اُسی وقت آسمان سے زمین پر گر پڑیگا۔ جسطرح مینہ کا قطرہ
جلدی سے گرپڑتا ہے اور زمین کی رضامندی کے بغیر اپنا بایان ہاتھ لنبا کرکے ایک مٹھی
خاک لیکر برہما کے آگے جاویگا۔ برہما کہیگا شاید تو جم ہے کہ تو نے یہ کام کیا کہ بن رضامندی
زمین کے تو مٹی لایا وہ فریاد کررہی ہے۔ مین اس مٹی سے قالب بناؤن وہ کسطرح برکت
والا ہوگا۔ روحون کا نکالنے والا جواب مین کہیگا کہ اُس قادر برحق نے جو کچھ حکم فرمایا مین بجالایا
تجھکو جو قالب بنانیکا حکم ہوا ہے تو بجالا اور تکرار مت کر کہ اسمین کچھ فائدہ نہین فائدہ جیسی
مہادیو نے خبر دی تھی ویساہی ظہور مین آیا مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان مین لکھتے
ہین کہ امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ ہمسے فرمایا موسلے نے جو ہارون کے بیٹے اُنہون نے اپنی

سند ابن عباس اور ابن مسعود تک اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اصحابون تک پہنچائی کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو زمین کی طرف بھیجا تاکہ اُسمین سے مٹی اللہ کے پاس لاوین زمین نے کہا مین تجھسے اللہ کی پناہ مین آتی ہون کہ تو مجھمین سے کچھ مت لے وہ پلٹ گئے۔ اور اُس مین سے کچھ نہین لیا۔ اور عرض کیا اے رب اُسنے پناہ مانگی مین نے اُسکو پناہ دی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے میکائیلؑ کو بھیجا زمین نے اُنسے بھی پناہ مانگی۔ اُنہون نے پناہ دی اور پلٹ گئے جس طرح حضرت جبرئیلؑ نے کہا تھا اُنہون نے بھی کہا پھر اللہ نے ملک الموت کو زمین کی طرف بھیجا زمین نے اُنسے بھی پناہ مانگی۔ اُنہون نے فرمایا مین بھی اللہ کی پناہ مین آتا ہون اس بات سے کہ پلٹ جاؤن اور اُسکا حکم بجا نہ لاؤن۔ اُنہون نے زمین کے اوپر سے مٹی لی اور ملا دی ایک جگہ سے نہین لی۔ اُنہون نے مٹی سرخ اور سفید اور سیاہ مین سے لیا۔ اسی لئے آدمؑ کے بیٹے کئی کئی طرح کے ہوے پھر وہ اُس مٹی کو لیکر چڑھگئے اور مٹی کو بھگویا۔ یہانتک کہ چکنی مٹی ہوگئی اب سُنو کہ سادہی نام حضرت جبرئیلؑ کا ہے یا حضرت میکائیلؑ کا۔ ہر زبان مین فرشتون کے نام الگ ہین۔ جم اُس زبان مین جناب ملک الموت علیہ السلام کا نام ہے۔ مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی وہ تین ہزار سال جو دواپر کے زمانہ سے باقی رہینگے۔ اُنہین سے پانسو برس برہما کو قالب کے ٹھیک کرنے مین گذرینگے۔ پاربتی نے پوچھا کہ قالب جو پانسو برس مین بناویگا اُس خاک کو کس پانی سے گوندھیگا اور کس آگ مین پکاویگا۔ مین حیران ہون جلد جواب فرمایئے۔

مہادیو نے فرمایا کہ اے میری بی بی اُس قادر برحق کی پیشانی سے پانی ٹپکیگا اُس پانی سے وہ خاک گوندھی جاویگی۔ اور وہ آگ جو برہما کے آگے امانت رکھی ہے اُس آگ سے پکاویگا فائدہ پیشانی کا لفظ جو اللہ تعالےٰ کے حق مین آیا ایسی لفظین قرآن اور حدیث مین بہت ہین۔ اللہ کا منہ اور اُسکا ہاتھ اور اُسکا قدم۔ سب جگہ یہ مطلب سمجھنا چاہیے کہ بندون کا سا منہ اور بندون کا سا ہاتھ نہین۔ بندون کا سا قدم نہین۔ ہم نہین جانتے کہ اُسکا منہ کیسا ہے اور ہاتھ اور قدم کس طرح کا ہے۔ کیونکہ ہم یہ نہین جانتے کہ وہ آپ کس طرح کا ہے۔ اب یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ پانی بھی اللہ کا بنایا ہوا ہے۔ پیشانی سے ٹپکنے کا یہ مطلب نہین کہ معاذ اللہ خود بخود ٹپکے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پاس اپنی قدرت سے اُس پانی کو موجود کر دیگا کہدیگا موجود ہو جا

وہ موجود ہوجاویگا۔ اپنی ذات پاک کی پیشانی کے پاس اُس پانی کو اپنی قدرت سے موجود کر کے فرشتون کے پاس ٹنگا دیگا۔ مہادیو فرماتے ہین کہ تمام قالب آدم کا برنبھا اپنے ہاتھ سے بنا دیگا۔ لیکن سر اور مُنہ کے بنانے مین برنبھا حیران رہیگا۔ اُسوقت وہ قادر برحق غیب سے اپنی قدرت کا ہاتھ ظاہر کر کے آدم کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بنا دیگا۔ اُس وقت برنبھا اُس حال کو دیکھکر جُدا ہوجاویگا اور ادب سے کھڑا ہوجاویگا۔ بعد اُسکے ایک دوسرا ہاتھ آدم علیہ السلام کے سر پر ظاہر ہوگا۔ پھر وہ قادر جسکو سب کچھ قدرت ہے اور اُسکی طرح کا کوئی نہین ہے وہ قادر برحق آدم کے سر پر ہاتھ رکھکر اپنی قدرت کے مُنہ سے آدمؑ کے کان مین ہوا پھونک دیگا وہ خاک جو قالب کے درمیان مین ہوگی باہر اُڑجائیگی اور پھونکنے کے وقت اچھی آواز آدم کے بدن مین ظاہر ہوگی اور وہ ذات پاک جسکی طرح کا کوئی نہین ہے آدمؑ کے سر سے پاؤن تک اُسکے بدن کے تمام ٹکڑون مین اپنی ذات کا سایہ ایسا ظاہر کریگا کہ خود گھیر لیگا **فائدہ** روح کو بھی اللہ ہی نے بنایا ہے جس طرح بدن کو بنایا ہے۔ روح بھی ہوا کی مانند ہے۔ ہوا کے پھونکنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو روح آدم علیہ السلام کی بنائی اُس روح کو اپنی قدرت کے مُنہ سے آدم کے بدن مین پھونک دیگا۔ اور جسوقت اپنی بنائی ہوئی روح کو آدم کے بدن مین پھونکیگا اُسوقت اللہ تعالےٰ اپنی ذات پاک کا نور بھی آدمؑ کے اوپر اُسکے سر سے پاؤن تک ظاہر کریگا۔ اُسکا نور آدمؑ کو گھیر لیگا۔ یعنی جسم کو اور روح اور دل کو سب کو گھیر لیگا۔ جسطرح اُسنے اپنی ذاتِ پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا ہے۔ اُس طرح پر اپنے تئین آدمؑ کے تمام جسم اور روح پر ظاہر کریگا۔ بہت سے بیوقوف لوگ اس جگہ پر دھوکا کھاتے ہین۔ روح کو کہتے ہین معاذ اللہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین ہے خود اللہ ہی بول رہا ہے۔ روح کو اللہ سمجھے ہوئے ہین وہ لوگ بیشک بے ایمان ہین اور کافر ہین۔ اللہ تعالےٰ نے جو قرآن شریف مین فرمایا ہے نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي یعنی پھونکون مین اُس مین اپنی روح کو یعنی اپنی بنائی ہوئی روح کو یعنی سب فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو مٹی سے بنانیوالا ہون۔ پھر جب اُسکو ٹھیک کر چکون اور پھونکون اُس مین اپنی روح کو یعنی اپنی بنائی ہوئی روح کو تو تم اُسکے آگے سجدے مین گر پڑیو

اپنی روح کا مطلب بے ایمانون نے یہ سمجھا ہے کہ خود اللہ آپ آدمؑ مین سما گیا۔ اپنی روح
آدم مین ڈالدی وہ لوگ کہتے ہین کہ بولنے کو پہچانو تو ہر ہر گھٹ مین اللہ ہی بول رہا ہے۔ یا
اللہ بے ایمانون کو ایمان دے۔ تیری رحمت بہت بڑی ہے۔ پردے غفلت کے اُٹھا دے
کہ تیری بنائی چیزون کو الگ اور تجھکو الگ پہچانین۔ آمین۔ جو لفظ اللہ نے آدمؑ کے حق مین
فرمایا ہے وہی لفظ حضرت عیسٰےؑ کے حق مین بھی فرمایا ہے۔ حضرت مریمؑ جو حضرت عیسٰےؑ کی
مان ہین اُنکے ذکر مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا یعنی پھونکدی ہمنے
اُس مین یعنی مریم مین اپنی روح۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسٰےؑ کی روح جو اللہ کی بنائی
ہوئی ہے وہ روح اللہ نے حضرت مریم مین ڈالدی۔ حضرت مریمؑ سے حضرت عیسٰےؑ کو بن
باپ کے پیدا کردیا۔ نصارٰے اس جگہ یہ مطلب سمجھتے ہین کہ معاذاللہ اللہ نے خود اپنی روح
حضرت مریم مین ڈالدی اور خود آپ ہی اُنکے پیٹ مین پیدا ہوا۔ جو بات نصارٰے نے
حضرت عیسٰےؑ کے حق مین کہی وہی بات نام کے مسلمانون نے ہر ہر آدمی کے حق مین کہی۔
ان بے ایمانون نے نصارٰے کے بھی کان کاٹے اس زمانہ کے بے ایمان فقیر کہتے ہین کہ
اگلے زمانہ کے جتنے کامل درویش تھے معاذ اللہ سب کا یہی
عقیدہ تھا سب جھوٹون کا یہی قاعدہ ہے کہ بڑے بڑے سچے لوگون پر تہمت جوڑتے ہین اور
کہتے ہین کہ وہ سب ہماری راہ پر تھے۔ جس طرح نصارٰے نے حضرت عیسٰےؑ کی باتون کا
مطلب بدل رکھا ہے اسی طرح ان بے ایمانون نے اگلے اولیاؤن کی باتون کا مطلب
بدل رکھا ہے۔ اس مقام مین دیکھو مہادیو نے پہلے ہوا کے پھونکنے کا بیان فرمایا۔ یعنی وہ
روح جو اللہ نے بنائی ہے اُسکے پھونکنے کا ذکر کیا۔ پھر دوسری بات اور بتائی کہ اُسوقت
اللہ تعالےٰ اپنا نور بھی آدم کے اوپر پھیلا دیگا۔ روح کا بدن مین ڈالنا الگ بات ہے
پھر اپنے نور کا آدم علیہ السلام کے تمام بدن پر اور روح پر ظاہر کرنا یہ دوسری بات ہے
اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین قیامت کے ذکر مین فرماتا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ
رَبِّهَا اور چمک اُٹھیگی زمین اپنے رب کے نور سے یعنی قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُنکے
حساب لینے کے لئے زمین پر آویگا۔ اُسکے نور سے زمین روشن ہو جاویگی اسی طرح سمجھنا چاہیے

کہ جب اللہ اپنی بنائی ہوئی روح آدم علیہ السلام کے بدن پاک مین ڈالنے کے لئے آدمؑ
سے نزدیک ہوا اُسوقت اپنا نور حضرت آدمؑ کے تمام جسم پر اور روح پر پھیلادیا۔ حضرت
شیخ فریدالدین عطار اللہ اُنکے درجے بلند فرمائے اس جگہ فرماتے ہین شعر گرنبودے
ذات حق اندر وجود * آب وگل را کے ملک کردے سجود * یعنی اگر اللہ کی ذات پاک کا نور
اُسوقت حضرت آدمؑ کے جسم پاک پر اور روح پر ظاہر نہوتا تو فرشتے پانی اور مٹی کو کب سجدہ
کرتے۔ اسکا مطلب یہ کہ اللہ نے جو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدمؑ کے آگے سجدہ کرو۔ یعنی
آدمؑ کی یون تعظیم کرو۔ اسمین یہ حکمت تھی کہ اللہ نے اپنی تجلّی کو اُسوقت حضرت آدم کے
جسم اور روح پر ظاہر کیا تھا۔ حضرت آدمؑ کو جب یہ مرتبہ دیا تو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدمؑ
کو سجدہ کرو۔ دیکھو اس مٹی اور پانی کا یہ رتبہ ہے کہ مین نے اپنا نور اسپر ظاہر کیا ہے۔ اس
باعث سے یہ مٹی اور پانی لائق تعظیم کے ہوگیا۔ جس طرح کعبہ پر اللہ نے اپنا نور ظاہر
کیا اور کعبہ کے حق مین یہ حکم کیا کہ اُسکے آس پاس پھرو۔ اور جس طرح اللہ نے اپنی ذات
پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا اور اپنا خاص مقام ٹھہرادیا اس باعث سے فرشتے عرش کے
آس پاس پھرتے ہین۔ محمدی شریعت مین سجدہ اپنے سوا اور کسی کے لئے نہین فرمایا۔ کعبہ
کی تعظیم کے لئے اُسکے آس پاس پھرنا مقرر کردیا اور یہ حکم فرمایا کہ جب اللہ کے لئے نماز پڑھو
تو اپنا مُنہ کعبہ کی طرف کرلو۔ کیونکہ اللہ نے اپنا خاص نور اُسپر ظاہر کیا ہے۔ اللہ کے لئے
سجدہ اور رکوع کرو اور نماز پڑھو۔ کعبہ جو اُسکا خاص گھر ہے اُسکے آس پاس گھومو اللہ
کا نور جو کعبہ پر ظاہر ہوا اس سے کعبہ خدا نہین ہوگیا۔ جو کوئی کعبہ کے لئے نماز پڑھیگا کافر ہوجائیگا
حضرت موسےٰ کے وقت مین طور پہاڑ پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا۔ پہاڑ ڈھے پڑا۔ حضرت موسےٰ
بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اور ایک بار اللہ نے ایک درخت مین سے حضرت موسےٰ کو پکارا اور
اُنسے باتین کین۔ جو کوئی اُس درخت کو خدا سمجھے وہ کافر ہے۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام
کے جسم پر اور روح پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اُس سے اُنکی روح خدا نہین ہوگئی اور
جسم بھی خدا نہین ہوگیا۔ جو کوئی کہے کہ اُنکی روح اللہ کی بنائی ہوئی نہین خود خدا سما گیا ہے
جو یہ سمجھے وہ کافر ہے۔ اور جسنے کہا کہ جسم اور روح دونون کو اللہ نے بنایا پھر اللہ نے اپنا

نور جسم پر اور روح پر ظاہر کیا جسنے یون سمجھا وہ دین محمدی پر قائم ہوا۔ یا اللہ اس فساد کے
وقت کی آفتون سے ہمارا ایمان بچائیو۔ آمین۔ مولانا عبد الرحمن چشتی اس رسالہ مین
دوسری جگہ لکھتے ہین کہ اگلے ہندوؤن مین اوتشان چارج اپنی کتاب کمانجال مین جمن کی
بات کو رد کرتا ہے کیونکہ جمن کہتا تھا کہ معاذ اللہ روح کو کسی نے نہین بنایا ہے خود بخود
آتی ہے اور جاتی ہے۔ اوتشان چارج اس بات کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بولا کرتا ہے
مخلوق آتمان اور پرم آتمان سو مخلوق یعنی پیدا کئے ہوے آتمان اسی روح کو کہتے ہین
اور پرم آتمان خدا کو کہتے ہین جو ہمیشہ سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جمن کافر تھا۔ روح کو کہتا
تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین۔ سو چارج نے اُسکا کفر توڑا اور اُسکو خوب قائل کیا۔ یہ جو
مہادیو نے فرمایا ہے کہ اللہ چہرہ حضرت آدم کا اپنے ہاتھ سے بناویگا۔ پھر دوسرا ہاتھ اُنکے سر
پر رکھکر ہوا کو یعنی بن بنائی ہوئی روح کو اُنکے بدن مین پھونکیگا اُسکے موافق قرآن مجید
مین بھی فرمایا ہے۔ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ یعنی بنایا مین نے اُسکو اپنے دونون ہاتھون سے
یہان بھی وہی بات یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے کہ اللہ کا ہاتھ کیسا ہے۔ اتنا جانتے
ہین کہ کسی بندے کا سا ہاتھ نہین۔ مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی دواپر کے زمانہ کے موافق
وہ بڑی عمر پاویگا اور تمام خلقتون مین ساری خلق سے بہتر ہوگا۔ اُسکی آنکھین نیلوفر کے
پھول کی طرح پر کھلی ہوئی ہونگی اور اُسکا چہرہ چودھوین رات کے ہزارون چاندون کے
برابر روشن ہوگا **فائدہ** یہ جو فرمایا کہ دواپر کے زمانہ کے موافق اسکا یہ مطلب کہ جیسی عمرین
اوّل اوّل جگون کے وقت مین یعنی ست جگ مین ہوتی تھین ویسی لمبی عمر تو اُسکی نہین
ہوگی۔ لیکن دواپر کے زمانہ کے مناسب بڑی عمر ہوگی۔ سو حضرت آدم علیہ السلام نے ہزار
برس کی عمر پائی جیسا حدیث محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور ابن اثیر رح نے
تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خوبصورت تھے۔ اُنکی اولاد مین سوا
حضرت یوسف علیہ السلام کے اور کوئی اُنکی طرح کا نہین تھا۔ مہادیو فرماتے ہین کہ اے
پاربتی برہما جب اللہ کی ذات پاک کا نور آدمؑ کی ہستی مین یعنی جسم اور روح مین ظاہر دیکھیگا
بے اختیار ہوکر اپنے تئین آس پاس آدمؑ کے نثار کرکے اُنکو سجدہ کریگا۔ اے پاربتی اُسوقت

اُس قادر برحق کا حکم خلقتون کو ہوگا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ سارے دیوتا اور مُن اور رکھسر اور منکھ اور دیت اور راچھس وغیرہ سب ایک بار سجدہ مین مُنہ لاوینگے۔ اے پاربتی جب ساری خلق کے سب لوگ آدمؑ کے سجدہ مین مُنہ لاوینگے ایک دیوتا جسکا نام بُہوت ہے یعنی عزازیل وہ سجدہ نہین کریگا اور رشک کے غلبہ سے آدم علیہ السلام کی حقارت مین زبان کھولیگا کہ یہ تو سب خلق سے بدتر ہے کیونکہ ہماری خِلقت آگ سے ہے جو پاکیزہ عنصر ہے اور اُسکو خاک کثیف مردار سے بنایا ہے۔ پھر وہ سارے دیوتون سے کہیگا کہ اے عزیزو انصاف کرو مین کیونکر اُسکو سجدہ کرون۔ اے پاربتی بُہوت جان بوجھکر اپنے تئین اُس بڑے قادر دانا کے حکم کے برخلاف کریگا کیونکہ سارے دیوتے خود دیکھینگے کہ اُس بڑے قادر نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے نور کو اُسکے قالب مین پھونکا۔ پھر اسپر وہ سجدے سے انکار اور نافرمانی کریگا۔ **فائدہ** یہان جو یہ لفظ ہے کہ اپنے نور کو اُسکے قالب مین پھونکا اُسکا یہ مطلب کہ روح جو اللہ کی بنائی ہوئی ہے اُسکو یہان یون کہا کہ اپنا نور یعنی اپنا بنایا ہوا نور جیسے روح کو اللہ نے فرمایا کہ میری روح یعنی بنائی ہوئی روح اور روح کو نور اسلئے کہا کہ روح نورانی اور روشن چیز ہے خصوصًا خاص بندون کی روح جسکو وہان ہُوا کہا تھا اُسی کو یہان نور کہا۔ بیوقوف لوگ ایسے ہی لفظون سے دھوکا کھاتے ہین اور شرک مین پھنس جاتے ہین۔ یا اللہ شرک اور کفر سے بچائیو۔ آمین۔ مہادیو فرماتے ہین کہ برنبھا یہ حال دیکھکر سب دیوتون سمیت اُسکو سجدہ کرینگے اور بُہوت غرور اور نادانی کے غلبہ سے اپنے تئین آپ رسوا کریگا نہ آسمان پر نہ آسمانون کے آسمان پر یعنی عرش پر اور نہ برنبھا کے مقام مین اور نہ ہمارے مقام مین اور نہ دیوتا کے مقام مین اور نہ گندہرپ کے یعنی فرشتون کے مقام مین اور نہ رکھسرون کے یعنی درویشون کے مقام مین اور نہ راجاؤن کے آگے اور نہ جوگیون کے آگے۔ کوئی شخص اُسکو جگہ نہین دیگا۔ وہ درمیان آسمان اور زمین کے سرگردان رہیگا۔ اے پاربتی غرور سب بلاؤن سے بڑھی بلا اور سب عیبون سے بدتر ہے۔ عقلمند وہ ہے کہ اللہ کی ذات پاک کو حاضر ناظر جانکر سب چیزون کے ساتھ ادب سے رہے جو اُسنے آدم علیہ السلام کو

حقارت کی نظر سے دیکھا وہ دوزخ مین جاویگا فائدہ جیسا مہادیو نے خبر دی ہے ویسا ہی
ظہور مین آیا۔معلوم ہوا کہ بہوت نام ابلیس کا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ قصہ قرآن شریف مین
بہت جگہ پر بیان فرمایا ہے کہ ہمنے فرشتون سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ سب فرشتون نے
سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور وہ کافرون مین سے ہوگیا اللہ نے فرمایا اے
ابلیس تو نے کیون سجدہ نہ کیا اُسکو جسکو مین نے اپنے دونون ہاتھون سے بنایا۔ابلیس بولا
مین اُس سے اچھا ہون تو نے مجھکو آگ سے بنایا ہے اور اُسکو مٹی سے بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا نکل دور ہو۔ تجھپر میری پھٹکار ہے انصاف کے دن تک۔ ابلیس بولا۔اے رب مجھکو ڈھیل
دے اُس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائین یعنی جس دن تو سب بندون کو زندہ کرکے اُٹھاویگا
اُس دن تک مین زندہ رہون۔ اللہ نے فرمایا تو اُنہین لوگون مین سے ہے جنکو ڈھیل دیگئی
ہے۔ایک جانے ہوئے وقت تک۔ سورۂ کہف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ابلیس جنون
مین کا تھا۔اُسنے اپنے رب کا حکم نہ مانا۔ بھلا پھر تم اُس سے اور اُسکی اولاد سے دوستی
کرتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین۔ ابلیس نے کہا اے رب تو نے جو مجھکو گمراہ کیا تو مَین
آدم کی اولاد کو گمراہ کرونگا۔ اُنکو زمین مین بہارین دکھاؤنگا۔ اُنکے آگے سے اور پیچھے سے اور
اُنکے داہنے سے اور اُنکے بائین سے آؤنگا مگر جو تیرے خاص بندے ہین اُنکو نہین بہکا سکونگا
اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو تیری راہ پر چلینگے مین تجھسے اور اُنسے دوزخ کو بھرونگا مہادیو
فرماتے ہین اے پاربتی آدم علیہ السلام کو وہ بڑا قادر سات ولایتون کی بادشاہی عنایت
فرمائیگا۔نہایت قوت اور زور اور سخاوت اُنکو دیگا۔ تمام علم اگلون اور پچھلون کے اُنکو سکھلاویگا
فائدہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ اللہ نے سب نام سکھلائے پھر اُن لوگون کو
فرشتون کے سامنے کیا اور فرمایا مجھکو ان چیزون کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ فرشتے بولے تو پاک
ہے۔ ہمکو کچھ علم نہین مگر جتنا تو نے سکھلایا بیشک تو ہی ہے جاننے والا حکمت والا۔ اللہ نے
فرمایا اے آدم تو انکے نام انکو بتلا دے۔ جب آدم نے سب نام انکو بتلا دئے اللہ نے
فرمایا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ مین جانتا ہون چھپا حال آسمانون کا اور زمین کا اور جانتا
ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے۔ آکام المرجان مین ہے کہ ابن عباس نے

فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم کو نام تبلائے انسان اور جانور اور زمین اور پہاڑ اور اونٹ اور گدھا اسی طرح سب قوموں وغیرہ کے نام بتلائے۔ مجاہد نے ابن عباس کی زبانی فرمایا کہ برتن اور دیگ کا بھی نام بتایا۔ مجاہد نے فرمایا ہر جانور کا اور ہر اُڑتے جانور کا اور ہر چیز کا نام تبلایا۔ ربیع نے فرمایا کہ فرشتون کے نام سکھلائے۔ زید کے بیٹے عبدالرحمن نے فرمایا کہ اُنکی اولاد کے نام اُنکو سکھلائے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایمان والے لوگ جمع ہونگے اور کہینگے اگر ہم اپنے رب کی طرف سفارش ڈھونڈھتے پھر آدم کے پاس آوینگے اور کہینگے تم باپ ہو سب آدمیون کے اللہ نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتون سے تمہارے سامنے سجدہ کروایا اور تمکو ہر چیز کے نام سکھلائے۔ آگے پھر بیان ہے کہ حضرت آدم شفاعت سے انکار کرینگے۔ آخر کو جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے بار بار سفارش کرینگے یا اللہ اپنا دیدار اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمکو نصیب کر۔ آمین۔ توریت شریف کے پہلے سورہ کے دوسرے باب مین لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندون کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس پہنچایا تاکہ دیکھے کہ وہ اُنکے کیا نام رکھے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اُسکا نام ٹھہرا اور آدم نے سب مواشیون اور آسمانون کے پرندون اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکھا۔ مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی ساری خلقت آتشی وغیرہ اُنسے یعنی آدم علیہ السلام سے ڈریگی۔ آدم تمام خلقتون پر غالب ہونگے اور زمین پر گھر بنا کر آباد ہونگے اور تمام زمین کو اپنے قبضہ مین کرینگے۔ پاربتی نے مہادیو سے پوچھا کہ جس وقت اس طرح کا شخص حسن اور جمال والا اور ہمت والا اور پہچان والا خاک سے پیدا ہوگا عورت اُسکے لئے کہان سے پیدا ہوگی۔ مہادیو نے فرمایا کہ اُسکی عورت اُسکی بائین پسلی سے پیدا ہوگی۔ جیسے چودھوین رات کا چاند اور اُسکا بدن خالص سونے کی طرح روشن ہوگا۔ پہلے دن سولہ برس کی پیدا ہوگی وہ اُسی وقت اُسکے ساتھ عیش کریگا اور اتنا حسن رکھتی ہوگی کہ کامرت کی عورت کی مانند اُسکو کہہ سکتے ہین اور اکثر لوگ اُسکے حسن کو دیکھکر کہینگے کہ یہ پاربتی ہے اور آدم کو مہادیو کہینگے اور تو میرے ساتھ کیلاس پہاڑ مین

بیٹھی رہیگی اور طرح طرح کے نئے نئے تماشے دیکھیگی۔ **فائدہ** فی الحقیقت ایسا ہی ظہور مین آیا۔ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مین خبر دی ہے کہ حوا بنائی گئین آدم کی بائین پسلی سے یعنی حضرت حوا جو حضرت آدم کی بی بی تھین اُنکو اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم کی بائین پسلی سے بنایا۔ توریت شریف جو اللہ نے حضرت موسےٰ کو دی ہے اُسمین لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم پر نیند ڈالی جب وہ سو گئے اللہ تعالےٰ نے اُنکی پسلی سے عورت کو بنایا اور اُس جگہ پر گوشت بھر دیا۔ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے کئی جگہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے آدم تو اور تیرا جوڑا باغ مین رہو اور جہان چاہو کثرت سے کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جاؤ نہین تو تم گنہگار ہو جاؤ گے۔ ابلیس نے جاکر بہکایا اور کہا تم اس درخت کو کھاؤ گے تو تم دونون فرشتے ہو جاؤ گے یا ہمیشہ جیو گے۔ قسم کھاکر کہا مین تمہارا بھلا چاہتا ہون۔ دونون نے اُس درخت کو چکھا۔ اللہ نے پکارا کیون مین نے نہین کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونون بولے کہ اے رب ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا۔ اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہمپر رحم نہ کریگا تو ہم تباہ ہو جاوینگے۔ اللہ نے فرمایا اُترو تمکو زمین مین رہنا ہوگا۔ اُسمین جیوگے اُسمین مروگے۔ اُسی مین سے نکالے جاؤگے۔ یعنی قیامت کے دن زمین مین سے زندہ کرکے اللہ تمکو نکالیگا۔ حضرت آدم اور حضرت حوا دونون زمین پر اُترے۔ دونون سے اولاد پھیلی۔ **تھادیو** فرماتے ہین اے پاربتی پہلا بیٹا جو آدم علیہ السلام کی عورت سے پیدا ہوگا اُسکا نام برنیلا ہوگا جسم مین بہت تری ہوگی۔ اور اکثر عجائب چیزین اُس سے ظاہر ہونگی۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اُس لڑکی کو اُس لڑکے کے نکاح مین حوالہ کرینگے اور برنیلا اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر آدم علیہ السلام سے جدا ہوکر زمین پر آباد ہوگا۔ تھوڑی مدت مین اولاد اُس سے بہت ہو جائیگی اور متفرق عالم مین ہوگی اور دوسرا بیٹا ہنسیلا نام ہوگا اور ایسا بہادر اور زور آور ہوگا کہ سارے دیت کو یعنی جنون کو اپنا تابعدار کریگا۔ جو کوئی اُسکی تابعداری کریگا اچھا رہیگا۔ نہین تو وہ اُسکو ہلاک کریگا۔ اور آدم علیہ السلام کی بی بی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوگی۔ حضرت آدم اُسکو ہنسیلا کے نکاح مین دینگے۔ **فائدہ** اُسوقت بھائی کا نکاح بہن سے اللہ تعالےٰ نے درست رکھا تھا

پھر حضرت موسیٰ کی توریت مین حرام کردیا قرآن مین بھی حرام کردیا۔ مہادیو فرماتے ہین بعد اُسکے تیسرا بیٹا اُنسے پیدا ہوگا اُسکا نام دھنگی ہوگا۔ وہ بیباک یعنی نڈر ہوگا۔ برنہما اور بشن اور مہیش اُسکو قبول نکرینگے وہ سب عبادتین ہندوؤن کے دین کی منسوخ کریگا یعنی موقوف کریگا۔ اور جسجگہ پر ہمارا عبادت خانہ ہوگا وہ اُسکو توڑکر گراویگا اور طرح طرح کی قباحتین یعنی برائیان جو ہمارے دین کے خلاف ہین اختیار کریگا اور سارے فعل اور عبادتین اور معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف کریگا۔ **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ عبادت کہتے ہین بہت بڑی تعظیم کو اور اُسکو فارسی مین پرستش اور ہندی مین پوجا کہتے ہین سو ایک بڑی تعظیم تو وہ ہے جو اللہ کے لیئے خاص ہے ویسی تعظیم کسی دوسرے کی نہین ہو سکتی وہ تعظیم یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا سب کا مالک مختار سمجھکر اُسکے سامنے اپنے تئین جھکانا۔ طرح طرح کی عاجزی اُسکے آگے کرنا یہ سمجھکر کہ ہر چیز کا اختیار اُسکے ہاتھ مین ہے۔ اُسکے بغیر حکم ذرہ نہین ہل سکتا۔ یہ تعظیم کسی دوسرے کے لیئے کسی زمانہ مین درست نہین ہوسکتی کیونکہ اللہ کا دوسرا کوئی نہین۔ وہی اکیلا ہمیشہ سے ہے وہی اکیلا سب کا بنانیوالا ہے۔ کسی زمانہ مین کوئی اُسکا ساجھی نہین ہوسکتا۔ اُسنے کسی زمانہ مین کسی بندے کو اپنی بندگی اور غلامی سے باہر نہین کیا اور کسی کو خود مختار نہین کردیا کہ جو چاہے سو کرے اور اُسپر پکڑ نہو۔ فرشتے جنکو اللہ نے نور سے بنایا ہے وہ بھی سب اُسکے بندے ہین۔ اُسکی دہشت سے ڈرتے ہین۔ بن اُسکی مرضی کے کسی کی سفارش نہین کرسکتے۔ اُس سے بڑھکر بول نہین سکتے اُسکے حکم سے کام کرتے ہین جو حکم ہوتا ہے بجالاتے ہین جو کوئی فرشتون کو یا پیغمبرون کو خود مختار سمجھکر تعظیم کریگا وہ بیشک کافر اور مشرک ہے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ کے خاص بندے ہین اللہ تعالے سارا فیض دین اور دنیا کا اور سب بندون کو اُنکے وسیلے سے دیتا ہے۔ اسی لئے اُنکی بھی کچھ تعظیم مقرر کی ہے دل مین اُنکو اپنے سے بڑا سمجھنا اور اُنکا ادب رکھنا اور اُنسے محبت رکھنا اور اُنکی تعریفین کرنا اتنی تعظیم تو اُنکی ہر زمانے مین اللہ نے اپنے بندون پر فرض کی ہے اور بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ ایک زمانہ مین اُن تعظیمون کا حکم کیا۔ دوسرے زمانہ مین اُن تعظیمون کو منع کیا۔ جیسے آنکو اللہ کا پیارا بندہ سمجھکر تعظیمی سجدہ کرنا۔ فرشتون کو اور سب جنون کو حکم کیا کہ حضرت آدم کو

تعظیمی سجدہ کرین - قرآن شریف مین آیا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے مان باپ نے اور گیارہ بھائیون نے تعظیمی سجدہ کیا۔ اس تعظیم کو محمدی شریعت مین اللہ نے موقوف کر دیا۔ سجدہ فقط اللہ نے اپنے ہی لئے رکھا۔ دوسری تعظیم یہ کہ اُنکا دھیان کرنیکے لئے اُنکی تصویر بنانا توریت مین حضرت موسےؑ کو حکم ہوا کہ ایک صندوق بناؤ اور اُسکے اوپر دو فرشتون کی تصویرین بناؤ۔ لوگ اُس صندوق کو دیکھکر اللہ کی عبادت کرنے آتے تھے۔ منظور یہ تھا کہ فرشتون کی تصویرین دیکھکر فرشتون کا بھی دھیان آوے کہ وہ اللہ کے خاص بندے ہین۔ اب اللہ نے محمدی شریعت مین تصویر بنانا موقوف کر دیا اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصویر بنانے والے دوزخ مین جاوینگے۔ مطلب یہ ہے کہ جب سے اللہ نے منع کر دیا اُسوقت سے جو کوئی بناویگا دوزخ مین جاویگا۔ جس کام کو اللہ نے توریت مین حکم فرمایا تھا اُسکو اب حرام کر دیا۔ اور جو کوئی پچھلے حکم کو چھوڑکر پہلے حکم پر چلے وہ اللہ کا تابعدار نہین بلکہ ضدی اور باغی جہنمی ہے۔ اب سنو کہ ہندؤونکی اگلی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ مین دیوتاؤن کے یعنی فرشتون کے اور خاص بندون کی تعظیم کا یہ طریقہ تھا کہ اُنکی تصویرین بناکر سامنے رکھتے تھے اور اُن خاص بندون کا دھیان جماتے تھے۔ اسمین حکمت یہ تھی کہ فرشتون کا اور خاص بندون کا دھیان خوب جمارہے۔ اور اُنکی محبت دل مین رچی رہے اور دھیان کرتے کرتے اُنکی اچھی خصلتین اس شخص مین آجاوین جو شخص جسکے دھیان مین بہت رہتا ہے اُسکی خصلتون کا اثر اُسکے دل پر پیدا ہوجاتا ہے۔ وہی خواص اُسکو بھی اللہ تعالے دیتا ہے۔ مہادیو کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے دیوون اور جنون کو ایسی تعظیم فرشتون کی بتائی تھی جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو حضرت آدم کا رتبہ فرشتون سے بڑھا دیا۔ سب فرشتون کا اور جنون کا اُنکے سامنے سر جھکا دیا۔ فرشتون کی تعظیم کا جو طریقہ دیوون کو بتایا تھا وہ منسوخ کر دیا یعنی موقوف کر دیا۔ اسکا بیان آگے بھی آویگا اگر اللہ نے چاہا ہیگا۔ اس جگہ پر مہادیو نے حضرت آدم کے تین صاحبزادون کا ذکر کیا سو ظاہر یون ہے کہ برنیلا قابیل کو کہا اور منیلا ہابیل کو کہا ہے کیونکہ توریت شریف سے ثابت ہے کہ پہلے قابیل پیدا ہوے۔ پھر ہابیل پیدا ہوے۔ پھر قابیل نے ہابیل کو ناحق مار ڈالا۔ اور قرآن شریف مین اللہ تعالے نے یہ قصہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے کہ آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے

نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور یہ بھی توریت شریف سے ثابت ہے کہ قابیل اللہ کے حضور مین چلا گیا۔
اور عدن کی پورب طرف نود کی سرزمین مین جار ہا اور قابیل سے حنوک پیدا ہوا۔ یہانسے معلوم
ہوا کہ اُسوقت تک خون کے بدلے خون کا حکم نہین ہوا تھا۔ پھر توریت شریف مین حضرت نوح
علیہ السلام کے طوفان کے بعد لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت نوح سے فرمایا کہ مین آدمی
کی جان کا بدلہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ سے کہ اُسکا بھائی ہے لونگا جو کوئی آدمی کا لہو بہاویگا
آدمی ہی سے اُسکا لہو بہایا جاویگا۔ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اُسوقت سے خون کے بدلے خون کا
حکم ہوا یہ جو تیسرے صاحبزادے کا ذکر ہے جنکا نام دہنگی لکھا ہے یہ ذکر حضرت شیث علیہ السلام ٨
کا ہے۔ حضرت شیث علیہ السلام جب پیدا ہوے تو توریت شریف مین لکھا ہے کہ حضرت حوا
نے فرمایا کہ اللہ نے مجھکو ہابیل کے بدلے دوسرا بیٹا دیا اسلئے اُنکا نام شیث رکھا۔ عبرانی
مین شاث کے معنی ہین دیا۔ توریت شریف مین ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم
علیہ السلام کی صورت پر اور اُنکے مانند ہوے۔ سو مہادیو نے حضرت شیث کی شجاعت اور
بہادری کو یون بیان فرمایا کہ وہ بیباک یعنی نڈر ہونگے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ مانینگے برہما
اور وشنو اور مہیش جو تین فرشتے ہین اس بات کو قبول نہ کرینگے کہ یہ ہماری بہت بڑی تعظیم کرین
کیونکہ فرشتے اُنکو اپنے آقا حضرت آدم کا جانشین سمجھین گے۔ حضرت شیث اس طریقے کو
موقوف کر دینگے۔ جو دیوون مین پھیلا ہوا تھا کہ فرشتون کی تصویرون کو سامنے رکھکر اُنکی
بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اس طرح کے عبادت خانے جن مین تصویرین ہونگی وہ توڑ ڈالینگے۔ آگے
بڑھکر یہ بیان آتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے پیدا کیا دیوون کو حکم
ہوا کہ تم پہاڑون اور جنگلون مین اور ٹاپوؤن مین رہو کہ ہمنے ساری زمین آدم کی اولاد کو دی
یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جنون کو زمین پر رہنا منع ہوا اور اُنکا ملک آدمیون کو ملا
اُنکے عبادت خانے توڑے گئے کیونکہ وہ شریعت آدمیون کے واسطے نہین تھی۔ آدمیون کو
اللہ نے نئی شریعت دی اور جنون کی شریعت مین بھی بہت بڑا رتبہ اُنہین کا تھا جو اللہ کی یاد
مین مشغول رہتے تھے۔ اُنکو فرشتون کی خدمت مین رہنے کی حاجت نہین تھی مولوی محمد علی
صاحب نے سوط اللہ الجبار مین لکھا ہے کہ سرب بید اینکھد جربید مین ہے کہ اُسکے پہچاننے سے

تمام جہان تابعدار اور دیوتا سب تابعدار ہو جاتے ہین۔ پھر مین کسکے واسطے جگ کرون
یعنی اللہ کے پہچاننے سے سب فرشتے تابعدار ہو جاتے ہین۔ سو مین فرشتون کی بڑی بڑی
تعظیمون مین کیون مشغول رہون اور سنت اسرا انکہمد ججر بید مین ہے کہ جسکو ایسا علم ہو
وہ کسواسطے جگ کرے۔ کیونکہ جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہے اُس سے ایسی سمجھ والا او نچا
ہے اور بہت بڑا ہے۔ یعنی فرشتے جو جگ کا نتیجہ اللہ کے حکم سے دیتے ہین اُنسے اللہ کا
پہچاننے والا بہت افضل ہے۔ وہ کیون فرشتون کی یاد مین اور اُنکے دھیان مین زیادہ مشغول
رہے۔ تیترے انکہمد ججو بید مین لکھا ہے کہ جو اس قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاؤن
اور فرشتون سے بلند مرتبہ پاوے۔ بلکہ اُنکا راہ بتانیوالا اور سردار اور سفارشی ہو جاوے۔
اور سرب بید انکہمد ججر بید مین ہے کہ کُل جہان کو جگ کی چیزون کی طرح پر سمجھے اور آتما
کو یعنی اللہ تعالےٰ کو آگ کی جگہ پر جانے۔ پھر اُس مین ہوم کرے۔ پھر جو مرتبہ تمام دیوتاؤن
کا ہو اُس سے زیادہ اُسکا ہووے۔ فائدہ جگ ایک طریقہ تعظیم کا تھا کہ غلہ اور میوہ اور
بہت چیزون کو فرشتون کی نیاز سمجھکر آگ مین جلا دیتے تھے۔ اس جلا دینے کو ہوم کہتے ہین
سو اس جگہ یہ مطلب ہے کہ جس طرح آگ مین غلہ اور میوہ وغیرہ سب جل جاتا ہے اس طرح
اللہ کے عشق کی آگ مین اور اُسکے دھیان مین سارے جہان کو اپنے دھیان سے مٹا دے
تو اُسکا مرتبہ سب فرشتون سے زیادہ ہے۔ وہ فرشتون کی تعظیمین کیون بجا لاوے۔ ہان
اتنا سمجھے رہے کہ فرشتے اللہ کے اچھے بندے ہین اُنکا ادب اور لحاظ رکھے بسوط اللہ الجبار
مین ہے کہ بید سے یہ بات ظاہر ہے کہ جگ دیوتاؤن کی تعظیم کے لیے ہوتا تھا چنانچہ چھاندوگ
انپکہمد شام بید وغیرہ مین صاف لکھا ہے کہ جگ تین دیوتاؤن کے واسطے ہوتا ہے بشن
رُدّر۔ آفتاب۔ اور بید مین یہ بھی لکھا ہے کہ آفتاب باوجود اسقدر شرف اور منزلت کے
اُس نور کا ایک ذرہ ہے۔ یعنی اللہ کے سامنے اُسکی شان و شوکت کچھ بھی نہین ہے۔ اور
بید وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ برہمن وغیرہ لوگون نے دیوتاؤن کے واسطے جگ کیا ہے
یہ طریقہ فرشتون کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت مین اللہ نے موقوف کر دیا تھا
مگر معلوم ہوتا ہے کہ جنون کے واسطے وہی شریعت قائم رہی یہان تک کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو اللہ تعالےٰ نے ایسی شریعت دی کہ سب آدمیون پر اور سب جنون پر اُس شریعت پر چلنا فرض کر دیا۔ سری بید اپنکھد جر بید مین ہے کہ حیف ہے اُسپر جو ایسی ذات پاک کو چھوڑ کر کسی دیوتا کے خوش کرنیکو جگ کرے۔ ایسی دانائی کو چھوڑ کر مین کسواسطے جگ کرون۔ اور جگ کے بید مین پھنسون۔ خلاصہ یہ کہ فرشتون کی تعظیم مین اور اُنکے دھیان مین مشغول رہنا اُن لوگون کے واسطے تھا جنکی عقل ناقص ہے۔ اور اُنکا دل یکایک اللہ کی یاد مین نہین لگ سکتا اُنکے واسطے پہلے پہلے یہ طریقہ تھا۔ سری کشن جی نے تیسرے ادھیان مین حکم دیا کہ دیوتون کے واسطے جگ کرنا کہ وہ تیری مدد کرین جو دیوتون کی نذر کریگا وہ اُسکی مراد برلانے مین سعی کرینگے۔ اگر وے بدلہ نہ دیوین تو چور کے برابر ٹھہرین۔ ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے کرشن گیتا مین اشلوک ۴ ۔ ۳۰ مین فرمایا کہ بیوقوف ہین جو میری صورت بناتے ہین۔ کرشن کنہیا کے ۳۰۰۰ اشلوک مین ہے کہ جاہل دیوتون اور ستارون کو پوجتے ہین اشلوک ۳ ۔ ۳۰ مین ہے کہ کوتاہ عقل دیوتون کی پوجا سے جو پھل پاتے ہین وہ جلد جاتا رہتا ہے اور اُنکا حشر اُنکے ہمراہ ہوتا ہے۔ مگر اصل مطلب سے محروم رہتے ہین۔ ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہنود کے کامل لوگ دیوتاؤنکی یعنی فرشتون کی تعظیم مین اور دھیان مین مشغول رہنے کو بہت بڑا رتبہ نہین جانتے تھے۔ بلکہ اُنکا مطلب یہ تھا کہ چند روز فرشتون سے دل لگاؤ پھر اللہ کی یاد مین ڈوب جاؤ۔ اصل مطلب وہی ہے۔ اُس سے محروم رہنا بڑی بے نصیبی ہے۔ پھر یہ بھی تاکید کرتے تھے کہ اُنکو اللہ کا شریک مت سمجھو یعنی جو فائدہ اُنسے پہنچتا ہے اُسکو اللہ ہی کی طرف سے سمجھو۔ ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے ۲۴۵ اشلوک مین فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی شے کو پرمیشر قرار دیتا ہے اور بغیر دلیل اُس سے دل لگاتا ہے وہ جاہل مطلق تو گنی ہے دیکھو کسی شے مین سب چیزین آگئین جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کو خدا ٹھہرا دے وہ جاہل ہے۔ غارت کرنے کے قابل ہے۔ مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ راجہ بھرت کے باپ نے جب خدائی کا دعوے کیا اپنی تصویرین بنا کر لوگون کو دین کہ اُن مورتون کو پوجین۔ ایک مدت کے بعد راجہ بھرت حاکم ہوا اُسنے تمام خلق کو اللہ تعالےٰ کے پوجنے کا حکم دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ مانتا تھا وہ اُسکو قتل کرتا تھا اور فرمایا کہ اُن تصویرون کو جہان جہان دیکھین توڑ ڈالین

اور جلادین۔ کرشن گیتا کے ۳۰ ۔ ۳ اشلوک مین ہے جو دیوتاؤن اور پیرون کو پوجتا ہے اُسکا حشر اُنکے ہمراہ ہوتا ہے اور جو جنات کو پوجتا ہے اُسکا۔ وہ اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اور جو اللہ تعالےٰ کو پوجتا ہے وہ اُسے مِل جاتا ہے فائدہ اللہ کا پوجنا یہ ہے کہ اُسکو بھلائی بُرائی کا مختار جانکر اُسکی تعظیم کرنا۔ ایسی تعظیم کسی بندے کے لئے کرنا کفر ہے۔ اور اُنکے پوجنے سے مراد فقط تعظیم ہے کہ اُنکو اللہ کا بندہ مقبول جانکر اُنکی تعظیم کرنا اور اُنسے فیض لینا اور یہ سمجھنا کہ یہ فیض سب اللہ کی طرف سے اور اُسکے حکم سے ملتا ہے۔ کرشن گیتا کے ۵ ۔ ۳ اشلوک مین ہے۔ جو حرکت اور ریاضت کرے ایشر کی ہیئت کرے یعنی خالص اللہ کے واسطے کرے آپ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے محمدی شریعت مین بعضی بعضی تعظیمین فرشتون اور پیغمبرون کی موقوف کر دین۔ مگر وہ جو اُنکی اصل تعظیم تھی دل مین اُنکی محبت رکھنا اور اُنکا دھیان کرنا اور اُنکی تعریفین کرنا اس طریقہ کو اللہ نے ہماری شریعت مین یون جاری کیا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسا قرآن اُتارا کہ اُسمین جابجا اللہ کی تعریف ہے کہ وہ اکیلا ہے۔ اُسکے سوا کسی کو کچھ اختیار نہین ہے۔ اسکے ساتھ جابجا فرشتون اور پیغمبرون کا ذکر اور اُنکی اچھی خصلتون کا ذکر اور اُنکی تعریفین جابجا موجود ہین اس قرآن میں اللہ نے دونون باتوں کو اکٹھا کردیا کہ جو کوئی اُسکو دل لگاکر پڑھے اللہ کو خوب پہچانے اور اللہ کی محبت اور اُسکے فرشتون اور پیغمبرون کی محبت اُسکے دل مین جمی رہے اللہ تعالےٰ آپ ہر نعمت کا دینے والا ہے۔ مگر اُسنے دستور یون رکھا ہے کہ ایک کے وسیلہ سے ایک کو دیتا ہے۔ فرشتون اور پیغمبرون اور ولیاؤن کا جب کوئی ذکر کرتا ہے اور اُنکی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُنکی پاک ارواحون کا فیض اور اثر اُسپر ڈالتا ہے جسطرح اللہ تعالےٰ سورج کی گرمی ہمپر ڈالتا ہے ہر شخص دیکھ لیوے کہ جسوقت اچھے لوگون کا ذکر ہوتا ہے اُسوقت اُسکے دل کا کیا حال ہوتا ہے۔ اللہ کی محبت کا اور اچھے بندون کی محبت کا اثر تھوڑا یا بہت جسقدر اللہ کو منظور ہوتا ہے اُسقدر دل مین صاف معلوم ہوتا ہے۔ یہ طریقہ جو اللہ نے ہماری محمدی شریعت مین رکھا ہے اُس طریقہ سے نہایت عمدہ اور بہتر ہے جو اگلے لوگون کے وقت مین دستور تھا کہ اچھے لوگون کا تصوریون کرتے تھے کہ اُنکی تعریفین کرکے اُنکی تعظیمین کرکے اُنکو بُلاتے تھے۔ ہماری شریعت مین بعضی تعظیمین تو

وہ ہین جنکو اللہ نے صاف صاف حرام کر دیا اور اُسکو کفر کی نشانی ٹھہرا دیا جیسے مورت بنا کر تعظیمی سجدہ کرنا۔ اور ایک طریقہ تعظیم کا وہ ہے جو قرآن مین ہمارے واسطے مقرر کر دیا اور حکم فرما دیا کہ اللہ کا ذکر کرو اور اُسکو یاد کرو۔ اسکے ساتھ جا بجا یہ بھی تاکید کر دی کہ پیغمبرون کا ذکر کرو اور اُنکو یاد کرو۔ جو کوئی قرآن اور حدیث مین فرشتون اور پیغمبرون کا حال اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُنکی اولاد پاک کا اور اُنکے اصحابون کا احوال اور اولیاؤن کی کتابون مین اولیاؤن کا احوال دیکھتا ہے یا پڑھتا ہے اللہ تعالے نے اُنکی پاک ارواحون کا فیض اور اثر اُسکو پہنچاتا ہے۔ وہ شخص اُس فیض اور اثر کو پہچانے یا نہ پہچانے۔ جنکا دل اللہ نے روشن کیا ہے وہ پہچانتے ہین۔ جنکو اتنی سمجھ نہین ہے وہ نہین سمجھتے کہ یہ اثر کس چیز کا ہے۔ مگر یہ جانتے ہین کہ اللہ ہر نعمت کا دینے والا ہے۔ بعضی تعظیمین وہ ہین جنکو ہماری شریعت مین نہ حکم کیا نہ منع کیا۔ اُس طرح کی تعظیمین پچھلے زمانہ کے بزرگون نے کسی ضرورت سے کی ہین۔ پچھلے زمانہ مین امت محمدی کے بہت کامل لوگون نے ایسا کیا ہے کہ اللہ کے نامون کا وظیفہ اس نیت سے اور اس غرض سے پڑھا کہ فرشتے ہمارے پاس آوین اور اللہ کے حکم سے ہماری مدد کرین ایماندار جن ہمارے تابعدار ہو جاوین۔ اسکے ساتھ فرشتون و پیغمبرون و اولیا کے نامون کو بھی جپا ہے۔ اُنکا تصور اور خیال خوب دل مین جما کر بیٹھے ہین۔ اگرچہ اُنکے دھیان اور تصور سے کوئی ایماندار خالی نہین ہے مگر اس دھیان کو ذرا بڑھا دیا۔ جس بات کی کچھ اصل شریعت مین پائی اُسکو ذرا بڑھایا۔ اللہ تعالے نے چونکہ ان باتون کو صاف صاف منع نہین کیا تھا اللہ تعالے نے اس طریق مین بھی اُن لوگون کو بڑے بڑے فیض عنایت فرمائے۔ مگر یہ طریقہ ہر شخص کو نہ چاہیے۔ اسمین بڑے بڑے کھٹکے ہین۔ جو شخص خود کسی بڑے درجے والے کو بلاتا ہے اُسکی خاطر اور اُسکا لحاظ بھی نہایت لازم ہو جاتا ہے۔ جو کوئی اُنکی مرضی کے خلاف کوئی بات کرتا ہے سزا پاتا ہے اور جو اللہ کا کلام پڑھتا ہے اور جو طریق اُسنے تبلایا ہے اُس طریق پر اللہ کے اچھے بندون کو یاد کرتا ہے اُنکے بن بلائے اللہ تعالے اپنے خاص بندون کو اُسکی مدد کے لیے بھیجتا ہے۔ مگر پچھلے بزرگون نے یہ راہین اس ضرورت سے نکالین کہ کسی طرح لوگون کا دل نیکی کی طرف لگے۔ اگر اُنسے کہتے ہین کہ اللہ کی محبت کامل دل مین رکھو تو اُنکا دل ادھر نہین آتا

پہلے اچھے بندون سے دنیا ہی کی غرضون کے واسطے دل لگاوین اور اُنکی خدمت مین ہین کسی طرح دنیا سے دل ہٹے۔ کیا عجب ہے کہ اس وسیلہ سے اللہ سے دل لگ جاوے۔ یا اللہ اپنا عشق اور اپنے پاک بندون کا عشق عنایت فرما۔ آمین۔ مہادیو فرماتے ہین کہ ہمارے دین مین جو جو بُرے کام ہین وہ اُنکی شریعت مین اچھے ہوجاوینگے۔ یعنی جن کامون کو اللہ نے اب منع فرمایا ہے اُنکا کرنا اب بُرا ہے۔ اُنہین کامون کا اُسوقت اللہ حکم کریگا۔ وہی کام اُسوقت مین اچھے ہوجاوینگے۔ اسکا مطلب اُس بیان سے صاف کُھلجاتا ہے کہ دیوتونکی شریعت مین اللہ تعالے نے گائے کی تعظیم کا حکم کیا تھا۔ آدمیون کو گائے کے ذبح کرنیکا حکم کیا۔ پھر فرمایا کہ اُنکے سب کام اور عباداَت اور معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف ہونگے یعنی اُس شریعت مین اللہ کی عبادت کا طریقہ بھی اور طرح کا ہوگا اور آپس کے معاملون مین بھی نئے نئے حکم دیگا اس عبارت کا مطلب یہی ہے جو لکھا گیا۔ اگر کسی ہندو کے دل مین یہ وسوسہ آوے کہ مہادیو نے معاذاللہ اُنکی ہجو کی ہے کہ وہ ہمارے دین کو مٹا دیگا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ آگے بڑھکر دیکھو مہادیو نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین اور یہ بھی فرمایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساری اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت ساری خلقت کو سکھلادینگے۔ معلوم ہوا کہ مہادیو اگلی شریعتون کے منسوخ ہونیکو بُرا نہین جانتے تھے آگے بڑھکر یہ بھی ذکر آتا ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ آدم کی اولاد مین وہ لوگ ہونگے جو اللہ تک پہنچے ہونگے۔ سوا اللہ کے کسی طرف رجوع نہ کرینگے اور دیوتا کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے۔ دیکھو یہان بھی مہادیو اُن لوگون کی تعریف کرتے ہین۔ جب مہادیو سب لوگون کی تعریف کرتے ہین جو اگلی شریعت کو منسوخ کردینگے تو بیشک اُنکا مطلب یہان بھی یہی ہے کہ حضرت آدم کے تیسرے صاحبزادے جو دیوتون کی شریعت کو منسوخ کردینگے وہ بہت اچھے ہونگے۔ اس جگہ پر الفاظ صاف نہین ہین تو اُن لفظون کا مطلب اور جگہ سے صاف سمجھ لو۔ یہ جو فرمایا کہ برنجھا اور بشن اور مہیش اُنکو قبول نہ کرینگے اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ معاذاللہ فرشتے اُن سے ناراض ہونگے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرشتے اُنکو بہت بڑا رُتبے والا سمجھکر اپنی تعظیم مین مشغول رکھنے کے لئے قبول نہ کرینگے۔ فرشتون کی تصویرین بناکر اُنکا دھیان جمانا۔ اس راہ کو وہ صاحبزادے

آدم علیہ السّلام کے موقوف کر دینگے۔اور بُرائی کا لفظ جو فرمایا اُسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ فعل اُنکے حق مین بُرے ہونگے۔قباحت اور بُرائی مین یہ قید لگادی کہ ہمارے دین مین یعنی جو فعل ہمارے دین مین اب بُرے ہین کیونکہ اللہ نے اُن فعلون کو منع کیا ہے وہی فعل اُسوقت مین اچھے ہوجاوینگے۔کیونکہ اللہ اُسوقت مین اُن فعلون کا حکم دیگا۔جتنے فعل اور جتنے طریقے اللہ کی عبادت کے اور آپس کے معاملہ کے ہونگے وہ سب نئے ہونگے۔اللہ نئی شریعت اُسوقت مین بھیجیگا۔معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حضرت شیث علیہ السّلام انسانون اور جنون کے اکثر فرقہ پر بادشاہ تھے۔مہادیو فرماتے ہین کہ چوتھا بیٹا آدم علیہ السّلام کا بدہال نام پیدا ہوگا اور پانچ ولایتین اپنی حکومت کے نیچے لاویگا۔اور دیوتا اور دیت سے بھی مار دھاڑ کے زور سے محصول لیگا۔جو کچھ کبھی نہوا تھا وہ کریگا۔اور ملک کے سب راجہ اُسکی تابعداری کرینگے۔اور اُسکے تابعدار ہونگے۔اور طریقہ نئی شریعت کا جاری کریگا۔**فائدہ** دیکھو حضرت آدمؑ کے چوتھے صاحبزادے کے حق مین یہی فرمایا کہ وہ نئی شریعت کو ظاہر کرینگے اور دیوتون سے یعنی وہی تیسری قوم جو نور اور آگ سے بنائے گئے ہین اور دیت سے یعنی جنون سے۔جو آگ اور ہوا سے بنائے گئے ہین سب سے محصول لینگے۔خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد کو سب دیوون اور جنون اور دیوتون پر حاکم کیا۔جنہون نے مانا وہ اچھے رہے جنہون نے نہ مانا اُنہون نے سزا پائی۔محمد بن جریر طبری کی تاریخ جو عربی مین تھی اُسکا ترجمہ فارسی مین ابوعلی محمد بلعمی نے کیا ہے اُسمین کیومرث بادشاہ کے حال مین لکھا ہے کہ وہ پہلا بادشاہ جہان کا ہے۔بعضے لوگ کہتے ہین کہ یہ نام آدم علیہ السّلام کا ہے۔یہ قول عجم والون کا ہے بعضونکا قول یہ ہے کہ حضرت شیث علیہ السّلام کے پوتے جنکا نام قینان ہے وہی کیومرث ہین وہی پہلے بادشاہ جہان کے ہین۔ابن مقفع نے لکھا ہے کہ جب قینان بادشاہی پر بیٹھے فوج جمع کی اور جنون سے لڑنیکو گئے۔اور مسلمانون کے علماء یون فرماتے ہین کہ کیومرث حضرت آدم علیہ السّلام کے بیٹون مین سے ہین۔جب حضرت شیث علیہ السّلام نے وفات پائی آپس مین بھائیون مین موافقت نہ رہی۔کیومرث اُٹھ کھڑے ہوے اور اپنے فرزندون کو لیکے دماوند پہاڑ پر تشریف لے گئے۔اور وہان ٹھہرے۔اولاد کی بہت کثرت ہوئی۔اُسجگہ شہر بنائے۔کیومرث بہت خوبصورت

اور نیک نیت تھے۔ اُس جگہ پر دیو تھے۔ اللہ کی مدد سے سب دیوون کو وہان سے نکالدیا۔ اُنکا ہتھیار ایک لکڑی اور ایک گوپھن تھا۔ اسپر اللہ کا بہت بڑا نام لکھا ہوا تھا۔ جس جگہ کوئی دیو اور پری تھی اللہ کے نام کے زور سے اُسکو بھگا دیتے تھے اور سب اُنسے ڈرتے تھے اور بھاگتے تھے۔ اور کیومرث کی ایک صاحبزادی اُنہین کے طور پر تھی۔ بڑی بہادر تھی۔ اُسکا نام پُشنگ تھا وہ ہمیشہ پہاڑون پر رہتی تھی اور اللہ کو پوجتی تھی۔ تاریخ طبری مین بہت بڑا قصہ اُنکی لڑائی کا لکھا ہے کہ اُنہون نے دیوون سے لڑائی لڑی۔ اور لکھا ہے کہ اُس زمانہ مین دیو اور پری ظاہر تھے آدمیون سے پوشیدہ نہین تھے۔ تمام ہوا بیان تاریخ طبری کا۔ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہادیوجی نے جو حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے صاحبزادے کا حال بیان فرمایا ہے وہ یہی کیومرث ہین۔ واللہ اعلم۔ پھر تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ کیومرث کی ایک بیٹی تھین اُنکا نام ماریہ تھا۔ اُنکا ایک بیٹا تھا کیومرث نے اُسکا نام سیامک رکھا سیامک کا ایک بیٹا ہوا۔ اُسکا نام اوشہنگ تھا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اوشہنگ مہلائیل کے بیٹے تھے۔ قینان کے پوتے تھے۔ اوشہنگ جب بادشاہ ہوے۔ اُنہون نے ساری زمین کو لے لیا اور خلق کو اللہ کی طرف بُلایا۔ اور دیوؤن کو آبادیون سے نکالدیا۔ اوشہنگ دین اسلام پر تھے۔ اُنکے بعد طیمورث بادشاہ ہوے۔ آتش پرست لوگ کہتے ہین کہ وہ بتون کو پوجتے تھے۔ یہ بات غلط ہے۔ وہ اللہ کو پوجتے تھے۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کے دین پر تھے۔ اللہ تعالے نے اُنکو ایسا زور دیا تھا کہ ابلیس کو اور دیوون کو اُنہون نے اپنا تابعدار کرلیا تھا اور اُنکو حکم کیا تھا کہ خلق کے درمیان مین سے باہر چلے جاؤ۔ اُنہون نے سب کو آبادی سے باہر نکالدیا۔ جنگلون اور دریاؤن مین بھیجدیا۔ فارسی بولی اُنہین سے شروع ہوئی اور خط اُنہون نے لکھا۔ امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ امام ابوجعفر طبری کی کتاب بڑی معتبر ہے کیونکہ وہ امام ہین۔ اُنکی باتین بڑی پکی ہین۔ اُنہین علم اور صحیح عقیدہ اور سچائی جمع ہے۔ مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی اسی طرح آدم علیہ السلام کی بی بی سے پہلے بیٹا پیدا ہوگا۔ بعد اُسکے لڑکی۔ اور ہر ایک لڑکی ایک بیٹے کو سونپی جاویگی۔ سب اکیس بیٹے اور بیس بیٹیان اُنسے پیدا ہونگی۔ **فائدہ** امام احمد قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین کہ حضرت آدمؑ جب حضرت حوّا

بے ملے بیس بار کے بیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوئے۔ مہادیو فرماتے ہین کہ اُن سبھون مین سے دو بیٹون کو ایک لڑکی کے باعث سے دشمنی پیدا ہوگی۔ وہ بیٹا اپنے بھائی کو قتل کرکے اور اُس لڑکی کو اپنے ساتھ لیکر ملک کو نسلا کی طرف جاویگا۔ اور وہان جاکر زور اور حکومت بہت پیدا کریگا۔ اور چاندی اور سونا پہاڑ کی کانون سے نکالکر خلقتون کو دیگا۔ اور اکثر لوگ زمین کے اُسکی سخاوت کی خبرین سنکر اُسکے آگے جاوینگے۔ اور اپنی خواہش کے موافق سونا اور چاندی پاوینگے۔ اور وہ بیٹا آدم کا بڑا بادشاہ ہوگا۔ اور یہ گناہ کر اپنے بھائی کو مارڈالا اس گناہ کی ملامت سے عبادت بہت کریگا اور ہمیشہ نیلا لباس پہنے گا۔ **فائدہ** درمنثور مین ابن جریر اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ کے لڑکا اور لڑکی جوڑوان پیدا ہوتے تھے تو ایک پیٹ کی لڑکی کا نکاح دوسرے پیٹ کے لڑکے سے کردیتے تھے۔ قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے زیادہ خوبصورت تھی۔ ہابیل نے چاہا کہ قابیل کی بہن سے نکاح کرے۔ قابیل نے نہ مانا۔ اور کہا کہ وہ میرے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ اُس سے مین نکاح کرونگا۔ اور اُن دونون نے اللہ کی نذر کی۔ قابیل کی نذر قبول نہوئی۔ اُسنے کہا مین تجھکو مارڈالونگا کہ تو میری بہن سے نکاح نہ کرے۔ **فائدہ** اُسوقت مین بھائی کا نکاح بہن سے درست تھا پھر اللہ نے اُسکو حرام کردیا۔ توریت مین اور قرآن مین صاف فرمادیا۔ قرآن شریف مین اللہ تعالٰی نے یہ قصہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے کہ آدمؑ کے دو بیٹے اللہ کی نذر لائے۔ ایک کی نذر قبول کی گئی۔ دوسرے کی نذر قبول نہوئی۔ اُسنے کہا مین تجھکو مارڈالونگا وہ بولا کہ اللہ اُنہین لوگون سے قبول کرتا ہے جو ڈرنیوالے ہین۔ اگر تو میرے مارنے پر اپنا ہاتھ پھیلاویگا تو بھی مین تیرے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ نہین پھیلاونگا۔ مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہان کا مالک ہے۔ مین چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا گناہ تو ہی لیکر جاوے اور تو آگ والون مین سے ہوجاوے۔ یہی بدلہ ہے بے انصافون کا۔ پھر اُسکا جی اپنے بھائی کے مارڈالنے پر راضی ہوا۔ اُسنے اُسکو مارڈالا اور ٹوٹا پانیوالون مین ہوگیا۔ بعد اُسکے اللہ تعالٰی نے اُسکے حق مین فرمایا کہ وہ شرمندون مین سے ہوگیا یعنی اپنے بھائی کے قتل کرنے پر نہایت شرمندہ ہوا توریت شریف کی پہلی سورت جو پیدائش کی کتاب کہلاتی ہے اُسکے چوتھے باب مین لکھا ہے کہ

قابیل اللہ تعالے کے حضور سے نکل گیا اور عدن کی پورب کی طرف تود کی سرزمین مین جا رہا۔ اور اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور حنوک کو جنی۔ اور اُسنے ایک شہر بنایا اور اُس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق حنوک رکھا۔ مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی آدم علیہ السلام کے بیٹون سے اولاد بیشمار پیدا ہو گی۔ ایک شخص سے ایک ہزار فرزند ہونگے ہزار آدمی سے لاکھ آدمی ہونگے۔ لاکھ آدمی سے کروڑ ہونگے۔ اسی طرح گنتی آدم علیہ السلام کے بیٹون کی بیان مین نہین آتی۔ اور وہ لوگ عجب طریقہ اختیار کرینگے۔ بہت سے لوگ ایک جگہ بیٹھکر ساتھ ملکر کھانا کھاوینگے اور کپڑون کو مدت تک کے بعد دھووینگے۔ اور اس طریق سے سارے جہان مین دخل کرینگے۔ فائدہ یہان بھی وہی مطلب ہے کہ اُنکی شریعت مین اللہ کا حکم یہی ہو گا۔ معلوم ہوا کہ دیوون کی شریعت مین سبکو ملکر کھانا منع تھا اور کپڑون کو ہر روز دھونیکا حکم تھا۔ سو مہادیو تعجب کے طور پر فرماتے ہین کہ اللہ تعالے اُسوقت مین نئی شریعت بھیجیگا۔ عجب طرح کی شریعت ہوگی جو ہماری شریعت سے بالکل الگ ہے۔ بعد اُسکے حضرت آدم کی اولاد مین جو گنہگار اور بدکار لوگ ہین اُنکا ذکر کرتے ہین۔ اور یون فرماتے ہین کہ اُنکے گناہ کے غلبہ سے زمین عاجز ہو جاویگی اور چھ ہزار برس وہ نہایت ظلم اور زبردستی سے تمام ملک کی بادشاہی کرینگے اور بعضے اُنہین سے اللہ سے ملنے والے ہونگے۔ سوا اللہ کی ذاتِ پاک کے اور کسی طرف رجوع نہ کرینگے۔ اور دیوتا کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے فائدہ دیکھو یہ جو فرمایا کہ "اُنکے گناہ کے غلبہ سے" الخ اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ کپڑونکا ہر روز نہ دھونا اور ساتھ ملکر کھانا معاذ اللہ اُنکے حق مین گناہ ہے۔ گناہ کا مطلب آگے کھولدیا کہ چھ ہزار برس نہایت ظلم اور زبردستی سے بادشاہی کرینگے۔ اس ظلم اور زبردستی کو گناہ کہا۔ ساتھ ملکر کھانے کو اور کپڑے ہر روز نہ دھونے کو ہرگز گناہ نہین کہا۔ مطلب یہ ہے کہ اُنہین بہت لوگ بڑے بڑے گناہ کرینگے۔ چوری اور زنا اور خون ناحق اور جادو کرینگے اور اللہ کا شریک اورون کو جاننا اور پیغمبرون کو جھٹلانا اور پیغمبرون کو طرح طرح سے ستانا۔ ایسے ایسے ظلم اُنہین پھیلینگے۔ سو ایسا ہی ظہور مین آیا۔ حضرت آدمؑ کے کچھ مدت بعد بت پرستی پھیلی۔ کچھ بزرگ لوگ مر گئے تھے۔ پہلے علم والے لوگون نے اُنکی تصویرین بناکر ادب سے رکھلین تاکہ اُنکو دیکھکر اللہ

کی یاد کا زیادہ شوق آوے۔ جب علم والے لوگ مر گئے۔ جاہل لوگ اُنہین بتون کو اپنا مالک مختار سمجھکر پوجنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کو پیغمبر کیا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہنچاؤ اور ہمارے عذاب سے ڈراؤ۔ حضرت نوحؑ کے سمجھانے سے تھوڑے سے لوگ ایمان لائے۔ باقی سب طوفان مین ڈوب گئے۔ ہر زمانہ مین بے ایمان بادشاہون نے طرح طرح کے ظلم پیغمبرون پر اور ایمان والون پر کئے۔ نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا۔ اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور حضرت ابراہیمؑ کو بچا لیا۔ فرعون بادشاہ مصر نے حضرت موسےٰؑ کے قتل کی تدبیر کی اور ایمان والون پر بڑے بڑے ظلم کئے۔ آخر فرعون خود لشکر سمیت دریا مین ڈوب گیا۔ حضرت موسےٰؑ کے بعد یہودی کافرون نے بہت پیغمبرون کو قتل کیا۔ نبیون کا مار ڈالنا یہودیون کی عادت تھی حضرت اشعیاؑ اور حضرت یحیےٰؑ اور حضرت زکریاؑ کو شہید کیا۔ حضرت عیسےٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو آسمان پر زندہ اُٹھا لیا۔ حضرت عیسےٰؑ کے بعد تو ایمان والون پر کافرون نے ہر طرف سے زغہ کیا جو کوئی اللہ کا اور پیغمبرون کا نام لیتا تھا اور بتون کو نہین پوجتا تھا بے ایمان بادشاہ اُسکو بڑے بڑے عذاب دیکر مارتے تھے۔ آخر کو ایمان والے لوگ جنگلون اور پہاڑون مین جا بیٹھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے کہ سب نبیون نے خبر دی تھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کافر مارے جاوینگے۔ ایمان والے امن امان سے زمین مین بسینگے۔ حضرت آدمؑ کے وقت سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تک چھ ہزار سال گذرے ہین جیسا مہادیو نے فرمایا کہ چھ ہزار برس تک ظالم بادشاہون کی حکومت دنیا مین رہیگی اور یہ بھی فرمایا کہ بعضے اُنہین سے اللہ کے ملنے والے بھی ہونگے یعنی پیغمبر اور ولی اللہ کے ہوتے رہینگے۔ مگر وہ تھوڑے ہونگے۔ چارون طرف سے اُنپر زغہ ہوگا۔ پھر اُن اللہ والون کا دہی تپا بیان فرمایا کہ دیوتا کی یعنی فرشتون کی پوجا یعنی اُنکی تصویرون کی تعظیم کرنا یا اُنکا دھیان جمانا اور اُنکی تعریفین کرکے اُنکو منانا یا بلانا جس طریقہ سے دیوون کی شریعت مین تھا وہ لوگ بالکل چھوڑ دینگے۔ یعنی اُن کی شریعت مین اللہ تعالےٰ اس طریقہ کو موقوف کر دیگا۔ اگر تصویر بنانا اگلی شریعتون مین منع تھا حضرت موسےٰؑ کو اللہ نے دو فرشتون کی تصویرین بنا کر صندوق پاک پر رکھنے کا حکم کیا۔ مگر اُن تصویرون کی اس طرح کی تعظیم حضرت موسےٰؑ کی شریعت مین نہین ہے جیسے ہنود کی شریعت

مین تھی اُسکو اللہ نے حضرت آدمؑ کے وقت سے منسوخ یعنی موقوف کر دیا۔ مہادیو فرماتے ہین
کہ چھ ہزار سال کے بعد سندر نے یعنی مکہ کے مُلک مین کہ دریا کے درمیان مین وہ زمین واقع ہی
وہ بڑا قادر اُس مقام مین ایک عجب طرح کا مخلوق آدم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا کریگا۔
جس زمین مین اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق بشن کے یعنی جگہ اُس بڑے قادر کی ہوگی۔ پاربتی
نے مہادیو سے پوچھا کہ جس شخص کو وہ بڑا قادر اس طرح کی برکت والی زمین مین پیدا کریگا وہ
شخص دیوتا کے گھر مین یا رکھسر کے گھر مین یا کس جگہ پیدا ہو گا صاف بیان فرمایئے۔ مہادیو نے
فرمایا اے پاربتی وہ کانت بھوبخھ کے پیٹھ سے پیدا ہوگا اور وہ درویشی اور معرفت یعنی اللہ
کی پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو اُس سے موتی پیدا ہووے۔ اور اُسکی عورت کا نام سانت
رکھیا ہوگا اور وہ تینون چرن یعنی سیام بید اور رکھ بید اور ججر بید پڑھا ہوگا۔ اور چوتھا بید اتھر
بید الف لام میم کے حرفون تلک پڑھکر چھوڑ دیگا۔ آگے نہ پڑھیگا۔ سوت اور سُونگ نے
بشست سے پوچھا کہ جب وہ معرفت یعنی اللہ کی پہچان دریا کی برابر رکھتا ہوگا تو کس لئے
اللہ کے نام سے انکار کریگا اور چوتھا بید تمام کر کے نہ پڑھیگا۔ الف لام میم کے حرف سے چھوڑ دیگا
بشست نے جواب دیا کہ جب برہما نے چارون بیدون کو ست جگ کے زمانہ کے لوگون پر ظاہر
کیا۔ یعنی عنصری دیوتا اور جن جو تعلیم کے لائق تھے اُنکو چارون بید معنی سمیت سکھلائے
اور تاکید کر دی اور فرما دیا کہ ست جگ کے زمانہ مین سیام بید کے موافق عمل کرین اور تریا کے
زمانہ مین رکھ بید پر عمل کرین اور دواپر کے زمانہ مین ججر بید پر عمل کرین گے۔ اور اتھربن بید مین
چار چرن یعنی چار قسم مین۔ تین قسم کو آدم علیہ السلام اور اُنکے اور فرزند جو درجہ بدرجہ پیدا ہونگی
وہ پڑھینگے اور چوتھی قسم کہ اُسمین مقصد سب بیدون کا ہے سوا مہامت کے یعنی محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے سوا اور کوئی بیٹا آدم کا اُنسے پہلے عمل نہین کرسکتا۔ چوتھی قسم کو اگر کوئی مہامت
کے بے حکم پڑھیگا کچھ فائدہ نہوگا۔ سوکانت بوبخھ یعنی عبد اللہ دینداری کے غلبہ سے اتھربن بید
کی چوتھی قسم نہین پڑھینگے کہ دوسرے کے لئے امانت رکھی ہے۔ اس سے اللہ کے کلام کا
انکار لازم نہین آتا۔ یہانتک بات بشست کی تھی۔ **فائدہ** عرب کا مُلک جزیرہ یعنی ٹاپو کہلاتا ہی
یعنی کئی طرف سے سمندر کے بیچ مین ہے۔ عرب کے ملک کا نام شاید دیو دن کے وقت مین سندر نے رکھا

تھا۔ اور پھر یہ کہا کہ جس زمین مین اللہ اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق بشن کے ہو گی ظاہر یہ مطلب ہی کہ فرشتون کے لائق ہو گی اور شاید بشن اُس زبان مین اللہ کو بھی کہتے ہون کہ مولانا عبد الرحمن چشتی نے بشن کے معنی یہ لکھے کہ وہ جگہ اُس بڑے قادر برحق کی ہو گی مطلب یہ کہ وہان اللہ کا خاص مقام ہو گا۔ یہ صاف اشارہ مکّہ کی طرف ہے جہان اللہ کا خاص گھر کعبہ موجود ہے۔ یہ جو آپ کے باپ کا نام بتلایا اسکے معنی معلوم نہیں مگر سانک رکھیا کے معنی تو وہی معلوم ہوتے ہین جو آمنہ کے معنی ہین یعنی امن و امان والی۔ یعنی سب لوگون کو اُسپر بھروسہ ہے کہ وہ بڑی سچی ہے دغا اور فریب اُس مین نہین ہے۔ یہی معنی ہین سیانک رکھیا کے۔ یعنی اعتبار رکھنے والی۔ اور یہ جو بیان فرمایا کہ وہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ دریا کا سا علم رکھتے ہونگے۔ اسکا یہ مطلب نہین کہ ظاہر مین اُستادون سے علم پڑھا ہو گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے غیب کے عالم مین سب علم اُنپر کھولدیا ہو گا اور وہ اُسکو ظاہر نہ کرینگے سو مہادیو کے بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ کو اللہ تعالےٰ نے غیب کے عالم مین سب کتابین دکھلادین یعنی چارون بید جو دیوون کے زمانہ مین اُترے تھے وہ سب اُنہون نے غیب کے عالم مین دیکھ لئے تین بید پورے دیکھے۔ اتھربن بید کے فقط تین حصّے دیکھے۔ یعنی حضرت آدمؑ کے وقت سے حضرت عیسےٰؑ کے وقت تک جو جو کچھ پیغبرون پر اُترا اُسکا مطلب اتھربن بید کے موافق ہے وہ بھی اللہ نے دکھادیا الف لام میم تک پڑھکر چھوڑدیا یعنی قرآن شریف کو نہین دیکھا کیونکہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے۔ آپ سے پہلے کوئی اُسپر عمل نہین کرسکتا۔ سو ادب کی راہ سے اُسکو اُس عالم مین نہ پڑھا۔ یہ غیب کے بھید اللہ جنپر کھولتا ہے اُنہین کو معلوم ہوتے ہین۔ پھر مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی وہ اپنی قوم مین سردار ہو گا۔ سب بستی کے لوگ اُسکے دروازے پر آوینگے اور اُسکی تابعداری کرینگے۔ اوّل تین بیٹے اس سے پیدا ہونگے پھر جب چوتھا بیٹا پیدا ہو گا وہ پیدا کئے ہوؤن سے نہین ڈریگا۔ اور نہایت شجاعت یعنے بہادری والا اور عرفان یعنی اللہ کی پہچان والا ہو گا اور اُسکا نام مہامت ہو گا یعنی محمد صلعم

**فائدہ** یہ جو فرمایا کہ پہلے تین بیٹے اور پیدا ہونگے مجمع البحار مین مولنٰنا محمد طاہر نے لکھا ہے کہ اکثر لوگون نے یہی کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مان باپ کے اکلوتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضون نے یہ بھی کہا ہے کہ آپکے بھائی اور بھی تھے۔ اور امام ابویعلی کی سند مین ہے کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ مین پڑے توکوئی حمل مین نے ایسا نہین اُٹھایا جو آپسے زیادہ ہلکا ہوا ورنہ ایسا جو آپ سے زیادہ برکت والا ہو۔ اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپسے پہلے بھی کچھ اولاد ہوئی تھی۔ مولانا جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ مین لکھا ہے کہ کچی سند سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے ایک حدیث ہے اُس مین یہ لفظ ہے کہ "میرا ایک بھائی تھا" **مہادیو** فرماتے ہین کہ اُنکی وضع دیکھکر اُنکی ساری قوم کے لوگ حیران رہینگے۔ نئی طرح کا اُنکا احوال دیکھینگے۔ وہ پوست جو بدن کے آگے ہوتا ہے وہ اُنکین نہوگا۔ بعد چند برس کے جب ڈاڑھی اور مونچھ نکلیگی تو سوا سر اور ڈاڑھی کے اور کسی جگہ پر زیادتی بالون کی نہوگی کہ حجام کی حاجت پڑے۔ اور وہ پوجا جو اُنکی قوم کے لوگ کرینگے وہ نہ کرینگے اور اپنی قوم سے کہینگے کہ مجھکو اُس قادر وحدہ لاشریک کا یہی حکم ہے کہ اس طرح کی بے معنی پوجامت کرو اور مین سوا اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نہین کرتا ہون۔ تم میری تابعداری کرو۔ ان باتون سے اُنکی ساری قوم اُنسے جُدا ہو جاویگی۔ اب مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ بیاس نے بھی کتاب بھونک اوتر پران مین لکھا ہے کہ آئندہ زمانہ مین یعنی کل جُگ مین مہامت پیدا ہونگے اور مہامت کو جو مسلمان لوگ محمد کہینگے اُنکا نشان یہ ہے کہ اُنکے سر پر بدلی سایہ کریگی۔ اور اُنکے جسم کا سایہ نہوگا۔ اور مکھی اُنکے جسم پر نہین بیٹھیگی۔ اور وہ زمین کو لپیٹ جاوینگے۔ اور عورتون سے صحبت کرنیکی قوت اُنکو بہت ہوگی۔ اور ملک دنیا کے لئے کچھ تلاش نہین کرینگے۔ اور اُنکی سب تلاش دین کے لئے ہوگی۔ اور جو کچھ پیدا کرینگے اُسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرینگے۔ اور آپ تمام عمر کم کھاوینگے اور عرب کا بادشاہ اُنکا دشمن ہوگا۔ اور وہ اللہ کے دوست ہونگے اور وہ قادر دانا اور قدرت والا اُنکو تیس ادھیا پران بھیجیگا۔ مطلب یہ ہے کہ تیس سیپارے قرآن کے اُنپر اُترینگے۔ اور جو کوئی اُس کتاب کے موافق راہ چلیگا وہ اللہ تک پہنچیگا۔ اُس وقت مین اللہ تک پہنچنے کی دوسری راہ نہوگی۔ اس جگہ تک کلام بیاس کا تھا۔ پھر **مہادیو** فرماتے ہین اے پاربتی مہامت ساری عبادتون کو اور اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت کی راہ

اُسوقت کی ساری خلقت کو سکھلاوینگے۔ اور ایسی تلاش کرینگے کہ سارے عالم کو اپنی طرح کا کرین
آہستہ آہستہ بیشمار لوگ اُنکے دین مین آوینگے اور اُن مین سے بہت لوگ اللہ تک پہنچینگے
اور جس طرح کہ ہمارے لکھنے مین ساکھ یعنی سنہ لکھتے ہین اسی طرح کل جگ کے زمانہ کے
آخر تک سنہ محمت کے لکھینگے **فائدہ** دیکھو یہ سب پتے اور نشان ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم مین صاف موجود ہین۔ آپ ختنہ کئے ہوے پیدا ہوے تھے۔ اور سوا سر اور ڈاڑھی
کے آپ کے جسم پاک پر بہت بال نہ تھے آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی قوم کو بت پوجنے سے
روکا۔ اسپر وہ لوگ دشمن ہو گئے۔ عرب کے لوگ بتون کو اللہ کا شریک کہتے تھے اور جانتے
تھے کہ ہمارے یہ ٹھاکر خود مختار ہین۔ جو چاہین سو کرین۔ آپ اُنسے فرماتے تھے کہ کہو لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ یعنی کوئی مالک نہین سوا اللہ کے۔ وہ لوگ اس کلمہ سے منکر تھے۔ آخر کو
آہستہ آہستہ وہ لوگ آپکے دین مین آئے۔ جنہون نے نہ مانا وہ قتل ہوے۔ دیکھو ہماری
حدیث کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب آپ اپنی دائی حلیمہ کے ہان رہتے تھے۔ ایک بار دھوپ
مین تشریف لے گئے۔ ایک بدلی آپکے ساتھ رہی اور آپ پر سایہ کرتی رہی جب آپ بارہ برس
کے تھے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے اُنھون نے آپ کو
اونٹون کے چرانے کے لئے بھیجا۔ جب آپ تشریف لائے تو ابر آپکے اوپر سایہ کئے ہوے
تھا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپکا سایہ نہین پڑتا تھا۔ اور مکھی آپ پر نہین بیٹھتی تھی۔ اور زمین کو یون
لپیٹ لیا کہ معراج کی رات مین مکہ سے براق پر سوار ہوکر تھوڑی دیر مین بیت المقدس کی
مسجد مین پہنچے جو مکہ سے مہینہ بھر کے راستہ پر ہے۔ اور آپکے رفیقون کا بیان ہے کہ راستہ
چلنے مین آپ سب سے زیادہ جلد پہنچ جاتے تھے گویا زمین آپکے لئے لپٹی جاتی تھی۔ ہم لوگ
بہت محنت سے چلتے تھے اور آپ بے محنت چلے جاتے تھے اور پھر بہت جلد پہنچ جاتے تھے
اور آپکی بہت سی بی بیان تھین۔ آپکے رفیقون نے فرمایا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ آپکو اللہ
نے تیس ۳۰ مردون کے برابر قوت دی ہے۔ آپ کی سخاوت کا حال اور کم کھانے کا حال حدیثون
مین بہت کچھ لکھا ہے۔ اللہ نے آپ پر قرآن اُتارا ہے۔ ہندوؤن کو لازم ہے کہ بیاس جی کے
اس قول کے موافق قرآن پر ایمان لاوین اور اسی راہ پر چلین۔ بیاس جی صاف فرماتے ہین کہ

اُسوقت مین اللہ تک پہنچنے کی کوئی راہ نہوگی۔ مہادیو نے بھی صاف فرمادیا کہ مہامت اگلی سب شریعتون کو موقوف کرکے اپنی شریعت سارے جہان کو سکھلادینگے۔ اس مقام مین اُن پنڈتون کا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے واسطے ہین ہمارے واسطے نہین ہین۔ اُن پنڈتون کو لازم ہے کہ ہٹ دھرمی سے توبہ کرین اور مہادیو کے خبر دینے کے موافق محمدی شریعت کے تابع ہوجاوین۔ اگر اب اپنی اگلی شریعت پر چلینگے ہرگز اللہ سے نہ ملینگے اور دوزخ سے کبھی نہین چھوٹینگے بشست جی بھی صاف خبر دیتے ہین کہ جب برہما نے چارون بید ست جگ کے اچھے لوگون کو سکھلائے اُسوقت یہ بھی کہدیا کہ ست جگ مین سام بید پر عمل کیجیو۔ اور ترتیا مین رکھ بید پر اور دواپر مین ججر بید پر اور کل جگ مین اتھربن بید کی چارون قسمون پر اپنے اپنے وقت پر عمل ہوگا۔ اتھربن بید کی چوتھی قسم پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرینگے۔ سو اتھربن بید کی باتین قرآن کے موافق ہین۔ اس بید کا ذکر آگے آویگا۔ اگر اللہ چاہیگا۔ اب ہندوؤن کو چاہیئے کہ اپنی نجات کی جلد فکر کرین۔ اور اگر شیطان جو حضرت آدمؑ کی اولاد کا دشمن ہے اور اُسکی فوج و لشکر کے لوگ جو جگہ جگہ آدمیون کے دلون مین فساد کی باتین ڈالنے کو موجود ہین اگر وہ ہندوون کے دلون مین یہ خیال ڈالین کہ مولانا عبد الرحمٰن چشتی نے یہ سب باتین اپنے جی سے جوڑکر لکھدی ہین تو اس شبہہ کا دفع کرنا بہت آسان ہے۔ کتابون کو تلاش کرو۔ پنڈتون سے پوچھو۔ ابھی اللہ چاہے تو سارا حال کھلجائیگا اور اگر پنڈت لوگ ان کتابون کو چھپاوین تو اُنکو ایمان کا چور سمجھو اور اگر شیطان دل مین یہ خیال ڈالے کہ اپنی برادری سے ڈرو۔ اُنکے خلاف کروگے تو حقت جائیگی۔ برادری سے باہر ہوجاؤگے۔ اس خیال کا یہ جواب دیوین کہ دنیا چند روز ہے۔ مرنے کے بعد جب ہمارا اللہ ہمکو دوزخ مین جلا دیگا برادری والے کچھ بچا نہین سکینگے وہ تو خود ہمارے ساتھ پڑے جلتے ہونگے۔ ایسون کا ڈر ماننا اور اپنے اصل مالک سے نہ ڈرنا بڑی بیوقوفی ہے۔ اگر شیطان یہ خیال ڈالے کہ اپنے باپ دادا کی راہ مت چھوڑو اپنے باپ دادا کی بات کی جہانتک ہوسکے بچ کئے جاؤ تو شیطان کو صاف جواب دیوین کہ تو ہمارا اپنا دشمن ہے باپ دادا اگر جاہل تھے یہ کتابین اُنہون نے نہین دیکھی تھین یا جان بوجھکر اُنہون نے حق بات کو چھپایا تھا اور جان بوجھکر

دوزخ کو قبول کیا تھا تو اُن بے نصیبون کے ساتھ ہمکو آگ مین جلنا منظور نہین یا اللہ تو ہی
ایمان دینے والا ہے۔ اگر تو ایمان دے تو کوئی روکنے والا نہین۔ یا اللہ اپنے بندون کو
ایمان دے۔ آمین۔ مہادیو نے یہ بھی بتلا دیا کہ جسطرح ہمارے یہان ساکھ یعنی برس
لکھے جاتے ہین کہ اُس معاملہ کو اتنے برس گذرے اس باعث سے ہر کاغذ اور کتاب کا حال
معلوم ہو جاتا ہے کہ اسکو لکھے ہوئے کتنے برس گذرے ایسطرح کل جُگ کے آخر تک کتابون مین مہامت
کے سن یعنی برس لکھے جاوینگے۔ سو ایسا ہی ظہور مین آیا۔ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
اصحابون کے وقت سے آج تک جو کاغذ لکھا جاتا ہے اُسمین لکھدیتے ہین کہ حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اُسوقت سے آج تلک اتنے
برس گذرے۔ جیسے مولانا عبد الرحمن چشتی نے اس کتاب مین لکھا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کی ہجرت سے آج تک ایک ہزار اکتالیس برس گذرے۔ اس لکھنے سے ہمکو معلوم
ہو گیا کہ اِس کتاب کو لکھے ہوے دو سو انچاس برس ہوے۔ کیونکہ اب ہمارے پیغمبر حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بارسو نوّے برس گذرے ہین۔ مولانا عبد الرحمن چشتی گیارھوین
صدی مین تھے۔ اب تیرھوین صدی اخیر ہوتی ہے۔ مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی مہامت
کی بی بی سے جو بیٹا پیدا ہوگا اُس بڑے قادر کے حکم سے وہ گندھرپ یعنی فرشتہ جسکا نام
وکدود ہے اُنکی جانون کو نکالکر آسمان پر لیجائیگا جم کا یعنی روح کے نکالنے والے فرشتے
کا ہاتھ اُن لڑکون کی جان پاک پر نہین پہنچیگا۔ بعد اُسکے وہ قادر جسکی طرح کا کوئی نہین وہ مہامت
کو ایک بیٹی دیگا جو ہزار بیٹیون سے بہتر ہوگی اور وہ بہت خوبصورت اور بے مثال ہوگی۔
اور اللہ کی بندگی مین نہایت درست ہوگی۔ کبھی اُسکی زبان سے جھوٹ نہ نکلیگا۔ اور سب
چھوٹے بڑے گناہ سے وہ محفوظ ہوگی اور باپ کے وسیلے سے اللہ کی نزدیکی ہو جائیگی وہ بڑا قادر
مہامت کی اُس بیٹی کو دو بیٹے نیک بخت عنایت فرمادیگا۔ دونون حُسن اور جمال والے اور
دونون اللہ کے پیارے ہونگے اور بہت زور والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور ہمت
والے اور شجاعت یعنی بہادری والے۔ اور سب نیک کامون مین بیمثال ہونگے۔ اور وہ قادر کہ
اُسکی طرح کا کوئی نہین ہے وہ اُنکے بعد اور کوئی بشر اُس طرح کا کھلے اور چھپے کمالون والا

پیدا نہین کریگا اور وہی مہامت کے بیٹے اُنکے جانشین ہونگے اور اُنسے بہت اولاد ہوگی۔ اور دونون بڑ
اپنی سچی دلیلون سے لوگون کو مہامت کے دین مین لاوینگے۔ اور مہامت کے دین کو روشن کرینگے۔
اور مہامت اپنی ساری قوم سے بلکہ اپنی بیٹی سے بھی اُنکو زیادہ چاہینگے۔ اور یہ دونون بیٹے مہامت
کے دین مین کامل ہونگے۔ اور کوئی کام اپنے جی کی خوشی کے واسطے نہ کرینگے۔ اور سب قول اور فعل
اُس بڑے قادر کی مرضی کے موافق ہونگے۔ اور ہمیشہ اللہ کے کام کے واسطے تلاش
کرینگے۔ اے پاربتی مہامت کے مرنے کے بعد چند سال گذرینگے۔ کہ
مہامت کے اُن دونون نواسون کو بعضے شریر لوگ ناحق ظلم کرکے دنیا کی خاطر سے اُنکو مار ڈالینگے
اور ساری زمین اُنکے مار ڈالنے سے بے سر ہو جاویگی۔ اور اُنکے مار ڈالنے والے پلید ہونگے یعنی
بیدین ہو جاینگے دین اور دنیا سے مردود ہو جاوینگے اور اُنکے دل مین مہامت کی محبت نرہیگی
اور عاقبت مین کسی طرح خلاصی نرک سے یعنی دوزخ سے نہین پاوینگے۔ ظاہر مین مہامت
کے دین مین رہینگے اور کہلاوینگے۔ اور آہستہ آہستہ اور لوگ بھی اُنکی ہمراہی قبول کرینگے اور
مہامت اور مہامت کے فرزندون کے چال چلن کے برخلاف بہت سے کام ضد سے اختیار کرینگے
تھوڑے سے آدمی مہامت کے فرزندون کی راہ پر رہینگے۔ اکثر خلقتون کے لوگ اُنہین قتل کرینگے
لوگون کے موافق بہت کام کرینگے اور ظاہر مین مہامت کے دوستدار کہلاوینگے اور کل جگ
کے زمانہ کے اخیر مین وہ ظاہرداری کے لوگ بہت ہونگے۔ اور سارے جہان مین فساد برپا
کرینگے۔ اے پاربتی وہ بڑا قادر ایک کامل مرد کو مہامت کے دین کی مدد کے واسطے بھیجیگا وہ
ساری زمین کو اپنی حکومت کے نیچے لاکر اکثر ظاہرداری والون کو قتل کر ڈالیگا بعد اسکے وہ لوگ
پشیمان ہوکر سیدھی راہ پر آوینگے اور جو چال چلن مہامت کا اور مہامت کے فرزندون کا
تھا۔ اُسکا نئے سرے سے رواج ہوگا۔ پورب سے پچھم تک کوئی بندہ مہامت کے فرزندون کے
برخلاف راہ نہین چلیگا۔ ہرچند اُسوقت مین وہ مرد کامل تلاش کریگا کسی جگہ پر ہندو یا ظاہرداری
والا شخص نظر نہ آویگا۔ ساری خلقت مہامت کے دین مین آویگی۔ اور کل جگ کے زمانہ کے اخیر
مین اُنکے دین کا پورا رواج ہوگا اور وہ شریعت جسکا اُس قادر بے مثال نے اتھربن بید مین یعنی
چوتھی کتاب مین حکم کیا ہے مہامت کے تابعدار لوگ اُسپر عمل کرینگے اور مہامت کا دین کمال

کو پہنچیگا۔ **فائدہ** جیسا مہادیو نے خبردی ویساہی ظہور مین آیا۔ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی بی بی حضرت خدیجہ سے کئی صاحبزادے پیدا ہوے۔ چھوٹے سے انتقال کر گئے۔ مہادیو
کے خبر دینے سے معلوم ہوا کہ اُنکی روح پاک کے نکالنے کے لیئے اللہ تعالےٰ نے جناب ملک الموت
علیہ السلام کے سوا کسی اور فرشتے کو بھیجا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کو ایک بیٹی عنایت کی جسکا نام فاطمہؓ ہے جنکے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مریم کے سوا جنت کی جتنی عورتین ہین فاطمہؓ اُن سب کی سردار ہین۔ اُنکی تعریفین بہت حدیثون
مین آپنے فرمائی ہین جناب فاطمہؓ کا نکاح اللہ کے حکم سے حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا جو حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو اللہ نے
دو صاحبزادے عنایت فرمائے۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ۔ ان دونون کے حق مین جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؑ اور حسینؑ سردار ہین جنت کے جوانون کے۔ اور بھی
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کی بڑی بڑی تعریفین فرمائی ہین۔ جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے نہایت محبت
رکھتے تھے۔ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا سے اُٹھالیا امام حسنؑ کو اُنکی
بی بی نابکار نے زہر دیکر شہید کیا۔ امام حسینؑ کو یزید پلید بادشاہ ظالم نے فوجین بھیجکر کربلا کے
میدان مین شہید کیا۔ اُن شہید کرنیوالون کو مہادیو صاحب نے ملیچھ کہا ہے۔ اب ہندو لوگ
ضد کے مارے سب مسلمانون کو ملیچھ کہتے ہین یزید والون کے بعد پھر بہت لوگ اس طرح کے
ہوے جو دنیا کی طمع سے اور ظالم حاکمون کی خاطر سے ایمان کھوتے ہین۔ جیسا مہادیو نے
خبردی ہے۔ اب اخیر زمانہ ہے۔ تیرھوین صدی اخیر ہے۔ اب اس طرح کے لوگ بہت ہین۔
ظاہر کے مسلمان دل کے بے ایمان۔ اب اللہ تعالےٰ تھوڑی مدت کے بعد جناب امام
مہدی علیہ السلام کو محمدی دین کی مدد کے لئے بھیجیگا۔ حضرت امام مہدی سید ہونگے جناب
فاطمہؓ کی اولاد مین پیدا ہونگے۔ مکہ اور مدینہ سے اُنکا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپکو سب مسلمانونکا
بادشاہ کریگا۔ آپ نصارےٰ سے جہاد کرینگے۔ بڑی بڑی لڑائیان ہونگی۔ آخر نصارےٰ شکست
کھاوینگے۔ یکایک پورب کے ملک مین دجال نکلیگا۔ دجال ایک کافر آدمی ہوگا۔ فوجین یہودن

اور شیطانون کی اُسکے ساتھ ہونگی۔ بیوقوفون سے کہیگا کہ مین اللہ ہون۔ تمہارے لئے کھانا پینا
لایا ہون۔ گنوار سے کہیگا کہ مین تیرے مان باپ کو جِلائے دیتا ہون۔ دو شیطان اُس گنوار
کے مان باپ کی صورت بنکے اُسکے سامنے آوینگے اور کہینگے بیٹا یہ تیرا خدا ہے۔ اسی طرح
کے شیطانی کرشمے دکھا کر بہت لوگون کو گمراہ کریگا۔ مکہ اور مدینہ کے سوا سب شہرون مین پھر کر
شام کے ملک مین پہنچیگا۔ حضرت عیسےٰؑ پیغمبر جنکو اللہ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا ہے اُنکو اللہ
آسمان سے بھیجیگا۔ حضرت عیسےٰؑ اُترکر دجال کو قتل کرینگے۔ ہم محمدی لوگ حضرت عیسےٰؑ کے
ساتھ ہوکر یہودی فردون کو قتل کرینگے۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا سے اُٹھ جاوینگے
حضرت عیسےٰؑ چالیس برس دنیا مین بادشاہت کرینگے۔ محمدی شریعت کو سارے جہان مین
پھیلاوینگے۔ کوئی کافر دنیا مین باقی نہین رہیگا۔ سب محمدی ہوجاوینگے۔ سبھون کے دل صاف
ہوجاوینگے۔ کینہ اور بیر دلون سے بالکل نکل جاویگا۔ اس مقام مین مہادیو نے مرد کامل حضرت
عیسےٰؑ کو فرمایا ہے کیونکہ آگے فرماتے ہین کہ جب وہ مرد کامل چھپ جاویگا تو دنیا مین فساد پھیلیگا
اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اُٹھ جانیکے بعد حضرت عیسےٰؑ موجود ہونگے۔ فساد ہرگز
نہین پھیلیگا۔ بلکہ حضرت عیسےٰؑ فساد اور کفر اور شرک کو مٹا کر محمدی دین سارے جہان مین پھیلاوینگے
مہادیو فرماتے ہین کہ جو شریعت اللہ تعالےٰ نے اتھربن بید مین فرمائی ہے محمدی لوگ
اُسپر عمل کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ اتھربن بید مین پہلے سے اللہ نے بتا رکھا ہے کہ محمدی شریعت
اس طرح کی ہوگی۔ اسمین یہ یہ حکم ہونگے۔ اُس وعدہ کے موافق قرآن اور حدیث مین وہ حکم
بھیجے ہین۔ یعنے قرآن اور حدیث پر محمدی لوگ اُس زمانہ مین عمل کرینگے۔ اتھربن بید کا حال
آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا۔ مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی جس چیز نے کمال پکڑا اُسکو
زوال نزدیک ہے بعد اُسکے وہ مرد کامل پردے مین ہوجائیگا اور جہان کا رنگ بدل جائیگا
ہر جگہ فساد اور خلل ہوگا۔ کوئی شخص اپنی مان اور بیٹی کو نہین پہچانیگا۔ آدمی جانورون کی طرح پر
مان اور بیٹی سے صحبت کرینگے اور کوئی کسی کو نہین پہچانیگا۔ تمیز درمیان مین سے اُٹھ جاویگی
اور جانورون کی طرح اوقات بسر کرینگے۔ اُسوقت زمین فریاد کریگی کہ یا اللہ ان آدمیون کے
گناہون کی کثرت سے ہلاک ہوتی ہون مجھکو نجات دے۔ اے پاربتی اُسوقت وہ بڑا قادر

زمین کی دعا قبول کریگا اور مقام سنبھل جو برہمن مین قہاری کی صفت کے ساتھ کلنکی شکل
ظاہر کریگا۔ اُسوقت آسمان اور زمین ہلنے لگینگے اور زور کی ہوائین چلنے لگینگی اور زمین کی
خلقتون پر قیامت قائم ہوجاویگی اور جتنی چیزین زمین کے اوپر موجود ہین سب فنا ہوجاوینگی
اور جہان اندھیر ہوجائیگا اور چند مدت ویران اور خراب رہیگا۔ اُسوقت وہ قادر دانا آدم
کو اُنکی تمام اولاد سمیت زندہ کریگا۔ جب سب زندہ ہووینگے اُسوقت وہ بڑا قادر مہامت
کی بیٹی سے فرمائیگا کہ تو اپنے بیٹون کے واسطے نالش کرتی تھی۔ اب تیرے دونون بیٹے موجود
ہین اُنکو لے اور سرگ مین یعنی بہشت مین جا۔ وہ اپنے دونون بیٹون سے ملاقات کرکے
کھڑی رہیگی۔ پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ مانگ کیا مانگتی ہے تب مہامت کی بیٹی اپنے بیٹون کے
ساتھ دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائیگی کہ یا اللہ جس کسی نے مہامت کا کلمہ پڑھا ہے اُن لوگون
کو نجات دے۔ وہ قادر کریم بیمثال مہربان ہوکر فرماویگا کہ تم جون کو یعنی سب مسلمانون کو
مین نے بخشا۔ مہامت کی بیٹی اپنے بیٹون سمیت سجدہ کرکے سب مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکر
سرگ مین یعنی بہشت مین جاویگی۔ اُسکا دورہ اخیر ہوگا اور زمانہ کل جُگ کا تمام ہوگا۔ یہ تین
باتین مہادیوجی کی جو اُنہون نے پاربتی سے فرمائی تھین۔ **فائدہ** جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو خبرین دی ہین اُسکا خلاصہ بھی یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ انتقال فرماوینگے۔ محمدی لوگ آپکے
جنازہ پر نماز پڑھکر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پاک کے پاس دفن کردینگے۔ پھر ایک
وقت ایسا آویگا کہ قرآن دنیا سے اُٹھ جائیگا۔ آخر کوئی شخص ساری زمین مین ایسا نہ رہیگا
جو اللہ اللہ کہے۔ آدمی گدھون کی طرح جماع کرینگے یعنی کچھ تمیز نہ رہیگی۔ یکایک اللہ تعالےٰ
صور کے فرشتے کو حکم کریگا وہ صور پھونکیگا۔ اُسکی آواز سے قرآن مجید مین اللہ خبر دیتا ہے کہ
زمین ہلا یجائیگی۔ قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے۔ سورہ طور مین فرماتا ہے کہ آسمان ہلنے لگیگا
جا بجا فرماتا ہے کہ پہاڑ ریت کی طرح ہوجاوینگے اور اُڑ جاوینگے۔ زمین کا ایک صاف میدان
ہوجائیگا۔ پھر دوسری بار جب صور پھونکا جاویگا اگلے پچھلے آدمی اور جن اور جانور سب کو
اللہ زندہ کردیگا۔ سب سے حساب لیگا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے بار با
گنہگار مسلمانون کی سفارش کرینگے۔ جن لوگون نے بڑے بڑے گناہ کئے ہین مگر اللہ کو اکیلا

جانتے رہے اور اُسکے سب فرشتون اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کو مانتے رہے اونکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے حکم سے دوزخ سے نکالینگے اور بہشت مین داخل کرینگے۔ سفارش کا حکم سب سے پہلے آپ کو ہوگا۔ پھر اور پیغمبرون کو اور فرشتون کو اور اچھے بندون کو اللہ تعالے شفاعت کا اذن دیگا۔ گنہگارون کی سب شفاعت کرینگے۔ اس جگہ پر مہادیو نے فقط جناب فاطمہ کی سفارش کا ذکر کیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو ظاہر ہے کہ آپ سب کے سردار ہین جنکو رتبہ ملا آپ ہی کے طفیل مین ملا۔ یہ فقرہ جو لکھا ہے کہ مقام سنبھل برہمن مین اسکا مطلب اچھی طرح نہین کھلتا مگر دوسرے رسالہ مین ثابت کیا ہے کہ شنبھل نگری عرب کے ملک کو کہتے تھے اور برہمن اچھے درویشون کو کہتے تھے تو کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ عرب کے ملک مین برہمن یعنی اچھے اللہ والون کے مقام مین اللہ تعالیٰ قہر کی صفت کو ظاہر کریگا۔ کلنکی شکل کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلکی اوتار اُنکی کتابون مین جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہے یعنے کلنک کے دور کرنیوالے۔ سو مطلب یہ ہے کہ محمدی شکل کے مشابہ اللہ تعالے ایک شکل ملک عرب مین ظاہر کریگا۔ کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ صور پھونکنے والے فرشتہ کو اللہ تعالے بیت المقدس مین ظاہر کریگا۔ بیت المقدس مسجد ملک شام مین ہے۔ جو عرب کی طرف ہے۔ اب باقی رہی یہ بات کہ کل جگ کا زمانہ جو چار لاکھ برس کا لکھا ہے اسکا کیا مطلب ہے۔ ایک مطلب تو یہ ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ وہ زمانہ اُسوقت تمام ہوگا جب گنہگار مسلمان دوزخ سے نکالے جاوینگے اور بہشت مین داخل ہونگے یہ شاید اُسوقت تک اتنا زمانہ گذر جاوے۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ شاید جنون کا زمانہ بہت گذر جاتا ہو اور ہمارا زمانہ اُتنی مدت مین تھوڑا گذرے" سو جیسا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین لکھتے ہین کہ جنون کا زمانہ لطیف ہے۔ ہم آدمیون کے زمانہ مین جو لنبا ہے وہ اُس زمانہ مین چھوٹا ہے۔ جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرتا ہے ایک دن مین اتنا کام کرتا ہے جتنا ہمارے زمانہ کے مہینے مین یا برس مین نہ کرسکے جیسا کہ تو نے سُنا ہے کہ جن بہت جلد کام کرتے ہین اور جنون کے لڑکے ایک دن مین اتنا بڑھجاتے ہین کہ آدمیون کے لڑکے دس برس مین اُتنا نہین بڑھتے۔ اسکا باعث یہی ہے کہ اُنکا بڑھنا اُس زمانہ مین ہے کہ جو اُسکا تھوڑا ہے وہ بہت ہو اور

جو اُسکا چھوٹا ہے وہ لمبا ہے۔ اور اُس زمانہ مین بھی گذرا ہوا زمانہ اور بالفعل کا موجود زمانہ اور
آنیوالا زمانہ ہوتا ہے اور اُنکے کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیون کا اگلا برس اور
اَبْ کا برس ہے۔ اور یہ بات اٹکل کے طور پر ہے نہ حد باندھنے کی راہ سے اور اسپر کوئی دلیل ہم
نہین لا سکتے۔ مگر جن لوگون کے دل کی آنکھین کھلی ہین اُنکو اسمین کچھ شک نہین ہے۔ تمام ہوا کلام
فصل الخطاب کا۔ یہ جو فرمایا کہ ہمارے زمانہ مین جو لمبا ہے وہ اُس زمانہ مین چھوٹا ہے۔ یعنی ہم
اُسکو لمبا سمجھین اس راہ سے کہ اُس مین بڑے بڑے کام ہوے اگرچہ وہ زمانہ ظاہر مین چھوٹا
ہے۔ مگر کام کی راہ سے بڑا ہے۔ فرمایا کہ جو کام وہ لوگ تھوڑی دیر مین کرتے ہین ہم بہت مدت
مین نہین کر سکتے۔ تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیئے کہ جو ہمارے زمانہ مین تھوڑا سا زمانہ ہے
وہ جنون کے ہان بہت بڑا زمانہ ہے۔ جب اُنکے لڑکے ایک دن مین اتنا بڑھ جاتے ہین کہ
آدمیون کے لڑکے دس برس مین اُتنا نہ بڑھین تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیئے کہ ہمارے
ہان ایک دن گذرتا ہے جنون کے ہان دس برس گذر جاتے ہین۔ اُنکا بڑھنا اُس زمانہ مین
ہے کہ جو اُسکا تھوڑا ہے وہ بہت ہے اس راہ سے یون فرمایا کہ اُس زمانہ کا جو چھوٹا ہے
وہ لمبا ہے۔ یہ جو پہلے لکھا ہے کہ جو ہمارے یہان لمبا ہے وہ وہان چھوٹا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ اس بات کا یہ مطلب ہے کہ جو کام ہمارے یہان بہت لمبا ہے یعنی بڑی دیر مین ہوتا ہے
وہ کام جنون کے زمانہ مین بہت چھوٹا ہے یعنی بہت آسان کام ہے اور یہ جو لکھا ہے کہ اُنکے
کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیون کا اگلا برس اور اَبْ کا برس ہے اسکا بھی
یہی مطلب ہے کہ جو کام وہ دو دن مین کرتے ہین وہ کام آدمیون سے دو برس مین نہو سکے۔
تو اُنکے دو دن اس راہ سے دو برس ہین۔ واللہ اعلم۔ پھر لکھا ہے کہ فرشتون کا زمانہ جنون
کے زمانہ سے زیادہ لطیف ہے۔ وہان ہزار سال ایک دم ہے جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرے
ہزار سال کا کام ایک دن مین کرتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ انسان کی روح جب قوی ہوتی ہے
اور شریعت کی خوب طرح تابع ہوتی ہے اپنے تئین لطیف زمانہ مین لیجاتی ہے اور ایک
دن مین اتنا کام کرتی ہے کہ دوسرا سال بھر مین نہ کر سکے۔ اور قصہ خضر علیہ السلام کا
نوادر الاصول مین موجود ہے۔ اور اگر روح کی قوت کامل ہو جاتی ہے روحانیون کے زمانہ

مین چلی جاتی ہے اور ایک ساعت مین لاکھ برس کا کام کرتی ہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج اُسی مقام مین تھا۔ پھر لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ حضرت جنید کے ایک مُرید دریاے دجلہ کے کنارہ پر گئے کہ غسل کرین۔ کپڑے اُتارے اور غوطہ لگایا۔ دم بھر مین ہندوستان مین پہنچے۔ وہان نکاح کیا لڑکے پیدا ہوے۔ برسون وہان رہے پھر دوبارہ اپنے تئین پانی مین دریاے دجلہ مین دیکھا او کپڑے جس جگہ رکھے تھے وہین رکھے ہوے پاے اور پہنے اور خانقاہ مین آئے اور لوگون کو دیکھا کہ اُسی طرح نماز کا وضو کر رہے تھے۔ اسی طرح کی ایک بات وہ ہے جو مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین لکھی ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین عمرؒ کے سامنے سورج نکلتے وقت ایک درویش آئے آپ اللہ کی یاد مین سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے۔ آپنے سر اُٹھایا اور فرمایا بھلا ہو سکتا ہے کہ صبح کی نماز کے وقت سے اسوقت تک کسی نے پچاس ہزار برس اللہ تعالےٰ کی بندگی کی ہو۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت اللہ تعالےٰ نے آنکے واسطے زمانہ کو پھیلا کے پچاس ہزار برس کر دیا تھا۔ اُنھون نے اُسمین اللہ کی بندگی کی۔ مولانا عبد الرحمٰن چشتی مرآۃ الاسرار مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمنے غیب کے عالم مین دیکھا ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ ہزار برس ہمنے دریا مین سیر کی ہے اور ہم رات اور دن کو گنتے تھے یہان تک کہ ہزار سال تمام ہوے۔ جب ہم غیب سے پھر آئے تو اُتنا ہی زمانہ گذرا تھا جو صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہوتا ہے۔ غیب کے عالم مین ایسی باتین بہت ہوتی ہین۔ یہی سبب ہے کہ بعضے لوگ جنکو تحقیق کی آنکھ نہ تھی وہ یون سمجھے کہ ہماری روح اس سے پہلے دوسرے بدن مین تھی اور ہزار برس کی عمر ہوئی تھی یا جو کچھ اُسنے دیکھا تھا اُسے جانا کہ دوسرے بدن مین تھا۔ مولانا عبد الرحمٰن چشتی لکھتے ہین کہ شوت اور سونگ نے بشست سے پوچھا کہ جو کچھ مہادیو نے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان مین فرمایا تھا اور تمکو معلوم تھا پھر آدم علیہ السلام کی اور آنکے فرزندون کی پیدائش بھی تمہارے سامنے ہوئی۔ جس طرح مہادیو نے فرمایا تھا اُسی طرح پیدا ہوے یا فرق ہوا۔ بشست نے جواب دیا کہ ابتک تمکو پوری پہچان نہین ہوئی کیونکہ تم اسی لوگ یعنی اسی عالم مین تھے اور مین بھی تھا اور

وہ لوگ ہمارے اور تمہارے سامنے پیدا ہوے تمنے کونسا فرق دیکھا جو دوبارہ پوچھتے ہو۔ اور
مہادیو کی بات مین شک لاتے ہو۔ اے عزیزو مہادیو نے اپنی طرف سے نہین کہا تھا جو کچھ سرگ
پر یعنی آسمان پر لکھا ہوا دیکھا تھا وہ نقل کیا تھا۔ فرق کس طرح ہوتا۔ لیکن جب تمکو اور طرح کی
باتین سننے کا شوق ہے تو مین اور بھی کئی باتین کہتا ہون۔ ہوشیاری سے میری طرف کان
رکھو۔ جب آدم کو اُس بڑے قادر نے پیدا کیا اور کپڑے بہشت کے اُنکو پہنائے تمام خلقت نے
جنون کو اور فرشتون نے اُنکو اللہ کے حکم سے سجدہ کیا۔ جیسا مہادیو نے فرمایا تھا اور تمام خلقت
آس پاس آدم کے کھڑی تھی کہ غیب کے عالم سے آواز پہنچی کہ مین نے ساری زمین آدم کو دی تمکو
زمین پر کچھ دخل نہیین رہا۔ تم پہاڑون مین اور جنگلون مین اور میدانون مین اور دریاؤن اور
ٹاپوؤن کے بیچ مین جا کر جگہ پکڑو۔ اور تمہاری جگہ اُسی جگہ ہے۔ یہ سُنکر بعضے دیوتا آسمان پر
چلے گئے۔ اور مہادیو پاربتی کو ساتھ لیکر کیلاس پہاڑ کی طرف چلے گئے۔ چنانچہ اب تک کیلاس پہاڑ
پر مشغول ہین پاربتی کے ساتھ عیش کر رہے ہین۔ اور اکثر رکھیسر اور سمجھدار لوگ زمین کو چھوڑ کر
پہاڑون مین چلے گئے۔ جسقدر اولاد آدم علیہ السلام کی زیادہ ہوئی قوم جنات کو برطرف کر کے
خود آباد ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام کے فرزندون نے بہت بیباکی شروع کی جنون کے بادشاہون
نے اپنی قوم سے کہا کہ اُنکو اپنے ملک مین دخل نہ دین۔ جنون کی قوم نے غلبہ کر کے اُنکو عاجز کر لیا
اُسوقت بعضے فرزند آدم علیہ السلام کے جنکو اللہ تعالے کی ذاتِ پاک سے بہت نزدیکی حاصل
تھی اُنہون نے جنون کے ظلم سے نالش مین زبان کھولی۔ اور اُس قادر بیمثال نے اُنکی دعا
قبول کر کے نارد کو حکم کیا کہ زمین کے اوپر جا اور جنون وغیرہ سے کہدے کہ ہمنے زمین آدم کے
بیٹون کو دی اور وہ شریعت جو تینون بیدون مین ہمنے تمکو بتلائی تھی اُسکو موقوف کیا۔ اب وہ
عبادت اور وہ اللہ کی راہ پر چلنا تمہارا زمین کے اوپر کچھ فائدہ نہ دیگا۔ کسلئے اپنے اوقات تضییع
کرتے ہو۔ زمین اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ہمنے اُنکو دئے اور اُنکے واسطے ہمنے دوسری
شریعت بھیجی۔ تمہاری شریعت مین گاے کی پوجا کرنا یعنی تعظیم کرنا اللہ کی تابعداری تھی۔ ہم نے
اُنکو حکم کیا کہ گاے کو مارین اور کھاوین۔ گاے کا مارنا دیکھنے سے تمہارے بدن پر لرزہ پڑیگا
تمہارے دونون جہان کی بہتری اسی مین ہے کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو پہاڑون مین جاؤ یا اُس

بدن کو چھوڑو اور آسمان پر آکر اروا حون کے عالم مین رہو۔ اب تم زمین کی طمع اپنے دل سے باہر کرو
ست جگ اور تریتا اور دواپر تین زمانون تک تمہارا عمل تھا۔ اب زمانہ کل جگ کا آیا ہے۔ تمہارا
رہنا زمین کے اوپر باعث خرابی اور ہلاکی کا ہے۔ نارد نے عرض کیا کہ حکم کے موافق مین زمین
کے اوپر جاتا ہون اور اُس قوم کو پیغام پہنچاتا ہون۔ لیکن وہ ملک گناہ کی جگہ ہے مین گناہ مین
گرفتار نہو جاؤن۔ اُسوقت اُس بڑے قادر برحق نے حکم کیا کہ تو خاطر جمع رکھ جسطرح نیلوفر کا
پھول پانی کے بیچ مین رہتا ہے اور پانی اُسکا کچھ نقصان نہین کرتا ہے اور اُس مین اثر
نہین کرسکتا ہے۔ اُسی طرح مین تجھکو اُس ملک مین بچائے رکھونگا۔ کچھ اثر اُس عالم کا تجھکو
نہین ہو ویگا۔ تب نارد نے زمین پر اُتر کر دیوتا اور جن وغیرہ کو جو کامل اُس قوم کے تھے اللہ کا
پیغام پہنچایا اور فرمایا کہ اگر خودی اور غرور سے سارے جہان کے مالک کا حکم نہ مانوگے تمہاری
ہلاکی کا باعث ہوگا۔ تمہاری بہتری اسی مین ہے کہ اس ملک سے باہر جاؤ نہین تو ایک شخص
جسکا نام کشن ہے اُسکو پروردگار اپنی خاص صفتون سے آراستہ کرکر زمین کے اوپر تمہاری قوم
مین پیدا کریگا تاکہ تمکو ہلاک کرے۔ اور تمہارا نام زمین پر نہ چھوڑے۔ پھر بیس برس کی مدت
تک نارد ہر ہر ملک مین یہ نصیحت پکارتا رہا۔ اس کلام کے سُننے سے سب دیوتا جو باقی رہے تھے
زمین کو چھوڑ کر یہان آئے کہ آپ جس جگہ فرمایئے ہم وہان ٹھہرین اور اللہ کی بندگی مین مشغول
ہون۔ اُسوقت مہادیو نے فرمایا کہ کیلاس پہاڑ کی ایک شاخ پر مین رہونگا اور دو شاخین خالی
ہین وہان تم جاکر عبادت کرو۔ پھر سب دیوتون نے اُس پہاڑ کی دو شاخون پر جگہ پکڑی اللہ
کی قدرت سے وہی جگہ اُنکو آب حیات کے برابر ہو گئی۔ یہان تک کلام بشست کا تھا۔ فائدہ
اس بیان سے اُس بات کا مطلب خوب کُھل گیا جو اوپر ہو چکی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے
تیسرے صاحبزادے نے ہندؤون کی شریعت کو منسوخ کردیا اور جو فعل اُس شریعت مین
دیوون کے حق مین بُرے تھے کیونکہ اللہ نے اُن فعلون کو منع کیا تھا جیسے گاے کا ذبح کرنا
وہی فعل اللہ نے حضرت آدم کی اولاد کو بتلائے اور فعل آدمیون کے حق مین اچھے ہو گئے۔
لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ شریعت جنون کے حق مین اُسوقت تک منسوخ نہین ہوئی تھی کیونکہ
یہ حکم نہین ہوا کہ تم بھی گاے کو ذبح کرو اور کھاؤ بلکہ حکم ہوا کہ ان لوگون کو جنے گاے کے

ذبح کرنے اور کھانے کا حکم کیا ہے۔ تم سے یہ دیکھا نہ جائیگا۔ تم پہاڑون مین جاؤ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنون کو اُسوقت تک یہی حکم رہا کہ تم اپنی شریعت کے موافق اللہ کی عبادت کرو مگر پہاڑون مین اور جنگلون مین جاکر بیٹھ رہو۔ اسی باعث سے حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے دیوون کے عبادت خانے توڑ ڈالے۔ کیونکہ دیو جن وہان سے نکالدئے گئے۔ اور آدمیون کو وہان رہنے کا حکم ہوا۔ اور وہ عبادت خانے آدمیون کی شریعت کے موافق نہ تھے۔ اس لئے توڑے گئے۔ یہان سے وہ بات کھلی ہوتی ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر تھے اُنمین کوئی جنون کی طرف نہین بھیجا گیا۔ جن اپنی شریعت پر رہے۔ آدمی اپنی شریعت پر رہے۔ جب اللہ نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تب سارے جہان کے جنون اور انسانون کو محمدی شریعت پر چلنے کا حکم کیا اب جو کوئی جن یا آدمی اس پچھلے حکم کو چھوڑ کر پہلے حکم پر چلیگا اُسنے اللہ سے ضد باندھی وہ دوزخ مین ہمیشہ پڑا رہیگا۔ مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ پھر بیاس فرماتے ہین کہ جب یہ بات رکھیسرون نے یعنی عبادت کرنیوالون نے اور قوم جن کے کاملون نے بشست سے سُنی کہ دیوتون نے اُس قادر دانا کے حکم سے زمین کو چھوڑا اور کیلاس پہاڑ پر چلے گئے وہ سب حیران ہوے۔ اور سارے رکھیسر جمع ہوکر سُوت اور سُونک کے پاس نیمکھار مین آئے اور عرض کیا کہ ہماری قوم مین آپ ہی بڑے ہین جو فرمائیے اُسپر عمل کرین سُوت اور سُونک نے کہا کہ تھوڑے دن اور ٹھہرے رہو کہ دواپر کے زمانہ مین سے چند برس باقی ہین۔ جس وقت زمانہ کل جگ کا آن پہنچیگا ہم اس بن کو چھوڑ دینگے تم بھی چھوڑ دیجو۔ کیونکہ ہم اس جہان مین نہین رہ سکتے۔ اور ظاہر کے مُلک کے چھوڑنیکے سوا کوئی علاج نہین۔ پھر چند مدت کے بعد وہ سب رکھیسر سُوت اور سُونک کے ساتھ پردے مین ہوگئے۔ اور بعض دیت یعنی جن جیسے کنس اور دنت اور بکتر اور سپال اور جراسندہ اور کیسی اور جانور اور بحر ناتھ وغیرہ جو بڑے بڑے راجہ تھے اُنھون نے خودی اور غرور کے باعث سے ملک کو نہ چھوڑا اور دنیا کے واسطے اللہ کا حکم نہ مانا۔ اور طرح طرح کے فساد ملک مین کئے اور وہ منودر لوگ اکثر ملک ہند مین تھے اور آدم علیہ السلام کے فرزندون نے اور ملکون مین دخل کرلیا تھا

ملک ہند کے ملک مین ان جنون کی زبردستی اور ظلم سے بالکل آدمیون کا دخل نہ تھا فائدہ حدیث شریف کی کتابون مین بہت روایتون سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہند کے ملک مین اُترے ہین۔ سراندیپ کے ملک مین۔ اور وہ ملک دکھن کی ایک طرف کو ہے۔ وہان ایک اونچے پہاڑ پر حضرت آدمؑ کے قدم مبارک کا نشان بھی ہے۔ حضرت آدمؑ وہان ہا کرتے تھے۔ مولانا غلام علی آزاد جو علم حدیث شریف کا بھی رکھتے تھے اُنہون نے ہند کے حال مین ایک کتاب لکھی ہے۔ اُسمین لکھتے ہین کہ ہند بعض وقت دلی او سندھ اور دکن وغیرہ سب کو کہتے ہین اور بعض وقت صرف دلی کے ملک کو کہتے ہین۔ تمام ہوا کلام اُنکا۔ سو یہان جو لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جنون کے ظلم کے باعث سے ہند کے ملک مین نہین آئی تھی اسکا یہی مطلب ہے کہ دلی کے ملک مین اور اُسکے آس پاس کے شہرون مین نہین آئے تھے اور سراندیپ کا ملک یہان سے بہت دور ہے جہان حضرت آدم علیہ السّلام رہتے تھے۔ اور سید غلام علی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ اودھ کا شہر جو پورب مین ہے اُسکو حضرت شیث علیہ السّلام نے بنایا ہے جو حضرت آدم علیہ السّلام کے صاحبزادے ہین۔ اگر یہ روایت ٹھیک ہے تو پہلے ہی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ مُلک ہند مین آئے۔ پھر جنون کے ظلم سے عاجز ہو کر چلے گئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا کہ جب آدم علیہ السّلام کے فرزندون نے بیاہ کی اور جالاکی شروع کی جنون کے بادشاہون نے اپنی قوم سے کہا کہ انکو اپنے مُلک مین دخل نہ دو۔ اب شہر اودھ مین ایک احاطہ کے اندر ایک لنبی قبر ہے۔ وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ قبر حضرت شیث علیہ السلام کی ہے۔ واللہ اعلم مولانا عبد الرحمن چشتی بیاس کی زبانی لکھتے ہین کہ نارد نے یہ حال دیکھکر اللہ تعالے کے حضور مین یہ احوال عرض کیا اور آسمان پر گئے۔ اور بشست بھی نارد کے ساتھ آسمان پر چلے گئے۔ اُسوقت اُس بڑے قادر برحق نے کشن کو کنس دیت کی بہن کے پیٹ سے جنکا نام دیوکی تھا پیدا کیا۔ اور کشن کا باپ باسدیو دیوتہ عنصری تھا اور یہ کنس بادشاہ ظالم تھا۔ متھرا کے مقام مین رہتا تھا۔ اور لشکر کے زور سے اور بہادری سے ہند کے سب راجاؤن کو اپنا تابعدار کیا تھا۔ اور طرح طرح کے فساد اور ڈھیٹ پن کرتا تھا۔ اُسوقت کی خلقت

کے لوگ اُسکے ظلم سے عاجز ہوے اور اُس مقام کے عبادت کرنیوالون اور اچھے لوگون کی طرف رجوع ہوے۔ اُن لوگون نے خبر دی کہ تم خاطر جمع رکھو۔ نزدیک ہے کہ کشن دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوگا وہ کنس کو مار ڈالیگا۔ **فائدہ** ظفر مبین مین ہے کہ بھاگوت کے دسوین اسکند کی پہلی ادھیا مین ہے کہ راجہ اگرسین جو بڑے گیانی تھے اُنکی بی بی پورن رکھیا کے پاس در ملک راچھس آیا اور راجہ صاحب کی صورت بنکر زنا کیا جس سے کنس پیدا ہوا **مولانا** لکھتے ہین کہ بعض نجومیون نے کنس کو بھی اس بات سے خبردار کر دیا۔ جو لڑکا اُسوقت مین دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوتا تھا کنس اُسکو مار ڈالتا تھا۔ یہ قصہ سورج سے زیادہ مشہور ہے۔ کشن کے مار ڈالنے کے لیے بھی کنس نے بہت ارادہ کیا لیکن اُس بڑے قادر برحق نے اُنکو بچا رکھا۔ چند روز کے بعد بہت سے دیت یعنی جنون کو اور ابراہت ہاتھی کو جسمین اٹھارہ ہزار ہاتھی کا زور تھا اُسکو کنس سمیت مار ڈالا اور ہلاک کر دیا اور اُسکا ملک اپنے قبضہ مین لے لیا۔ ظفر مبین کے صفحہ ۲۷۹ مین ہے کہ جبتک کنس مارا نہ گیا تب تک متھرا کے رہنے والے راہ پر نہ آئے اور اچھے لوگون نے امن نہ پایا۔ اسی صفحہ مین لکھا ہے کہ دھرم پرب مہابھارت مین ہے کہ راجہ کسلی کو ایک جن نے پکڑا۔ راجہ نے سبب پوچھا۔ اُسنے کہا اگرچہ تو اپنے ملک مین عدل کرتا ہے لیکن تیرے قریب سلطنت دوسرے بادشاہ کی ہے اُسکے ملک مین زنا اور گناہ بہت ہوتا ہے تو اُسکو نہین روکتا۔ اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُس سے لڑائی لڑ اور اُسکو قتل کر اور ملک اُس سے چھین لے تاکہ لوگون مین گمراہی نہ پھیلے **مولانا** لکھتے ہین کہ بعد اسکے یہ ہوا کہ کنس دیت کی ایک بیٹی تھی اُسکو اور راجاؤن کے ساتھ کر کے لشکر جمع کر کے جراسندھ کشن جی سے لڑنیکو متھرا مین آیا۔ کشن نے اُن سب کو قتل کر دیا۔ پھر وہ لوگ کال جمن کو یعنی جمشید کو کشن سے لڑنیکے لیے لائے۔ کشن نے اُن لوگون سے لڑنا صلاح نہ دیکھا۔ کشن جی تمام لوگون سمیت متھرا کو چھوڑ کر دوارکا کی طرف چلے گئے۔ تمام لوگون کو دوارکا مین چھوڑ کر خود اکیلے متھرا مین کال جمن کے سامنے آئے اور اُسکو فریب دیکر ہلاک کیا۔ اور اُسکا تمام اسباب اور خزانہ اپنے قبضہ مین لائے۔ **فائدہ**۔ سوط اللہ الجبار مین ہے کہ سری کشن جب کال جون سے بھاگے اور کال جون نے اُنکا پیچھا کیا۔ کرشن جی نے

اپنی چادر ایک شخص پر ڈالدی تاکہ کال جون سمجھے کہ وہ کرشن ہے۔ وہ شخص پہاڑ کی چوٹی پر سوتا تھا اور اُسنے اللہ سے دعا کی تھی کہ جو کوئی مجھکو جگاوے وہ جل جاوے۔ کال جون نے اُسکو کرشن سمجھکر زور سے ہلایا اور کال جون جل گیا۔ سوط اللہ الجبار مین لکھا ہے کہ سسپال کرشن جی کا پھوپھی زاد بھائی تھا۔ بھاگوت کی دسوین اسکند ادھیاہ ۷۴ مین ہو کہ اُسنے یعنی سسپال نے کرشن جی کو بُرا بھلا کہا۔ کرشن جی نے اُسکو قتل کیا۔ ظفر المبین مین لکھا ہے کہ آدھیا ۶ اسکنڈ دہم بھاگوت مین ہے کہ کرشن جی نے کہا کہ سسپال کے ڈر کے مارے ہم بھاگتے پھرتے تھے اور متھرا کو چھوڑ کر سمندر کے کنارے آ بسے ہین۔ **مولانا** لکھتے ہین کہ پھر کرشن جی دوارکا مین جا کر ٹھہرے۔ چند دنون کے بعد جراسندہ اور بجرناتھ اور دیت بکبیشر اور سب بڑے بڑے راجہ جو جنون کی قوم مین تھے اُن سبکو ہلاک کیا۔ اُس قادر دانا نے اپنی قدرت اُن مین ظاہر کی تھی کہ کوئی اُنسے جیت نہین سکتا تھا۔ ایک بڑا راجا دولت والا اور لشکر والا اور جادوگر کانورو کے ملک مین تھا۔ سولہ ہزار لڑکیان ملکون کے راجاؤن کی ظلم سے چھین لایا تھا وہ سب اُسکے پاس جمع تھین کشن جی اللہ کے حکم سے کرور جانور پر سوار ہوکر اُسکے سر پر جا پہنچے اور بڑی لڑائی ہوئی آخر اُسکو مار ڈالا۔ اور وہ سولہ ہزار لڑکیان بیشمار مال اور خزانہ سمیت اپنے قبضہ مین لائے اور اُنکے ساتھ عیش کرتے تھے۔ **فائدہ** بھاگوت کی دسوین اسکند ۶۹ ادھیا مین ہے کہ نارد جی نے کرشن جی کو ایک وقت مین سولہ ہزار آٹھ سو محلون مین دیکھا۔ کہین کھڑے۔ کہین بیٹھے کہیں نہاتے کہیں تیل ادبٹن ملتے۔ کہین پانسے کھیلتے۔ کہین برہمنون کے کھانیکا اہتمام کرتے۔ کہین عیش فرماتے کہین کھانا کھاتے۔ جب نارد جی نے تعجب کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ نارد تو اپنے دل مین کچھ شک نہ کر میری مایات پربل ہے۔ سب عالم مین پھیل رہی ہے۔ یہ مجھی سے ہوسکتی ہے دوسرے کی کیا طاقت ہے۔ **مولانا** لکھتے ہین کہ بعد اُسکے کورون اور پانڈون کے بیچ مین مہابھارت کی لڑائی کی اور کورون اور کیسے کے ایک سو بھائی تھے۔ کئی لاکھ شخص اپنے ساتھ لیکر کرشن سے لڑنیکو آئے۔ کرشن نے بالکل اُن سب کو عاجز کردیا۔ **فائدہ** ظفر مبین کے صفحہ ۲۷ مین ہے کہ مہابھارت اسمید پیب مین ہے کہ ایک دیو کی عورت

نے کہا کہ میری چھاتیان جو چار کوس کی لنبی ہین مین اُنسے ارجن کو مارونگی اس سے بھی معلوم ہوا
کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی۔ ظفر مبین کے صفحہ ۵۷ مین لکھا ہے کہ مہابھارت کے بن پرب
مین لکھا ہے کہ ارجن نے اتنے تیر دریا مین پھینکے کہ دریا خشک ہوگیا۔ اور دیوون کو پناہ نہ ملی۔
اور وہ خشکی مین آئے یہان سے بھی ثابت ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی۔ اسی صفحہ مین ہے کہ
ہندوؤن کے قول کے موافق اس معاملہ کو پانچ ہزار برس سے زیادہ نہین گذرے مولانا
لکھتے ہین کہ پھر پانڈون کو نصیحت کی کہ تم جگ اسمید کرو۔ پھر بہت سے لشکر جمع کرکے اُسکے
ساتھ ساری زمین مین گردش کی۔ سب بڑے بڑے راجہ گوشہ پکڑکر رہگئے اُنکو بھی ہلاک کرڈالا
**فائدہ** ادھیاے ۸۴ کاشی کھنڈ اسکند پران مین ہے ۸۰ لاکھ بیٹے پوتے صاحب اقبال
سری کرشن جی کے اُنکی زندگی مین تھے۔ اور بھاگوت کی نوین اسکند مین ہے کہ راجہ سگر کے
چھ ہزار بیٹے قابل جنگ کے ایک بی بی سے اُسکی زندگی مین موجود تھے کہ اسمید جگ کے
گھوڑے کے ساتھ وہی تھے۔ مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جگ کا گھوڑا ایک
سرزمین پر پہنچا جہان عورتین ہی تھین اور مرد کوئی نہ تھا۔ ایک ولایت ایسی تھی کہ درختون سے
جانور پیدا ہوتے تھے اور جوان ہوتے تھے اور آخر دن بوڑھے ہوکر سورج ڈوبتے وقت
مرجاتے تھے۔ **فائدہ** لطائف اشرفی مین ہے کہ جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے
جب دنیا کی سیر کی ہے تو آپ بھی اُس شہر مین پہنچے ہین جہان فقط عورتین تھین۔ وہان ایک
پانی تھا اُسمین نہانے سے حمل رہتا تھا۔ اور آپنے وہ درخت بھی دیکھا ہے جس سے انسان
پیدا ہوتے ہین۔ ظفر مبین مین ہے کہ مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جب اسمید جگ
کا ارادہ کیا جدہشتر نے کرشن جی سے مشورہ کیا۔ اُنہون نے فرمایا کہ جن لوگون مین یہ نشانیان ۳
ہون اُنکو اس مشورت مین شریک نہ کرو۔ جسکی مان ناقص ہو۔ اور جو ہمیشہ پیٹ کے کام مین
رہے اور جسکے پاس غیر جنس کی عورت ہو اور جو ہمیشہ عورتون کے عشق مین رہے اور اُسکا
تابع رہے اور جو شخص اپنے سسر کے گھر مین رہے۔ بھیم مین یہ سب باتین موجود ہین بھیم نے
جب یہ سب باتین سنین۔ کہا کہ آپنے بہت خوب فرمایا مگر اپنی فکر کیجئے کہ کسی کا پیٹ تمسے زیادہ بڑا
نہین اور اگر میرے گھر مین دیوزاد ہے تو آپ کے گھر مین جاموَنت ریچھ کی بیٹی ہے۔ آپ ہی انصاف

کیجیے کہ دیو کی بیٹی بہتر ہے یا ریچھ کی بیٹی۔ اور مین کسی دیو کے گھر مین نہین رہا ہون مگر تم دوارکا مین کہ دریا کے درمیان ہے رہتے ہو اور دریا کی بیٹی تمہارے گھر مین ہے۔ اور تم عورتون کے تابع ہو رکمنی نے تمپر زور کیا۔ تمنے ایک پھول رکمنی کو دیا اُسنے تمپر زور کیا۔ یہانتک کہ تم اُس پھول کے درخت کو اندر کے باغ سے لائے اور اُسکو دیا۔ اسپر بھی اُسنے تجھے صلح نہ کی یہ سب باتین تم مین موجود ہین۔ تم اورون پر کیا عیب رکھتے ہو۔ کرشن جی نے فرمایا کہ اے بھیم تجھپر رحمت ہو تونے اچھی باتین کہین اور بھیم کو بغل مین لے لیا۔ **فائدہ** اس قصہ سے بھی معلوم ہوا کہ اُس زمانہ مین دیوتون کی دیو ون سے رشتہ داری ہوتی تھی اور کرشن جی کو مولانا عبد الرحمٰن چشتی رح لکھتے ہین کہ اُنکا باپ بسدیو دیوتا عنصری تھا اور اُنکی مان کنس دیت کی یعنی جن کی بہن تھی یعلوم ہوا کہ جنون مین اور عنصری دیوتون مین رشتہ داری ہوتی تھی اور دیوتون کی قوم اگرچہ جنون مین سے ہین مگر اُنکی قوم علحدہ ہے۔ اس لئے دیوتون کو غیر جنس کہا۔ ظفر مبین مین ہے کہ بھاگوت سے ثابت ہے کہ رکمنی جی سیتا جی کی اوتار ہین۔ یعنی سیتا جی جو راجہ رامچندر کی بیوی تھین اُنکی روح کا ظہور رکمنی جی ہی مین ہوا تھا۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ پہلے تھا اور کرشن جی اُنکے بعد ہین اور صفحہ ۹۶ ۴ مین ہنود کی کتابون سے نقل کیا ہے کہ مہاراجہ رامچندر جی نے دس ہزار برس سلطنت کی۔ اس سے یہ بات پکی ہوتی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جنون کے ترتیا مین تھے مولانا لکھتے ہین کہ جب کوئی ڈھیت اور مغرور باقی نہ رہا اُسوقت کشن جی نے چاہا کہ مین اس دنیا سے اُٹھ جاؤن اور پردے مین ہو جاؤن۔ اُسوقت ارجن اور اودھو اور انگد کو بلا کر نصیحت کی کہ زمانہ کل جگ کا آن پہنچا۔ مین چاہتا ہون کہ پردے مین ہو جاؤن اور سارے پنڈو برف پہاڑ مین جا کر اپنے بدن کو چھوڑ دین کیونکہ زمین کے اوپر ہمارے اور تمہارے رہنے کا وقت نہین رہا۔ اودھو سے کہا کہ بدری ناتھ گیندار پہاڑ پر جا کر اللہ کی ذات پاک سے مشغول ہو اور انگد کو کہا یاسر کے کنارے پر جا کر اللہ کی عبادت مین قائم ہو پھر کشن آپ پردے مین ہو گئے۔ ایک سو پچیس ۱۲۵ برس اس دنیا مین رہے اور لڑائیون مین مشغول رہے۔ بعد اُسکے سب پنڈوؤن نے جا کر برف پہاڑ مین اپنی جان دی **فائدہ** ظفر مبین ۴۰۱ صفحہ مین لکھا ہے کہ بھاگوت کے ۱۱ اسکند کے ۷ ادھیا مین لکھا ہے کہ ایک دن شیواد

برہما اور سب دیوتا عالم ہُوا سے کرشن کی زیارت کو آئے اور ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرنے لگے کہ جتنی روحین اس عالم مین ہین تمہاری زیارت کے فیض سے نجات پاتی جاتی ہین۔ بہشت مین کچھ بھی جگہ نہین رہی اور سب دوزخ خالی پڑے رہگئے۔ سو آپ مہربانی فرماکر اس عالم سے غائب ہوجایئے۔ کرشن نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کل جگ کی عمر سے پانچ برس گذر چکے اب تم خاطر جمع رکھو عنقریب اس عالم سے غائب ہوتا ہون۔ پھر اُسی اسکند کی بارھوین ادھیا مین ہے کہ اودھو جی نے سری کشن جی سے کہا کہ جتنی روحین جہان تہان ہین سب کی نجات کیون نہین ہوتی۔ کرشن جی نے کہا اے اودھو اسمین ایک بات ہے کہ جو سب ارواحون کی نجات ہوجاوے تو جو ارواحین بندھی ہوئی ہین وے کیا سمجھین کہ ہم بندھی ہین۔ اور نجات کے قابل ہین وہ اُسکے آرام کی قدر نہ جانتی مگر ایک دن سب ارواحون کی نجات ہوگی۔ اب جاننا چاہیئے کہ اوپر یہ بیان ہوچکا کہ دواپر کے زمانہ سے جب تین ہزار سال باقی رہے تب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور پانچ سو برس مین اُنکا قالب تیار ہوا معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اڑھائی ہزار برس کے بعد زمانہ کل جگ کا شروع ہوا۔ وہ زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے اخیر ہونیکا ہے۔ مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے توریت شریف کے یونانی ترجمہ کے موافق یون تحقیق کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین مین اُترنے کو ایک ہزار چھ سو بیالیس برس گذر رہے تھے جب حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوے۔ اور حضرت نوح کا پچاس کم ہزار برس دنیا مین رہنا قرآن شریف سے ثابت ہے اور ابن جریر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت مین تینتالیس برس رہے تو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مین ایک سو پینتیس ۱۳۵ برس باقی تھے کہ زمانہ کل جگ کا شروع ہوا اور کشن جی نے دنیا سے انتقال فرمایا۔ اس زمانہ تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تھے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے جن لوگون کو اللہ کا پیغام پہنچایا اور اُن لوگون نے نہ مانا وہ لوگ اور ملکون مین تھے۔ جنپر طوفان آیا۔ چنانچہ مولانا جلال الدین سیوطی نے ازرقی اور ابوالشیخ اور ابن عساکر کی کتاب سے ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ طوفان سند اور ہند کے قریب نہین آیا۔ مولانا لکھتے ہین کہ بعد اسکے ایک ہزار چار سو برس کے قریب بیٹھے راجا پنڈتون کی نسل سے زمین کے اوپر رہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے اکثر فرزند بھی آکر جابجا

۳

رہنے لگے۔ دن بدن حضرت آدم علیہ السلام کے فرزندون کی قوت زیادہ ہوتی گئی حضرت آدمؑ علیہ السلام کا وہ بیٹا جسنے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا اور وہ بھاگ گیا تھا جسکا نام قابیل تھا اُسکی نسل مین سے ایک شخص نے زور پکڑا اور وہ ہند کے ملک مین بادشاہ ہوا اور جنون کی لڑکیان اپنے نکاح مین لایا اور قنوج کو اپنے باپ کے نام سے آباد کیا اور دین اور مذہب جنون کا اختیار کیا اُن لوگون نے بید پڑھی اور حضرت آدم علیہ السلام وغیرہ کی کتاب سے محروم رہے اور چند مدت کے بعد کہ ظہور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریب پہنچا۔ جنون کی قوم کے لوگ جو زمین کے اوپر تھے اُنسے اولاد کا ہونا موقوف ہونے لگا۔ لاچار ہوکر اُنہون نے حضرت آدم علیہ السلام کے فرزندون کو لیکر اپنا پالک بنایا اور اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود پوشیدہ ہوگئے اور تمام زمین پر حضرت آدمؑ کے فرزندون کا قبضہ ہوگیا۔ جو کچھ اُس بڑے قادر کا ارادہ تھا وہ ظاہر ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ ہندوؤن کی وضع اور طور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد مین ہین اور اب وہ اپنا نسب جنون کی قوم تک پہنچاتے ہین۔ اب اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جہالت اور نادانی کے غلبہ سے اپنے باپ دادون کا دین اور مذہب اور حسب اور نسب بھول گئے ہین اور اپنے تئین نہین پہچانتے ہین کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ یعنی جسکو اللہ راہ سمجھاتا ہے اُسکا کوئی بھٹکانیوالا نہین اور جسکو اللہ بھٹکاتا ہے اُسکا کوئی راہ سمجھانیوالا نہین۔ یہ کلام بیاس کا تھا تمام ہوا **فائدہ** توریت شریف کی پہلی سورت جو پیدائش کی کتاب کہلاتی ہے اُسکے چھٹے باب مین لکھا ہے کہ جب روے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے اور اُنسے بیٹیان پیدا ہوئین تو سردارون کے بیٹون نے آدمیون کی بیٹیون کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہین اور ان سبھون مین سے جسکو جو پسند آئین اپنے لئے جوروان کرلین۔ پھر لکھا ہے کہ اُن دنون مین زمین پر جبار یعنی زبردست لوگ تھے اور بعد اُسکے بھی کہ سردارون کے بیٹے آدمیون کی بیٹیون پاس گئے تو اُنسے لڑکے پیدا ہوے اور یہ وہ زبردست تھے جو قدیم سے نامور شخص تھے۔ دیکھو توریت شریف سے یہان صاف یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ جن اور دیو جو اپنی قوم کے سردارون کے بیٹے

تھے وہ آدمیون سے زیادہ زبردست تھے اور قدیم سے یعنی بہت مدتون سے نامور مشہور تھے
اسکا صاف مطلب یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت مدت پہلے سے وہ مشہور لوگ تھے
اُنھون نے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اور اُنسے اولاد پیدا ہوئی توریت شریف عبرانی
مین یہان یہ لفظ ہے کہ بنوہا الوہیم سوالوہ جسکو عربی مین الہ کہتے ہین۔ اُسکے معنی ہین حاکم اور
ٹھاکر۔ سو توریت شریف مین بعضی جگہ یہ لفظ اللہ کے حق مین آیا ہے جو اصل حاکم سب بندون کا
ہے اور بہت جگہ یہ لفظ حاکمون اور سردارون کے حق مین آیا ہے۔ توریت شریف مین جابجا اسکی
مثالین موجود ہین۔ یہان بھی انفلس نے اپنے ترجمہ مین اور ۱۸۱۲ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون ۸
نے چھاپا تھا اُس مین بھی سردارون کے معنی لکھے ہین۔ یہی معنی ٹھیک ہین۔ مگر بعضے نادان پادریون
نے یہان ترجمہ مین خدا کا لفظ لکھدیا کہ خدا کے بیٹون نے پھر یہ سمجھا کہ اللہ کے بیٹون کا مطلب یہ ہے
کہ اُسکے پاک بندے مگر یہ لفظ جو ہے اُنھون نے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا۔ اس لفظ
سے صاف نکلتا ہے کہ وہ لوگ آدمیون سے باہر تھے تو بیشک وہ جن اور دیو تھے جنکا زمانہ
حضرت آدم علیہ السلام سے بہت پہلے تھا۔ مگر یہود اور نصارٰے اس مطلب کو نہین سمجھے۔ کوئی
کہتا ہے کہ یہ ذکر فرشتون کا ہے۔ کوئی کہتا ہے حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد کا ذکر ہے
یہ مطلب کسی طرح نہین بنتا۔ معلوم ہوا کہ بیشک جنون اور دیوون نے اور اُن لوگون نے جو عنصری
دیوتا کہلاتے تھے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اور اسی طرح آدمیون نے جنون کی بیٹیون
سے نکاح کر لیا جیسا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی رہ نے لکھا ہے۔ توریت شریف کی پہلی سورت کے
چوتھے باب مین لکھا ہے کہ قابیل اللہ تعالے کے حضور سے نکل گیا اور پورب کی طرف نود کی سرزمین
مین جا رہا اور اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور خنوک کو جنی اور اُسنے ایک شہر بنایا ۲
اور اس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق خنوک رکھا۔ اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ خنوک کا لفظ بدل کر قنوج
ہوگیا ہو اگر یہ بات ہے تو یہ شہر خود قابیل نے اپنے بیٹے خنوک کے نام سے بنایا پھر خنوک کے کسی بیٹے نے اپنے باپ کے نام سے اور
زیادہ اس شہر کو آباد کیا جیسا کہ آگے آتا ہے کہ یہ شہر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقت مین آباد ہوا
نواب سید صدیق حسن خان صاحب نے کتاب آثار قیامت میں لکھا ہے کہ ابو الفدا نے مختصر مین لکھا ہے
کہ قنوج کا جو ملک ہے اُسکے شہرون مین پہاڑ ہین اور وہان سمندر کی تمامی ہے اور جو اُسکا بنا

ہوتا ہے اُسکا نام نودہ ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ توریت شریف مین جو لکھا
ہے کہ قابیل نود کی زمین مین جارہا تھا سو نود کی زمین اسی زمین کو کہا ہے جہان قنوج ہے۔
اُس زمانہ مین اس زمین کا نام نود تھا تب تو یہان کا بادشاہ نودہ کہلاتا تھا۔ پھر کتاب آثار قیامت
مین لکھا ہے کہ یہ شہر ہند کے راجاؤن کا مقام تھا اور ہند مین پہاڑ ہین اور یہ شہر گنگا اور جمنا
کے بیچ مین ہے کہ اسکو دواب کہتے ہین۔ بیان کرتے ہین کہ اسکی آبادی پہلے قابیل کے
وقت مین ہوئی۔ پھر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقت مین آباد ہوا۔ اور کتاب خطیر القدس
مین لکھا ہے کہ شیخ سراج الدین ابوحفص عمر ابن وردی نے کتاب خریدۃ العجائب مین لکھا ہے
کہ قنوج بڑا چوڑا ملک ہے اور وہان کے لوگون کے پاس مورتین ہین کہ پچھلے لوگ اگلون
سے اُنکو لیتے چلے آتے ہین اور کہتے ہین کہ اُسکو دو لاکھ برس ہوے اور وہان کے بادشاہ
کے پاس فوج اور ہاتھی بہت ہین۔ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس اور سید مرتضے
صاحب تاج العروس نے اس شہر کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ قنوج ہند مین ایک شہر ہے
بڑا چوڑا۔ اُس مین بہت بازار ہین۔ عمدہ عمدہ مال اُسکی طرف لوگ لیجاتے ہین سلطان محمود
نے اُسکو فتح کیا ہے مولانا عبدالرحمن چشتی نے مرآۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ سلطان محمود
نے جب قنوج کو فتح کیا۔ دس ہزار بت خانے شہر قنوج کے ویران کئے۔ اُن بت خانون کے
بنائے جانے کی تاریخ چالیس ہزار اور بعضون کی پچاس ہزار سال لکھے تھے۔ یہان سے معلوم
ہوا کہ یہ شہر بڑا تھا اور وہ بت خانے جنون اور دیوون کے وقت کے تھے۔ اگلے لوگون
نے یادگاری کے لئے مورتین بنائین۔ پچھلے لوگ اُنکو پوجنے لگے۔ اللہ نے محمدی شریعت
کا نور پھیلایا۔ جو چیزین اللہ کی راہ سے روکتی تھین اُنکو مٹایا۔ ابن اثیر رح نے اسد الغابۃ
مین لکھا ہے کہ روایت کیا مکی نے جو ابراہیم کے بیٹے بردع کے رہنے والے وہ روایت
کرتے ہین اسحٰق سے جو ابراہیم کے بیٹے طوس کے رہنے والے اُنہون نے مجھ سے فرمایا اور
وہ ستانوے برس کے تھے۔ اُنہون نے فرمایا کہ مین نے ہند کے بادشاہ سرتابک کو دیکھا
اس شہر مین جسکا نام قنوج ہے۔ مین نے اُس سے کہا کہ تجھپر کتنے برس گذرے کہا نو سو برس
اور پچیس برس اور وہ مسلمان ہے اور اُس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دس

اصحابون کو میرے پاس بھیجا تھا۔ اُنھین مین سے تھے حُذیفہ جو یمان کے بیٹے اور عمرو جو عاص کے بیٹے اور اُسامہ جو زید کے بیٹے اور ابو موسےٰ اشعری اور صُہَیب اور سفینہ وغیرہ۔ آپنے اُسکو اسلام کی طرف بُلایا۔ اُسنے قبول کیا اور مسلمان ہوا۔ اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خط کو چوم لیا۔ اسکو ابو موسےٰ نے روایت کیا ہے اور ابن مندہ وغیرہ نے خوب کیا جو اسکو چھوڑ دیا کیونکہ اُسکے لکھنے سے اسکا لکھنا بہتر تھا۔ **فائدہ** یعنی ابن اثیر رحمۃ اللہ نے اس بات کو معتبر نہین جانا۔ **مولانا عبدالرحمٰن چشتی کے اور سب صوفیون کے مذہب کا بیان**۔ مولانا عبدالرحمٰن چشتی اللہ اُنسے راضی رہے اُنھون نے کتاب مرآۃ الاسرار جو اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اُس مین جا بجا قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے ہین اور صوفیون کے احوال مین لکھتے ہین کہ اہل سنت اور جماعت کے سب علم والون کا اسپر اتفاق اور ایکا ہے کہ حق ان چارون مذہبون مین یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی مین گھومنے والا ہے۔ اور یہ لوگ یعنی صوفی لوگ بھی حق بات کے طالب ہین اس باعث سے یہ لوگ بغیر انکار کے چارون مذہب کی پیروی کرتے ہین اور ایک مذہب کی قید مین نہین ہین اور سب مذہبون کے قول جو موافق حدیث کے اور قرآن شریف کے پاتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین۔ اس باعث سے کہتے ہین کہ اَلصُّوْفِیُّ لَا مَذْھَبَ لَہٗ یعنی صوفی کا کچھ مذہب نہین۔ حضرت شیخ سعدالدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مناہج العباد چارون مذہبون کے بیان مین لکھی ہے۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ صوفی کو اُسکی بڑی ضرورت ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ صوفیونکا دارمدار صرف آیتوں اور حدیثون پر ہے۔ پھر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُس شخص کی تعریف کون کرسکتا ہے جسکی تعریف سب کی زبان پر جاری ہے۔ اُنکی محنتین اور اللہ کے دھیان مین غرق رہنا نہایت ہے ظاہر شریعت مین اور باطن کی راہ مین اُنکا بڑا درجہ ہے۔ انھون نے بہت بزرگون کو دیکھا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی صحبت پائی ہے اور اُنھون نے آپ فرمایا ہے لَوْلَا السَّنَتَانِ لَھَلَکَ النُّعْمَانُ اگر وہ دو برس نہوتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا۔ یعنی اگر مین دو برس امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین نہ رہتا تو مین ہلاک ہوجاتا۔ مولانا عبدالرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد

لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رح اپنی ذات سے تابع صاف صاف آیتون اور حدیثون کے تھے۔
کسواسطے کہ قول امام ابو حنیفہ رح کا مشہور ہے کہ جس جگہ قول ہمارا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کی حدیث کے برخلاف پاؤ اُسکو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو۔ اور وہ کیونکر ایسا نفرماتے
اُنکو تو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم کیا تھا کہ میرے طریق کو ظاہر کر۔
**فائدہ** مولانا عبد الرحمن چشتی رح نے جو یہ لفظ لکھا کہ اپنی ذات سے آیتون اور حدیثون
کے تابع تھے اسمین اشارہ یہ ہے کہ جو لوگ اُنکے نام لینے والے ہین وہ دو طرح کے ہین
ایک تو وہ ہین جو حقیقت مین اُنکی راہ پر ہین جیسے اُنکے شاگرد امام ابو یوسف رح اور امام
محمد رح اور امام زفر رح اور بڑے بڑے شاگرد۔ اور اُنکے بعد بھی جو انصاف والے ہین جیسے
امام طحاوی وغیرہ۔ اُنکو جہان حدیث ملجاتی ہے اور وہ حدیث امام کو نہین ملی تھی۔ اس باعث
سے اُنھون نے اپنے قیاس سے ایک بات کہدی تھی۔ جب یہ لوگ حدیث پاتے ہین امام
کا قول چھوڑ دیتے ہین اور حدیث شریف پر عمل کرتے ہین۔ دوسری قسم کے نام کے حنفی
وہ لوگ ہین جو کہتے ہین جو حدیث امام کو نہ ملی اور اماموں کو ملی اُنکی بات کا ہمکو اعتبار نہین
اگر ہزار آدمی اُس حدیث کی گواہی دین تو بھی ہم اُنکی گواہی نہ مانینگے۔ بعضے کہتے ہین
کہ یہ حدیث اگر ہوگی تو حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا ہوگا پھر آخر مین
منع کردیا ہوگا۔ بعضے کہتے ہین حدیث کا سمجھنا مشکل ہے سیدھی سیدھی صاف صاف
لوگون کو کہتے ہین کہ نہین معلوم اسکا کیا مطلب ہے۔ ہمکو اتنی سمجھ نہین کہ اسکا مطلب سمجھین
اس طرح کے لوگون مین مُلا کیدانی ہے۔ اُسنے صاف لکھدیا ہے کہ التحیات مین اُنگلی
سے اشارہ کرنا معاذ اللہ حرام ہے جسطرح حدیث والے لوگ کرتے ہین۔ اصل حنفیون مین
مُلا علی قاری ہین۔ اُنھون نے مُلا کیدانی کا رد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح
سے بھی یہ اشارہ ثابت ہے اور اگر امام نے منع ہی کیا ہوتا اور ہمکو اپنے رسول اللہ صلعم کی
حدیث ملتی تو ہم حدیث ہی پر عمل کرتے۔ پھر مولانا عبد الرحمن چشتی نے امام شافعی رح اور امام
احمد بن حنبل کی بڑی بڑی تعریفین لکھی ہین۔ پھر حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری
کے احوال مین لکھا ہے کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری کی نسل مین ہین۔ صاحب نفحات یعنی

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ مجھکو حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی تین لاکھ حدیثین یاد ہین ہزار ہزار سندون کے ساتھ
اور فرمایا ہے کہ مین نے تین سو آدمیون سے حدیث لکھی ہے وہ سب سنی تھے اور حدیث
والے بدعتی نہین تھے اور رائے والے مینی قیاس والے بھی نہین تھے اور کسی کو یہ بات
میسّر نہین ہوئی اور بہت سی سندین عالی مین نے چھوڑ دین اور نہین لکھین کہ وہ مرد رائے
والا تھا یا علم کلام والون مین سے تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن چشتی رح لکھتے ہین کہ وہ کیونکر ایسا
نہ کرتے کہ صوفیون کا مذہب حدیث والون سے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ **فائدہ** بدعتی وہ
لوگ ہین جنہون نے حدیث والون پر یہ گمان کیا کہ یہ لوگ جھوٹے ہین۔ رافضیون نے گمان
کیا کہ جو حدیثین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی تعریف مین
حدیث والے لوگ بیان کرتے ہین اور حدیثین حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے نہین فرمائین
ان لوگون نے آپ پر تہمت جوڑی ہے۔ خارجیون نے یہ گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت
علیؓ کی تعریف مین ہین وہ حدیثین لوگون نے دل سے جوڑی ہین۔ معتزلیون نے گمان
کیا کہ جو حدیثین اللہ کے دیدار کے مقدمہ مین اور گنا ہگار مسلمانون کے دوزخ سے
نکلنے کے مقدمہ مین ہین وہ لوگون نے دل سے جوڑی ہین۔ سو حضرت عبداللہ انصاری
صوفی نے ایسے لوگون کی زبانی حدیثین نہین سُنین اور اُنکو اپنا اُستاد نہین بنایا۔
اگرچہ اُنکی سند عالی تھی۔ عالی سند اُسکو کہتے ہین کہ جسمین بیچ والے تھوڑے ہون جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم کے بیچ مین جتنے تھوڑے آدمی ہون اُسی قدر وہ سند زیادہ اونچی
ہے۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی نزدیکی بہت بڑی نعمت ہے۔ اور قیاس والے
وہ لوگ ہین جو بدعتی تو نہین ہین مگر حدیثین دیکھنے مین کم مشغول رہتے ہین۔ بلکہ جو
مسئلے صاف صاف حدیثون مین نہین پاتے ہین اُن مسئلون کو قیاس سے نکالا کرتے
ہین۔ ایک مسئلہ پر قیاس کرکے اُس طرح کے سیکڑون مسئلے نکالتے ہین۔ اس کام کی
اگر نیت اچھی ہے تو یہ کام بھی اچھا ہے۔ مگر بہت سے حدیث والون نے اس سے بھی احتیاط
کی ہے کہ جب آدمی اپنی عقل سے بہت باتین نکالیگا بہت جگہ اُس سے غلطی ہو جائیگی۔

اور جب حدیث کے دیکھنے مین کم مشغول رہیگا اُسکی باتین بہت حدیثون کے خلاف ہو جاینگی
اور اُسکو خبر نہوگی۔ ایسے لوگون کو بھی حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے بہت اچھا نہ
جانا اور اُنسے حدیثین نہ سنین۔ اور علم کلام اُسکو کہتے ہین کہ بدعتی فرقون سے یعنی معتزلیون
اور رافضیون اور خارجیون سے بحث کرنا اور اُنکے قائل کرنیکے لئے طرح طرح کی دلیلین
اپنی عقل سے نکالنا۔ یہ کام بھی اگر انصاف کے ساتھ ہو تو اچھا ہے مگر اسمین زیادہ مشغول
رہنے مین بڑی خرابیان پڑتی ہین۔ بہت لوگ معتزلیون سے لڑتے لڑتے خود آدھے
معتزلی ہو گئے اور اُنکی بہت باتین اُنھون نے پسند کرلین اور بہت لوگ رافضیون سے
لڑتے لڑتے اُنکی ضد مین آنکر خارجی ہو گئے۔ حضرت علیؓ سے بے ادبی کرنے لگے۔
حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے علم کلام والون سے بھی حدیثین نہین سُنین جو لوگ
خالص حدیث والے تھے اُنہین سے حدیثین سنین۔ اور صوفیون کا مذہب خالص حدیث
والون سے بہت ملتا ہے۔ اتنا فرق ہے کہ حدیث والے لوگ حضرت رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی باتون مین اور آپکے کامون کے دھیان مین زیادہ مشغول رہتے
ہین اور اللہ کا دھیان بھی رکھتے ہین اور صوفی قرآن اور حدیث کو بقدر ضرورت کے
حاصل کرکے اللہ کے دھیان مین ڈوبے رہنے کی زیادہ مشق کرتے ہین اور اپنے دل کے
درست کرنے مین بہت مشغول رہتے ہین کہ ہمارے دل مین کوئی بات خلاف قرآن اور
حدیث کے نہ آنے پائے۔ اور جو حکم شریعت کے ظاہر مین ہاتھ پاؤن سے ادا ہوتے ہین
اُنکو بھی ادا کرتے ہین اور اللہ اور رسول کی محبت ایمان کی جڑ ہے۔ قرآن اور حدیث
مین اسکی بڑی تاکید ہے اور محبت کی جگہ دل ہے۔ اُس محبت کے بڑھانے کی مشق کرنے
مین صوفی بہت مشغول رہتے ہین اور حدیث والے بھی ان باتون سے خالی نہین۔ مگر
زیادہ مشغولی اُنکو حدیثون کے یاد رکھنے مین اور لوگون کے سمجھانے مین رہتی ہے۔ دونون
طرح کے لوگ امت محمدی مین بہت ہوئے اللہ اُن سب سے راضی رہے۔ اور ہمکو اُ
اُنہین کی راہ پر رکھے۔ آمین۔ **بشارت محمدی جو پوتھی راما سنگ راہ مین ہے**
مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکھنوی رح کے سلسلہ کے ایک مرید ہین اُنکا نام طالب حسین شاہ

ہے اللہ ہمکو اور اُنکو اور سب محمدیون کو دین محمدی پر قائم رکھے اور وہ فرخ آباد کے
رہنے والے ہین اور پہلے ہندو تھے۔ پھر اللہ نے اُنکو نور ایمان کا عنایت فرمایا اُنہون
نے ایک کتاب مین اپنا حال لکھا ہے اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت ایک
پوتھی سے لکھی ہے۔ چنانچہ اُس بشارت کی ہندی لفظین مین نے اُنسے پڑھکر صحیح کرلین
وہ اُس کتاب مین فرماتے ہین کہ ہندو بید کے خبردار نہونے کے سبب سے بھٹک رہے
ہین۔ کوئی آگ کوئی خاک کوئی پانی کوئی ہوا کوئی پتھر کوئی دھات کو پوج رہے ہین اور
نہین جانتے کہ ہمارا پیدا کرنیوالا کون ہے اور اُسکی کیا پہچان ہے۔ اگر یہ لوگ بید کی سمجھ بوجھ
رکھتے ہوتے تو ہر ایک اپنا معبود جدا نہ بناتے اور کئی خداؤن کے قائل نہوتے۔ سمجھو
اے عزیزو بید گیان وہ ہے جو تُلسی رکھ جی نے بھسنڈ جی کو سمجھایا ہے اور راماین کے
اخیر بالکنڈ مین گوشائین جی نے بیان فرمایا ہے **چوپائی** اَکُل انبہہ انام اروپا انبھو گم
اکھنڈ انوپا یعنی نہ اُسکا کوئی نسب ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کچھ اُسکا نام ہے
اور نہ کچھ اُسکی صورت ہے اور انبہو یعنی پوشیدہ حال کا گم ہے یعنی جاننے والا۔ اور
ٹکڑے بھی نہین ہوسکتا اور بہت اچھا ہے۔ **فائدہ** نام نہونے کے معنی یہ ہین کہ جب
وہی تھا اور کوئی نہین تھا تو اُسکا نام اُسکے سوا کون لیتا۔ پھر آگے بہت لفظین لکھی ہین
اُسمین یہ بھی ہے کہ وہ سُنتا ہے اور سب کام کرتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے پھر لکھا ہے
کہ ہندوؤن مین جو اگلے لوگ تھے اُن مین کاک بھسنڈ جی اور گرڑ جی اور بیاس جی سب
دین ہنود مین اللہ کو اکیلا جاننے والے تھے اور معتبر بزرگون مین تھے سو یہ بیان بھسنڈ جی
کا ہے جو گرڑ جی سے فرمایا ہے۔ اُسکو پوتھی راماسنگ راہ کی بارھوین اسکند اور چھٹے کانڈ جی ٢
مین مہاراج بیاس جی لکھتے ہین اور یہ پوتھی داخل اٹھارہ پرانون مین ہے۔ اور گوشائین
جی نے یعنی تلسی داس نے ٹیکا یعنی ترجمہ اُسکا بھاکا کی زبان مین کیا ہے کہ حاشیہ پر اس
پوتھی کے چھپا ہوا ہے اُسکے دیکھنے سے حال ان بزرگون کی سچائی کا ظاہر ہوتا ہے اور وہ
یہ ہے **چوپائی** یہان نہ پچھ پات کچھ راکھون وید پران سنت مت بھاکون یعنی بھسنڈ جی
گرڑ جی سے فرماتے ہین کہ اب مین کسی کی پچھ یعنی طرفداری اور پات یعنی طرفداری یہان

ذکر دیگا جو وید نے کہا ہے اور پران نے کہا ہے اور سنت یعنی بزرگون کا مت یعنی دین ہے وہ مین کہونگا۔ **چوپائی** برگہ سہس دس سندرم ہوے نہ کی بعد نہ پاوے کوے ٭ یعنی اب سے دس ہزار برس تک سندرم یعنی ولایت عام مین رہیگی اُسکے بعد پھر کوئی یہ مرتبہ نہین پاسکتا ہے۔ **فائدہ** اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کاک بہسنڈ جی نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے یہ بات فرمائی ہے اور وہ دیوتاؤن اور جنون مین سے ہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے چھ ہزار برس بعد ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور اب اُسوقت سے تیرہ سو برس گذرے ہین اور کاک بہسنڈ جی خبر دیتے ہین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین پندرہ سو برس تک رہیگا تب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے۔ پھر ولایت ختم ہوجائیگی۔ اور یہان فرماتے ہین کہ اب سے دس ہزار برس تک ولایت رہیگی۔ معلوم ہوا کہ انکا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ہے۔ **چوپائی** دیس عرب بہرگ لتا سہاے سوتھل بھوم گت سنوکھگ راے ٭ یعنی عرب کے دیس مین بھرگ یعنی سکر کے یعنی جمعہ کے ستارے کی طرف سہاے یعنی اچھی ہے اور اُس ستارے کا مقام ملک عجم کا ہے اور وہ لتا سہاے یعنی خوش ہے اور بھوم سوتھل ہے یعنی زمین اچھی شان کی ہے سنو کھگراے کھگ کہتے ہین کوّے کو اور راے کے معنی سردار کے ہین یعنی سنواے کوّا راے۔ اور گرڑ جی جیسے وہ کہہ رہے ہین اُنکی صورت کوّے کی سی تھی **چوپائی** سنبھوسمت تاکر ہوے بسندرم رام اُودیس تہتہ سوے ٭ سمبھو سمت یعنی انہونی بات کا ہونا معجزے تاکر یعنی اُس سے ہوینگے۔ وہی اللہ کا ولی اُودیس تہتہ یعنی قائم کیا جاویگا۔ سوے یعنی وہی **چوپائی** سمت بکرم کے دوہ انگا۔ مہاں کوک نس چتر پتنگا ٭ یعنی سمت بکرماجیت کے دو انگ ہوینگے۔ دوہ کہتے ہین سمندر کو اور سمندر سات ہین یعنی سمندر کا بدن یعنی ساتوین صدی ہوگی۔ چنانچہ ازروے حساب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے دن روز ہوتے ہین اور مہاں کے معنی ہین نہایت اور کوک کے معنی اندھیری اور نس کے معنی رات یعنی نہایت اندھیری رات مین چتر پتنگا یعنی جیسے چار سورج طلوع کرین۔ یعنی جب اندھیرا کفر کا زیادہ ہوگا تب اُنکا نور پیغمبری کا جو آفتاب سے چوگنی روشنی ایمان کی رکھتا ہے اُس اندھیرے کے

دفع کرنیکے لئے طلوع کریگا چوپائی آج سینت بھو پریت دکھاوے۔ آپن مت سب کا سمجھاوے +
یعنی بلوشاہی قاعدہ سے اور بہو سے یعنی خوف دلا کے دھمکا کے پریت یعنی خلق اور محبت دکھاویگا
اپنا دین سب کو سمجھا دیگا۔ چوپائی چتر سندرم ست چارے۔ تن کر تنس ہوے بہو بھارے +
چتر یعنی عاقل سندرم یعنی اللہ کے دل ست یعنی سیوک یعنی خلیفہ چار ہونگے۔ اُنسے تنس
یعنی نسل یعنی سلسلہ دین کا بہو یعنی بہت بھاری ہوگا۔ چوپائی نگم اگم سوے تیج اپارا + تپی
اپا اونت مجھارا + یعنی نگم اگم سمندر کو کہتے ہین یعنی سمندر کا جیسا پھیلاؤ ہے ویسا ہی تیج
یعنی جلال بے انتہا اُنکا ہوگا۔ اور تپی یعنی گرم ہوگا اپا یعنی اوا اونت یعنی انہین مجھارا ٨
یعنی بیچ مین یعنی جس طرح کمہار کے آوے مین ایک جگہ آگ لگی اور سب طرف جلنے لگا۔
اسی طرح وہ دین محمدی عرب سے سب ملکون مین پہنچیگا اور گرما گرمی کے ساتھ جاری ہوگا۔
چوپائی تب لگ سندرم چہی کوے + بنا محمد پار نہوے + یعنی اس دین جاری رہنے تک
جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے تو بے وسیلہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین پہنچیگا۔ چوپائی۔
تیشی مانس جنت بھکاری۔ شمرت نام ہو وین برت دھاری۔ تیشی مانس یعنی عابد آدمی جنت
بھکاری یعنی بڑے بھیک مانگنے والے اور حرص والے۔ شمرت نام یعنی اُس نام پاک کا وظیفہ
کرتے ہی ہوونگے۔ برت دہاری یعنی مرتبے والے چوپائی بن آچار بچار دھنیشا بھین
جاے زمشی کلیسا + یعنی اے دھنیش جو کوئی آچار بچار تجگے یعنی جھوٹ پاک اور پوجا پاٹ
جیسا کچھ ہندو دین ہے اُسکو چھوڑکے یعنی طریقہ اسلام قبول کرکے جاے یعنی اُسکو نر یعنی انسان
وظیفہ کرینگے اُنکی جتنی فکرین دین و دنیا کی ہین وہ سب دور ہو جائینگی۔ سورٹھا دیک
سم اتن جوت جرت اور جارت ادہک + نہین کرسان سجوت توکت سوکت مین پڑے ٹیپ + ٣
یعنی چراغ کی مانند اس جوت یعنی ایسا نور کہ روشن ہوتا ہے اور روشن کرتا ہے ادہک
یعنی بہت یعنی وہ نور محمدی مثل چراغ کے روشن ہوگا کہ ایک چراغ سے اور بہت سے
چراغ روشن ہوجاوینگے۔ کرسان یعنی پتھری اور سجوت یعنی چنگاری توکت یعنی کس طرف سے ۴
سوکت یعنی سوختہ یعنی مانند پتھری کی آگ کے نہوگا کہ ایک چنگاری نکلے اور دبے کسطرف
سے سوختہ مین لگے یا نہ بھی لگے۔ دوہا اونگ شونگ اور رار کر توریا ادھک دودار۔ جاگرت

٨

سکھپت سپن جم نام ابتہا چار + اونگ مقام شبد اور اچھا کا ہے۔ جسکو ارادۂ الٰہی کہتے ہین
اور شونگ یعنی اللہ تعالےٰ کا علم جس سے کوئی ذرّہ پوشیدہ نہین اور رار کر اُسکی اصل یا اکار ہے
یعنی اللہ کی ذات پاک جسکو کوئی نہین کہہ سکتا کہ کیسا ہے۔ توریا یعنی اللہ کی پہچان جاگرت یعنی
خلقت انسانون کی اور سکھپت یعنی مقام ارواحون کا۔ سپن یعنی خلقت فرشتون کی ابتہا
یعنی منزل یعنی یہ چار منزلین دین محمدی مین مقرر ہونگی۔ **دوہا** ایک سہس اور پنچ ست
بدھ منگل ابریک۔ نام دھارن کرین پنچھی سن کر ٹیک + یعنی ایک ہزار اور پانچ سو برس تک
نہایت خوشی سے جو بے انتہا ہے لوگ اُسی نام کو وظیفہ کرینگے یقین دل سے مضبوط ہو کر۔
**چوپائی** سو ساچ نکٹ نر پاوین ہر ور رس کر وید بکھانی + یعنی اللہ کی محبت مین مٹ جانا
اور نجات وہی انسان پاوینگے۔ ہر ور رس کر یعنی بار بار اچھی طرح سے وید یہی کہتا ہے۔
**چوپائی** تب ہوے نہک لنگ اوتارا۔ مہدی کہین شکل سنسارا + نہک لنگ کے معنی
معلوم نہین یعنی تب ایک اوتار یعنی مرد کامل ہوگا جسکو سب امام مہدی کہینگے۔ **چوپائی**۔
پرسندرم نمان نہین ہوے۔ تلشی بچن ست ست کوے۔ یعنی اُسوقت کے بعد پھر ولایت
نہین ہوگی۔ تلشی داس جی سچ سچ کہتے ہین۔ **اتھربن بید اور کلکی پران سے محمدی
بشارتون کا بیان** ایک رسالہ اجمیر شریف مین چھاپا گیا ہے۔ جناب خواجہ معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پاک کا فیض اللہ تعالےٰ نے یون ظاہر کیا ہے کہ مولوی محمد حسن
صاحب جو جناب خواجہ نجم الدین صاحب چشتی کے مُرید ہین اور خواجہ نجم الدین صاحب خاص
مرید اور جانشین ہمارے دادا پیر صاحب جناب مولانا محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہین سو مولوی محمد حسن صاحب نے دو رسالے اس مقدمہ مین لکھے ہین ایک کا نام تصدیق
الہنود بجیب الودود دوسرے کا نام کشف الاستار رکھا ہے۔ اُنھون نے بہت سی محمدی
بشارتین ہندؤن کی اگلی کتابون سے لکھی ہین۔ ایک عبارت اتھربن بید کی اُنھون نے
سنسکرت حرفون مین لکھکر اُسکا ترجمہ اردو مین کر دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ جو ہمارا پرمیشور دیگا
پرورش کرنیوالا اور دولت دینے والا اور سب کام کا مالک جسکی مہربانی سے مہاراجہ ورن
نے بڑا رتبہ پایا ہے اور وہ راجہ ورن اپنے مریدون کو اللہ کا یہ منتر دیتا ہے کہ اُسنے یہ

کہا ہے کہ مین صبح کو اے دوست اُس خدا کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس آواز سے پکارتا ہون
اور یہ منتر اور وَرُن اُنہون نے اقبال کی ترقی کے واسطے شکر بھیجا اور ہوم کرنیوالے کو
راجہ اندر کے موافق سب کچھ دیتا ہے اور سب سے بڑا اللہ جسکو اندر کا مالک کہتے ہین اور
سب سے بڑا عمدہ پربرہما سب جیو کے باطن کا جاننے والا غریبون کی پرورش کرنیوالا اور
سب کا پیدا کرنیوالا اور جسمین سب کی سمائی ہے اور سب جگیون سے پوجا جاتا ہے اور
آفتاب اور سب ستارے اُسی اللہ کی قدرت سے ہین۔ سب رکھی لوگ اُسکو پوجتے ہین
اور سب چیزون مین وہی روشنی دیتا ہے جسنے راجہ اندر کو پوشیدہ ہوجانیکا حکم سکھایا۔
اور جو زمین اور آسمان دنیا کو دھارن کرتا ہے وہی اللہ ہمارے دشمنون کو مار کر سب
بلا سے بچاوے۔ اسی طرح ایک اور عبارت اتھربن بید کی سنسکرت حرفون مین لکھی ہے
پھر اُسکو ہمارے حرفون مین زیر زبر کے ساتھ لکھا ہے۔ پھر اُسکا ترجمہ اردو مین کردیا ہے
وہ لکھے یہ ہین اَسْمَ اَلْاُمْ اِلّی اِلّیِّش بَرُونا دِرتیاپَیْ دَہِتی اِلّلٰی بَرُنُور راجا پَیْرُدُوْدُہیام
رَشْتُرُوْ۔ یعنی مین ہون اللہ پیدا کرنیوالا مالک پانی کا اچھی طرح سے جہان کا بنانے والا
فنا کرنیوالا پانی کا مالک اِلَّا اللّٰوَابی اَلَامْ بر تو سترو تیج کامہ ہوتار مندرو ہوتار مندرو
ہوتار مندرو مہا سرندرا پیدا کرنیوالا فنا کرنیوالا بس اللہ پانی کا مالک او جالا کرنیوالا
جہان کا ہستی کا مالک ہستی کا مالک اندرون کا بڑا اندرا لو جیشٹو سریشٹن پرمن پورنن
برہمان الام الو رسول محمد رہ کم برشی۔ پیدا کرنیوالا زور اور بڑا زور آور بڑا پورا موجود بڑا
اللہ پیدا کرنیوالا رسول محمد زور آور کا کون ہے برابر کا۔ اَلّوَ الاُمْ آ والاَمْ بوکن اکمین اللہ
بوکن نکہا نکمن الو جگین ہت ہتوہ الاَمْ سورج چندر سرب نکھترا۔ پیدا کرنیوالا اللہ ہے
بن حد کا اللہ فنا اُسکو نہین۔ اللہ کا مارنیوالا کوئی نہین۔ پیدا کرنیوالا جگ کا یعنی ہوم کا مالک
گردن گری اسکے نام اللہ سورج چاند سارے نکھترون کا الورشی نام سرب دبیار اندر
اپورب مایا پرم انترکشا پیدا کرنیوالا رکھہ نام سارے جہان کا مالک پورب مایا اترسب سے
پرے الو پرتھیا انترکش بشوردین دہیاپی دہتی الَّلٰی بر نور اجا پیرُدُو پیدا کرنیوالا زمین
کا سب کے قریب جہان کا روپ عمدہ بنانے والا فنا کرنیوالا پانی کا مالک پھر دوبارہ بنانیوالا

الام کبر الام کبر الام الی اتی اللی ادم اللہ اللی اما د سرد و پا اللہ کو برابر اللہ کون برابر اللہ فنا کرنیوالا بس فنا کرنیوالا ادم اللہ فنا کرنیوالا بن حد کا سروپ اتھر دنی شامان ہردم ہربن جنان پشون سدہان جل چران اور شٹن کرو ریپٹ - اسر سنہاری ہردم ہربن الور سور مہدرہ کبرشی - اتھربن بید کا خلاصہ اگلا منتر آدمی چوپائے اچھے لوگ پانی جیو جو نظر نہ آوین کر کرانکو دور بے ایمان کی گردن کاٹے اگلے منتر سے اللہ کا رسول محمدؐ زور آور کون ہے برابر کا - الو الام اللی اتی اللی اتی اللہ سکتی سمپوری - پیدا کرنیوالا اللہ فنا کرنیوالا بس فنا کرنیوالا بس اللہ سکتی سب پوری ہوئی یعنی اللہ کی تعریف پوری ہوئی - تصدیق لہنود مین ہے کہ چارون بیدون مین اول مین تھوڑی تھوڑی اللہ کے قول ہین جو کامل کے دل پر ارشاد فرمایا ہے باقی شرح ہے - پنڈت کنہیالال جو پونا ستارے مین اتھربن بید پڑھکر یہان آئے ہین بیان کرتے ہین کہ آٹھ ہزار اشلوک اتھربن بید مین اسی اللہ سکتہ کے بیان مین ہین جو تمام تعریف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اتھربن بید مسلمانون کو بھی سکھانا چاہیے ہندو مذہب مین اسکا اذن ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ جو پنڈت اس بید سے واقف ہین اور زیادہ ضد رکھتے ہین اور اتھربن بید کو میرے سامنے کھولکر پڑھنے لگے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات پاک جسکو نرنجن نرنکار کہتے ہین اُسکو اتھربن بید مین الام کہا ہے - وہان دم مارنیکی جگہ نہین نہ اُسکا کوئی نشان ہے نہ صورت ہے نہ مورت پھر اُسکی تین صفتین ہین - ایک صفت پیدا کرنیکی - دوسری صفت پالنے کی تیسری صفت مار ڈالنے کی اور اتھربن بید مین جو آٹھ ہزار اشلوک ہین اُن مین تمام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اور مسلمانون کے عقیدون کا پیش خبری کے طور پر بیان ہے اور قیامت کا برحق ہونا اُس مین صاف ثابت ہے - اس زمانہ مین جب اتھربن بید کا یہ مقام یعنی اللہ سکتہ ہندوؤن کو دکھایا جاتا ہے تو اجمیر شریف کے جاہل پنڈت کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے یہ باتین اس بید مین داخل کر دی ہین اور پنڈت کنہیالال کے پاس اتھربن بید چھ سو برس پہلے کا لکھا ہوا موجود ہے اور اسپر تاریخ کا ورق اُسی خط مین لکھا ہوا ہے کہ اُسوقت مین اکبر کا بلکہ تیموریون کا نام و نشان بھی نتھا - کشف الاستار مین ہے کہ شاہ پورہ رجستان مین پنڈت شوشرم داس کے پاس گیا شیخ

برس کا لکھا ہوا اتھربن بید موجود ہے اور اسمین اللہ سکتہ موجود ہے ۔ تصدیق الہنود
مین ہے کہ ہندوؤن کے اگلے لوگون کی بولی مین اوتار بڑے کامل کو بولتے تھے جو اللہ
کی یاد مین ڈوب جاوے اور اپنے تئین بھول جاوے ۔ سو ہندؤن کی کتابون مین
دس اوتار لکھے ہین اُن اوتارون مین کرشن کو بہت بڑا کامل لکھا ہے اور ہندؤن
کے اگلے بزرگون نے بدھ اوتار کی اور کلکی کے اوتار کی خبر دی ہے ۔ سو بدھ اوتار کا
زمانہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے ہے ۔ مگر برہمنون نے بُدھ اوتار
کو نہین مانا جسطرح یہودیون نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہین مانا ۔ مگر جین وغیرہ مین
بُدھ مستی بکثرت ہین اور خدا کو ایک کہتے ہین اور کلکی اوتار کے پتے ہندؤن کی اگلی کتابون
مین لکھے ہین وہ سب پتے ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین ۔ خوب ثابت
ہوا کہ کلکی اوتار خطاب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ مولوی محمد حسن صاحب
نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ ہندؤن کے جتنے راجہ حضرت محمد صلے اللہ وسلم سے پہلے
گذرے ہین اُن سب کا حال ہندؤن کی معتبر کتابون سے لکھدیا ہے ۔ اس مین بہت
بڑا مطلب ہے ۔ بڑے کام کی بات ہے وہ بات یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے پہلے کچھ بے ایمان لوگ ہندوستان مین پھیل گئے تھے ۔ اگلے بزرگون نے اُنکی بھی
خبر دی ہے اور اُنکے پتے بتائے ہین ۔ پھر فرمایا ہے کہ بعد اُسکے کلکی اوتار کا ظہور ہوگا سو
ہندو لوگ ضد کے مارے کہدیتے ہین کہ وہ جو ہمارے بزرگون نے بُرے اور بدکار لوگون
کی خبر دی ہے سو انہین مسلمانونکی خبر دی ہے اس لئے اوّن سے آخرتک اُنکے سب اجاڑنکا
حال بیان کردیا اور آئینہ کی طرح صاف دکھادیا کہ جن بے ایمانون کی خبر اوتارون نے
دی تھی وہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوچکے اور کلکی اوتار کے جو جو پتے
اور نشان تھے وہ سب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین ۔ مولوی صاحب
لکھتے ہین کہ دشنو پران جو ہندؤن کی بڑی معتبر کتاب ہے جس شخص نے وہ کتاب لکھی
ہے وہ چوتھے باب مین لکھتا ہے کہ پرنجھت راجا میرے وقت مین ہے اور پرنجھت بھیم
کا بیٹا ہے اور وہ ارجن کا بیٹا اور پانڈو کا بیٹا اور پانڈو بیاس برہمن کا اور دشنو پران

بید بیاس کے پیچھے اور پران بیاس کے اوّل کا ہے وہ چوتھے باب مین بائیسوین درجے مین لکھتا
ہے کہ پریچھت کے راجا اکشما تک پانڈؤون مین بائیس پشت ہوگی اور اُسی باب مین
تیئیسوین درجے مین لکھتا ہے کہ سورج بنسیون مین اکشواجو وشنو پران کے لکھنے والے
کے وقت مین تھا اُس سے شاکیا تک اٹھارہ پشتین ہونگی اور وشنو پران کا ترجمہ جو انگریزی
مین ہے اُس مین لکھا ہے کہ پرانی عمارتین جو انگریزون کو ہندوستان مین ملی ہین اُن عمارتون
کے پتھرون پر جو کچھ لکھا ہوا تھا اُس سے ہمکو معلوم ہوا کہ شاکیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
سات سو برس پہلے پیدا ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ سے پانچ سو تیئیس برس پہلے مرا اور
چین اور تبت وغیرہ اور قومون کے احوال کی کتابون سے بھی مطابق کرلیا اور اسی پران میں
اسی جگہ پر لکھتا ہے کہ قوم پانڈو جسنے قوم برہمن اور چھتریون کی بنیاد ڈالی ہے وہ کشما پانڈو پر تمام
ہوا اور اکشما کا باپ سدہو دہنا کالپی اور دوابا کا راجا تھا جیسا ترجمۂ انگریزی مین لکھا ہے۔
کشف الاستار مین ہے کہ اُسکے بعد رہا سہا پریچھت سے تئیس پشت کے بعد سومترا
پر تمام ہوا۔ تصدیق الہنود اور کشف الاستار مین ہے کہ سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے چھ سو برس پہلے تھا۔ اور شاکیا وہ ہے جسنے بُدھ مذہب کی بہت مدد کی ہے۔ اور اُسی
پران مین مگد کے گھرانے کا سلسلہ لکھا ہے اور مگد پہلے پٹنہ کو کہتے تھے اور یہ سلسلہ جرا سندہ
سے شروع ہوا جو کشن جی کے مقابلہ پر تھا اور اُسکا بیٹا سہادیو کشن کا تابع ہوکر مہابھارت
کی لڑائی مین پانڈون کا شریک ہوا اور اکیس پشت پیچھے رنجی پر تمام ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے پانچ سو برس پہلے تھا۔ اس مقام مین بہت بڑا مطلب یہ ہے کہ اس رنجی کے مارے جانیکے بعد ہندو لوگ گمراہ ہوگئے
انمین ایمان کچھ پہلے سا نہ رہا اور اوتارون نے خبر دی تھی اور یہ رنجی حضرت عیسیٰ سے پانچ سو برس پہلے تھا۔ تو ہمارے حضرت سے پہلے اسلام صلی اللہ علیہ
وسلم سے رنجی گیارہ سو برس پہلے تھا۔ کتاب بھاگوت میں جو ہندؤوں کی بڑی معتبر کتاب ہے اُسمین لکھا ہے کہ جب رنجی
مگدی یعنی پٹنہ کا رہنے والا مارا جاویگا۔ زمانہ بہت خراب ہوگا اور بت پرستی اور بے ایمانی پھیلے گی اور عمدہ عبادت غسل ہی
ٹھہریگا جو دور دراز ندیوں پر جانا ہوا اور چوری کو ہنر اور زنا کو لوگ شجاعت اور خوبی سمجھینگے اور سب عیب ظاہر ہونگے اور سارے ملک ہند میں
جیسے آبو اور قنوج اور مگد اور پراگ اور متھرا اور کاشی میں ملیچھون کا راج ہوگا۔ اُسوقت کلکی اوتار
پیدا ہو نگے۔ بھاگوت کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ بت پرستی ہندؤون مین اُسوقت تک نہ تھی
مطلب یہ ہے کہ وہ بت پرست جو بتوں کو اللہ کا شریک سمجھنے لگے یہ بت پرست اُسوقت سے پہلے نہ تھے

اس بت پرستی کو اگلے ہندو بہت بُرا جانتے تھے۔ فقط اتنا کرتے تھے کہ اللہ کے خاص بندون
کی تصویرین برکت کے واسطے اپنے پاس رکھتے تھے تاکہ اُنکی محبت اور اُنکا دھیان ہر وقت
جما رہے۔ جب رِکھی مارا گیا اُسکے بعد ایسی بت پرستی پھیلی جسمین ایمان جاتا رہا۔ اُنھین بے ایمان
بت پرستون کو اگلے ہندوؤن نے ملیچھ یعنی بے ایمان کہا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ بت پرستی
اور ہندوستان مین پھیل جائیگی تب اس کفر کے مٹانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے کلکی اوتار کو یعنی
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجیگا۔ کلکی پران جو ہندوؤن کی معتبر کتاب ہے اُسمین لکھا ہے
ہے کہ کلکی اوتار اُنکو اسلئے کہا ہے کہ وہ کلک کو دور کرینگے جو زمانہ کے دل پر چھا رہا ہوگا اور
وہ آپ تو پورن برہم ہونگے مطلب یہ ہے کہ کلک کہتے ہیں زنگار کو یا میل کو سو آپ کا خطاب
کلکی اوتار اس لئے ہوا کہ آپ ایسے وقت مین ظاہر ہوے کہ سارے جہان کے دل پر اندھیرا
کفر کا چھا گیا تھا اور آپ خود پورن برہم تھے یعنی پورے تھے۔ سب کمالون مین کامل تھے یہی
پتا آپکا توریت اور زبور مین اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین ہے۔ اللہ نے فرمادیا ہے
کہ اندھیرا کفر کا سارے جہان مین پھیل جاویگا۔ اور ظلم ظالمون کا انتہا کو پہنچے گا تب آپکا ظہور
ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ ادھر ہندوستان کے ملک مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پانچ سو برس
پہلے سے ہندو بگڑ گئے۔ اللہ کو بھول گئے۔ اور بتون کو اللہ کا دوسرا سمجھے۔ بعد اسکے پانچ سو برس
بعد حضرت عیسےٰ کے وقت سے ملک شام اور روم کے بہت یہودی یون بگڑے کہ حضرت عیسےٰ
کے پکے دشمن ہوگئے کچھ دنون کے بعد حضرت عیسےٰ کے ماننے والے یون بگڑے کہ حضرت عیسےٰ
کو اُنھون نے خدا کا دوسرا سمجھا۔ حضرت عیسےٰ کے کچھ سو برس بعد اللہ نے جناب محمدؐ کو مکہ مین پیدا کیا۔
اور اُنپر قرآن اُتارا کہ سب قومون کے دلون پر سے میل چھڑا دین اور پردے غفلت کے ۳
اُٹھا دین یہی پتہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین دیا ہے کہ ساری قومون پر جو پردہ پڑا ہوا
ہے اللہ تعالےٰ اُس پردے کو اُٹھا دیگا۔ ایک رسالہ پادریون نے لکھا ہے اُس مین شنستر دہیرا
سے نقل کیا ہے کہ دولت اور دینداری دن بدن گھٹیگی یہان تک کہ دنیا بالکل تباہ ہو جاویگی
لوگ آن پھا بوجھون سے جنھین اُٹھنے بادشاہ اُنپر ڈالینگے پریشان ہوکر اور جنگل میں ساگ پات
جڑین میوے پھول اور پتون پر خوشی سے بسر کرین گے۔ آخر کو کلکی اوتار آویگا وہ سب ملیچھون

اور چورون کو اور سب جنکے دل بدی پر مائل ہین تباہ کریگا۔ دیکھو یہ پتا صاف محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کا ہے۔ آپکے تین سو برس پہلے قسطنطین بادشاہ جو حضرت عیسےٰ سے تین سو
برس بعد تھا بت پرستی چھوڑ کر جھوٹ موٹ کا عیسائی ہوا۔ اُسنے حضرت عیسےٰ کو روح القدس
اور دو خدا ٹھہرا کر سب لوگون پر جبر کیا کہ تین خدا اُن کا اقرار کرو نہین تو تمہارے گھر تباہ کر دیے
جاوینگے۔ اُسوقت سے ایماندار لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تھے اور سب چیزونکو اللہ کا بندہ جانکے
مانتے تھے جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپ چھپکر بیٹھ رہے۔ ساگ پات کھا کھا کر رہے اور اپنا ایمان بچایا جب اللہ نے محمدؐ ہی
نور پھیلایا تب سب ایمان والون نے امن پایا۔ تصدیق الہنود مین ہے کہ نند کے خاندان
کے بعد دشنو پران اور بھاگوت مین پرادھ شنگ کے بیٹے کی پانچ پشت تک کی سلطنت
لکھی ہے۔ اور کشف الاستار مین ہے کہ رنجی کے وزیر پرادھ نے اُسکو مار ڈالا۔ اُسکے
بیٹے شنگ کی سلطنت پانچ پشت پر ہوئی اُنکے بعد دس ششوناک قوم کا تیہ کے ایک سو
ساٹھ برس کی سلطنت لکھی ہے۔ اُن مین اجیتا سترو اچھٹی پشت مین تھا۔ اور حضرت عیسےٰ
سے ساڑھے پانسو برس پہلے رنجی کے اول زمانہ مین تھا۔ اُنکے بعد نند کے گھرانے کی سلطنت
لکھی ہے۔ اُن مین مہانند سکندر کے وقت مین تھا۔ اور دشنو پران کے چوتھے باب کے آخر کے
موافق ارجن کے بھائی جدھشتر کے سلطنت چھوڑنے اور پریچھت کے پیدا ہونے سے مہانند
تک عرصہ ایک ہزار پندرہ سو برس کا لکھا ہے۔ اور نند کے گھرانے کے بعد موریا کے گھرانے
کی سلطنت ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس کی لکھی ہے اُنکے بعد دس شنگ یعنی شاکی کے ایک سو
بارہ برس کی سلطنت لکھی ہے۔ اُنکے بعد چار کنڈون کی یعنی چار زاتون کی سلطنت چار سو پانچ
برس کی لکھی ہے۔ اُنکے بعد اندرا کے گھرانے کے تیس ۳۰ راجا وُنکا بیان ہے جنکی سلطنت
چار سو چھیالیس برس کی لکھی تھی بدستور ہوئی۔ کہ حضرت عیسےٰ سے بیس برس پہلے شروع
ہوئی اور حضرت عیسےٰ کے چار سو چھبیس برس بعد تمام ہوئی۔ یہ سلسلے بدستور ہوے۔
اور سب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے۔ ان سلسلون کے بعد
اور سلسلے لکھے ہیں کہ سات شخص ابھیر اور دس گروہرب اور سولہ شاکے اور دس گنگ
اور آٹھ یاونا اور چودہ نوشاری اور تیرہ منڈی اور دس گرنڈھون کے اور کل زمانہ ان سلسلون کا

ایک ہزار سات سو ننانوے برس مین لکھا ہے۔ اُنکا بیان ترتیب سے یون ہے کہ آٹھ یا ونا
اجیتاسترو کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ سے پانسو پندرہ برس پہلے تھے اور یہ یاونا یونان کے
لوگ ہین کیونکہ ہند کا واسطہ یونان سے قدیم سے رہا ہے کہ حضرت سکندر کے زمانہ تک
یونان والون کو یَوَنْ کہا گیا ہے یعنی ہندوستان کے لوگ اُس زمانہ مین یونان کے
لوگون کو یَوَن کہتے تھے چنانچہ خود حضرت سکندر کو یَوَنْ کا بادشاہ کہا ہے۔ اب خوب ثابت
ہوگیا ہے کہ یاونا بھی اُنھون نے یونان کے لوگون کو کہا ہے۔ پھر اُنکے زمانہ کو دیکھو کہ
آٹھ یاونا کے بعد چودہ نوشارے ہوے اور نوشارے قوم پانڈون کے بعد تھے اور سومتر
پانڈو حضرت عیسےٰ سے چھ سو برس پہلے تھا۔ اور یہ سومترا پانڈو قوم کا آخری راجہ ہے۔
اور اسکے بعد نوشاورے ہوے تو یہ آٹھ یاونا حضرت عیسےٰ سے پانسو برس پہلے تھے اور
وشنو پران کا شرح کرنیوالا اور انگریزی ترجمہ کرنیوالا یہان یون سمجھا ہے کہ یہ یاونا وہ
ہین جو باریلیخ کہلاتے ہین جو حضرت سکندر کی فوج مین سے باقی رہگئے تھے وہ بلخ مین رہے
اور اُنھون نے جمنا تک راج کیا۔ اگر وہ ہین تو بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے تین سو برس
پہلے کے ہین اور مہابھارت کی لڑائی مین کشن جی کے مقابل مین جو جراسندہ تھا اس جراسندہ
کو کال یون نے مدد کی تھی۔ جیسا کہ مہابھارت کی سبھا پرب مین لکھا ہے۔ اسی لئے بھاگوت
مین اُسکو یعنی کالیون کو اسر کہا ہے اور اسر ناپاک اور بے ایمان کو کہتے ہین۔ اُسکو اس لئے
بے ایمان کہا کہ اُسنے کرشن جی سے سامنا کیا اور جراسندہ ظالم کا شریک ہوا۔ اور ایک شخص کے
بُرے ہونے سے ساری قوم بُری نہین ہوجاتی۔ یونان والے اگلے وقتون مین بہت سے
بے ایمان تھے اور ان مین بہت خدا پرست بھی تھے۔ حضرت سکندر بادشاہ کیسے خدا پرست
تھے۔ جنھون نے ہر ہر شہر مین آگ پوجنے والون کے آتش خانے توڑے اور خدا پرستی ہر ہر
شہر مین پھیلائی اور حضرت ابراہیم کی شریعت کو جاری کیا اور یہ جو کاتھون کی قوم ہے انکی
اصل بھی یونان سے ہے۔ پادریون کی کتابون مین ہے کہ گاتھ ایک وحشی قوم تھی جو ملک
یونان کے آس پاس رہتی تھی۔ اُنھون نے حضرت عیسےٰ کے تین سو برس بعد ملک روم پر حملہ
کیا کہ اُسکی دس شاخین ہوگئین۔ جتنی قومین کاتھون کی ہین وہ سب قومین آنکی بھی لکھی ہین

معلوم ہوا کہ وہی لوگ ملک یونان سے ملک ہند مین آئے ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ یادونا بھاگوت
مین مسلمانون کو کہا ہے محض غلط ہے اور بعضے ہند و اسپر دلیل لاتے ہین کہ یادونا لوگ پچھم کی طرف
سے آئے تھے اور عرب ہمارے ملک سے پچھم کی طرف ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ہندوستان
سے اور بہت ملک پچھم کی طرف ہین یونان بھی پچھم طرف ہے۔ یون انھین یونان والون کو کہا ہے
پھر تصدیق الہنود مین لکھا ہے کہ اُنکے بعد چودہ نوشاری ہوے۔ وہ گھرانا بسروا کا ہے
جو پانڈو کے بعد ہے اُنکے بعد سولہ شاکی بیر ماہ کے گھرانے کے ہین۔ پھر دس گنگ ہین
اُن مین مہا گنگ تھا۔ پھر سات شخص ابھیر ہین ان مین سکونت کو ہی تھا۔ جیسا کہ آرائش
محفل مین ہنود کی کتابون مین لکھا ہے۔ بعد اُنکے گردہرپ کے گھرانے کا ذکر ہے اُنکے
بعد تیرہ منڈی وشنو پُران کے لکھنے کے موافق ہین۔ وہ تیرہ شخص شالباہن کے ہین۔ جو
شمال یعنی اُترطرف تھا جیسا کہ اسی پُران کی شرح مین لکھا ہے۔ الفنسٹن انگریزی اردو
کتاب کا دو سو اکیسوان صفحہ دیکھنا چاہیے۔ اور بھاگوت مین اس جگہ پر دس گرنڈ لکھا ہے
وہ ایک قوم مہاراشٹرا اور اڑیسا کی درمیان مین ہین جنکا راج اُس کتاب کے چار سو دسوین
صفحہ کے موافق منڈیون کے میدان مین تھا۔ سو یہ سب سلسلے ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سے پہلے ہوچکے۔ پھر ذکر مونون کے راج کا ہے جو تین سو سال کرین اور وشنو
پُران کی شرح کے موافق ہون قوم پچھم و اُتر کی ہے۔ اور سنسکرت میں مون چُپ کو کہتے ہین
اور سمندر پال فقیر بڑی مُدت تک چُپ رہا۔ آخر کو بکرم کی بادشاہت پر قبضہ کرکے اُسنے اپنی
اولاد سمیت تین سو برس راج کیا اور سلطنت شالباہن کے گھرانے کی ایک ملک مین اور
سمندر پال کی سلطنت دوسرے ملک مین ایک ہی وقت مین تھی۔ پھر ذکر ہے کہ گیارہ شخص
پاری کی سلطنت ہوگی سو اتبک دکھن مین اُنکا پتہ موجود ہے۔ وہ لوگ الفنسٹن انگریزی
اردو تاریخ کے چار سو ساتوین صفحہ کے موافق حضرت عیسٰے کے زمانہ مین تھے۔ وہ ملوک خند
کے گھرانے کے گیارہ شخص ہین جنکا راج سمندر پالیون کے بعد ہوا ہے۔ پھر ذکر کیلا کا
باؤنا کا ہے اب کیلا کا کو کلنکا بولتے ہین۔ وہ چلو کیا تلنگانہ مین اڑیسے کے پاس ایک ضلع
ہے۔ اور اڑیسا کے احوال مین جو کتاب ہے اُس مین اُنکی سلطنت حضرت عیسٰے کے اُنسے چھ سو

برس پہلے لکھی ہے۔ پھر الفنسٹن جو اپنی اردو تاریخ کے دوسو اکتیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ غالب یون ہے کہ ذکر مسلمانون کا ہے یہ بات الفنسٹن کی صاف غلط ہے ان سلسلون کے بعد تیرہ بار بلخ کا ذکر ہے جنکا ذکر ہو چکا۔ پھر وشنو پران مین سات شخص کشلا و دشواش فتنک کو لکھا ہے۔ جو اس پران کی شرح کے موافق حضرت عیسےٰ کے پانسو برس بعد تھے پردار اور منی دھن اور کناک اور مشک اور گوہا کا حال ہے اور گویا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہے اور کلکی پران مین لکھا ہے کہ دوسرے ملک کے ایک بڑے راجہ کو وقت مین جبکہ سورج نسی بے شاخ و پوب یعنی بے شاخ و نشان ہو جاوین تب کلکی اوتار تشریف لاوینگے یہ پتہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہوا جیسا کہ شیو پرشاد ہندو بنارس کا معتبر اپنی کتاب آئینہ تاریخ نما کے آٹھوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ پرتاب چند کے وقت مین ایران کا بادشاہ نوشیروان لشکر کشی کر کے جتنا محصول رہگیا تھا دام دام پرتاب چند سے لے گیا۔ اور تاریخ تیموری جو کسی ہندو نے اردو میں لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوشیروان پرتاب چند کی بیٹی بھی لے گیا اور نوشیروان بادشاہ حضرت عیسےٰ کے وقت سے پانسو تیس برس بعد تخت پر بیٹھا اور پرتاب چند کے مرنیکے بعد ہند کا راج ایسا بگڑ گیا کہ اُسکے صوبہ دار اپنے اپنے صوبے دبا بیٹھے۔ اُن بہت سے صوبہ دار حاکمون کو جو الگ الگ سب بادشاہ بن بیٹھے تھے تاریخ کی کتابون کے لکھنے والون نے راجا اندر کے خاندون کا سارا راج لکھا ہے۔ اُس زمانہ مین قوم چھتری سے راج جاتا رہا تھا اور برہمن سے شندھر تک اہیر اور کوہی اور جنگلی علاقہ مگدا اور الہ آباد اور متھرا اور کاشی اور قنوج وغیرہ میں خود مختار راج کرتے تھے۔ گویا ہرات کی کشتی مین ہر ایک راجا اور ٹھاکر ہو گیا تھا۔ اور شہر بلبھی پور جو اودیپور کے راجاؤن کا ہمیشہ سے گجرات مین بادشاہی شہر تھا اُسکو نوشیروان کی فوج نے سرے سے مسمار کر دیا تھا۔ یہانتک کہ راجہ کی قوم مین سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا تھا۔ دیکھو وہ جو بھاگوت مین بتا دیا تھا کہ تمام ملک ہند مین آبو اور قنوج مین اور مگدا اور پراگ اور متھرا اور کاشی مین ملیچھون کا راج ہوگا اُسوقت کلکی اوتار تشریف لائینگے۔ یہ پتہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین کیسا ظاہر ہوا۔ اسی

نوشیروان کے زمانہ مین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اور سورج بنسی بنے نام
نشان ہوگئے۔ بس پتا ہوگیا یہ ضرور نہین کہ انکا نشان پھر کہیں سے ظاہر نہو۔ یہ جو اودیپور
کے راجہ کہتے ہین کہ ہم لوگ اولاد مین ہین اور وہ رامچندر کے فرزندون مین تھا۔ اس کا
سبب یہ ہے کہ ایک رانی جسکا نام پشتاوتی تھا زندہ رہگئی تھی وہ بھاگ کر ملیگڈھ کے پہاڑ
مین چھپ گئی تھی لیکن چونکہ حمل سے تھی لڑکا جنی اور اُسکا نام گوہ رکھا اور وہ اپنے ملک کا راجہ
ہوا۔ کلکی پران مین لکھا ہے کہ قوم کلکی اوتار کے گرگ یعنی رشئے یعنی عبادت کرنیوالے
ہونگے۔ اور ہمارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ اللہ کی عبادت کرنیوالے
تھے۔ کعبہ جو اللہ کا گھر ہے اُسکے خادم اور مجاور تھے۔ حضرت اسمعیل پیغمبر جو حضرت ابراہیم
پیغمبر کے بیٹے تھے اُنکی نسل مین قریشی لوگ تھے مگر حضرت اسمعیلؑ کا زمانہ بہت گذر گیا
تھا۔ بہت سے عرب کے لوگ بت پرستون کی صحبت مین بگڑ گئے تھے مگر کچھ لوگ خدا پرست
بھی باقی تھے۔ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ دادون سے کہین بت پرستی
ثابت نہین۔ بہت سے علم والون کی تحقیق یون ہے کہ آپ کے باپ دادا سب خدا پرست
تھے شرک سے پاک تھے۔ کلکی پران مین کلکی اوتار کے باپ کا نام وشنویس لکھا ہے اور وشنو
انکی بولی مین اللہ کو کہتے ہین اور یس کے معنی ہین بندہ تو وشنویس کے معنی ہوے بندہ اللہ
کا اور عربی مین عبداللہ کے بھی یہی معنی ہین کہ بندہ اللہ کا۔ اور عبداللہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے باپ کا نام ہے اور کلکی اوتار کی ماں کا نام سومتی ترجمہ کیا ہے اسکے معنی ہین
معتمدہ یعنی بھروسا کی ہوئی یعنی اسپر بھروسا ہے کہ وہ کبھی ہے دغا اور فریب نہ کریگی۔ یہی
معنی ہین آمنہ کے یعنی امن وامان والی۔ **فائدہ** مولانا عبدالرحمن چشتی کے رسالہ مین آپکے
باپ کا نام ذنت بھوبجہ لکھا ہے سو ایک پنڈت نے یون بتلایا کہ کانت کے نور اور جلال
کے اور بھوبجہ کے معنی مشغول رہنے والا۔ اب یہ معنی ہوے کہ اللہ کے نور مین مشغول رہنیوالا
یہ معنی بھی عبداللہ کے معنی سے نزدیک ہین۔ اللہ کا خاص بندہ وہی ہے جو اللہ کی یاد مین
مشغول رہے۔ کلکی پران مین لکھا ہے کہ کلکی اوتار کے تین بھائی ہونگے ایک کا نام کوی
یہی معنی ہین عقیل کے۔ دوسرے کا نام سمت اسکے معنی ہین بہت علم والا یہی معنی جعفر کے نام

سے نکلتے ہین۔ تیسرے کا نام پراک اسکے معنی ہین علیؑ سو عقیلؓ اور جعفرؓ اور علیؑ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے اور ابوطالب نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت محبت سے پالا تھا۔ ابوطالب آپ کے باپ عبداللہ کے بھائی تھے دونون کی مان ایک ہی تھین۔ ہند مین ایسے چچا کو باپ کہتے ہین۔ کلکی اوتار کے پیدا ہونیکا مقام سنبھل نگری لکھا ہے۔ سو شنبھل نگری عرب کی بستی کو کہتے ہین۔ اسکی تحقیق یہ ہے کہ ہندؤون نے زمین کے اور جنگل کے سات حصّے اور سمندر کے بھی سات حصّے کیے ہین جنگل کے حصّون مین جو بڑا جنگل ہے اُسکو دیپ کہتے ہین اور چھوٹے جنگل کو ابھ دیت کہتے تھے۔ اور ہند کے لوگ جب ملکون کی سیر کرتے تھے تو سوائے ہندوستان کے اور ملکون مین خشکی کی راہ سے جانا مشکل تھا سمندندی سے چین تک جو باقی چھ دیون کے برابر ہے تو اُس مین درخت جامن کے بہت ہین۔ اس راہ سے اُسکو جمبودیپ کہتے تھے اور سمندر کو سمندر شور کہتے تھے اور جب ایران کو جاتے تھے جسکی بندرگاہ یعنی ٹاپو سرسبز ہین اس باعث سے ساکھ دیپ کہتے تھے اور سمندر شور جو عرب کا سمندر ہے اُسی سمندر سے ایران کو جاتے تھے اس باعث سے سمندر کو سمندر شور کہتے تھے۔ تیسرا جنگل یمن اور ملک شام اور عرب ہے اور اُس مین روئی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جو ہند مین معمولی ہوتی ہے اور دوسری ایک بڑے درخت سے پیدا ہوتی ہے اور ہند مین جو بڑے درخت سے روئی پیدا ہوتی ہے اُسکو شیبھل اور شالمل اور شنبھل کہتے ہین۔ اس باعث سے اُس جنگل کا شنبھل نگری نام رکھا اور ایران اور عرب کے درمیان کا سمندر چھوٹا ہے لیکن اُس مین چلنا مشکل ہے اس باعث سے اُسکو چھاچھ کا سمندر یعنی کھٹّا نام رکھا۔ چوتھا جنگل افریقیہ ہے ملک مصر وغیرہ جہان کوش کے بھی ملک ہین وہ کوش جو حام کا بیٹا تھا اور حام حضرت نوح کے بیٹے تھے تو اُسکو کش دیپ کہتے تھے اور کش کا لفظ اصل مین کوش ہے۔ جس مین سے واو کو گرادیا اور چونکہ عرب اور مصر کے بیچ مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے آمد و رفت جاری ہے اس راہ سے اُسکو ہندؤون نے اُسکو سمندر گھیی کا کہا ہے۔ پانچوان جنگل یونان ہے۔ جب مصر سے یونان کو جاتے ہین تو سمندر راہ مین ہے اگرچہ اُسکا پانی میٹھا نہین لیکن آمد و رفت کثرت سے ہے

ہند کے لوگون نے اُسکو شربت کا سمندر کہا ہے۔ اور کرونچھ یعنی بگلا اُسمین بکثرت ہے اِس
جہت اُسکو کرونچھ دیپ کہا ہے۔ چھٹا جنگل روم اِٹلی ہے جسمین پہاڑون کی کثرت ہے
جسکو میدک دیپ کہتے ہین اس باعث اُسکو میدک دیپ کہا ہے اور بیچ کا دریا جو
بہت زور شور پر ہے اُسکو شراب کا دریا کہا ہے۔ ساتوان جنگل ہسپانیہ ہے اور اِٹلی سے
وہان جاتے ہوے مصر کے سمندر کا حصہ پڑتا ہے اسلیئے اُسکو شہد کا سمندر کہا اور اُس
ملک مین پانی کی کثرت ہے اور پانی کی کثرت کو پُہکر کہتے ہین۔ اس باعث سے اُسکو پُہکر دیپ
کہا ہے۔ اب ثابت ہوا کہ شالمل اور شیبل اور شنبل اور شنگل دیپ خاص ملک عرب اور شام
کو کہتے تھے اور بعضے شاعرون نے اگرچہ سراندیپ کو بھی شنگل دیپ کہا ہے مگر یہان یہ مطلب
نہین کیونکہ یہان شنبھل نگری بھی کہا ہے اور شنبھل نگری سراندیپ کا نام نہین۔ اور سنسکرت
مین شنبل دریا کے کنارے کو بھی کہتے ہین اور مکہ شریف دریا کے کنارہ پر ہے اور بعضے ہندو
جو خیال کرتے ہین کہ کلکی اوتار شہر سنبل علاقہ کٹھیر مین پیدا ہونگے یہ خیال اُنکا صاف غلط ہے
کیونکہ اس شہر کا نام سنبل چھوٹے سین سے ہے اور شنبل نگری مین بڑا شین ہے۔ بیشک
اُس سے مراد عرب کی بستی ہے اور کلکی پران مین ایک پتا یہ لکھا ہے کہ کلکی اوتار کھوہ مین تپسیا
کرینگے یعنی ایک غار مین اللہ کی عبادت کرینگے۔ سو یہ پتہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب
ظاہر ہے۔ جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالے نے آپ کے دل مین تنہائی کی
محبت ڈالدی۔ مکہ مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام حرا ہے اُس پہاڑ مین ایک غار ہے اُس غار
مین اکیلے بیٹھے رہتے تھے اور اللہ کی بندگی مین مشغول رہتے تھے کئی دن کا کھانا اکٹھا اپنے
ساتھ رکھ لیتے تھے۔ جب وہ کھانا ہوچکتا تھا تو اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس تشریف
لیجاتے تھے اور اُتنے دنون کا کھانا پھر اُسی غار مین لیجاتے تھے۔ چند مدت یون گذری کہ
یکایک اللہ نے اُس غار مین جبرئیل فرشتے کو بھیجا۔ حضرت جبرئیل نے آپکو اللہ کا کلام سُنایا
اور پیغام اللہ کا پہنچایا۔ پانچ آیتین سورۂ اقرا کی پڑھائین۔ پھر تھوڑی تھوڑی آیتین
قرآن کی اللہ تعالے حضرت جبرئیل کی زبانی بھیجتا تھا۔ آپ اُنسے سُن لیتے تھے اور لکھنے
والون سے لکھوا لیتے تھے نہ اپنے ہاتھ سے کبھی آپنے لکھا نہ تھا اور کوئی کتاب پڑھی نہ تھی

قرآن کے اُترنے کے بعد بھی آپنے اپنے ہاتھ سے نہین لکھا۔ اللہ نے یہ نشانی دکھائی کہ
دیکھو انکو کسی آدمی نے نہین پڑھایا ہے۔ سب کچھ اللہ ہی نے بتایا ہے۔ کلکی پران مین
ایک پتہ یہ لکھا ہے کہ کلکی اوتار پہاڑ کی کھوہ مین پرش رام سے تعلیم پاوینگے۔ سو پرش روح کو
کہتے ہین اور رام اللہ کو کہتے ہین اور حضرت جبرئیل کا خطاب ہے روح القدس یعنی اللہ
پاک کی بنائی ہوئی روح۔ سو یہ پتا بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے اُس
پہاڑ کے غار مین اللہ نے روح القدس کو آسمان سے بھیجا۔ اُنہون نے اللہ کے حکم سے پہلے
اُس غار مین آپکو اللہ کا کلام سکھایا۔ اور کلکی پران مین ایک پتہ یہ لکھا ہے کہ سنگل دیپ کے
راجہ کی بیٹی اپنے وکیل کی معرفت آپکو قبول کریگی سو حضرت خدیجہ جو مکہ شہر کے بڑے رئیس کی بیٹی
تھین انہون نے اپنے میسرہ کے معرفت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغام نکاح کا دیا
اور آپکے نکاح مین آئین یہ پتہ آپکا اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور مین بھی
دیا ہے اور پہلے سے آپ کو خطاب کرکے یون فرمایا ہے ملکہ اوفیر کی سونے سے آراستہ ہوکر
تیرے داہنے ہاتھ کھڑی ہے۔ ملکہ کے یہ معنی نہین کہ بہت بڑے ملک کی رانی ہو حضرت
یوشع علیہ السلام کی کتاب مین ہر شہر کے رئیس کو ملک کہا ہے۔ کلکی پران مین ایک پتہ یہ دیا
ہے کہ وطن سے اپنے اور طرف کے پہاڑون مین ہجرت کرینگے سو جناب محمد صلے اللہ علیہ
وسلم اپنا وطن مکہ چھوڑکر اُتر طرف مدینہ مین تشریف لائے۔ کلکی پران مین تلوار کی بڑی
تعریف لکھی ہے اور سواری کی بھی بڑی تعریف لکھی ہے۔ سو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی وہ تلوار ہے جس سے کافرون کے سر کاٹے گئے تب ساری دنیا مین ایمان پھیلا۔
اور جہاد کے لئے گھوڑون پر سواری سیکھنا اور تیر اندازی سیکھنا ان دونون باتون کی حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ جہاد والے گھوڑون کی بڑی بڑی تعریفین کی
ہین۔ اللہ تعالے نے توریت اور زبور مین اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین تلوار
کی عدالت کی خبرین دی ہین۔ کلکی پران مین لکھا ہے کہ وہ تمام پاک لوگون کی تعریفین کرینگے
سو یہ پتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت صاف ظاہر ہے۔ قرآن جو اللہ نے آپ پر
اُتارا ہے اُس مین حضرت عیسےٰ اور حضرت موسےٰ علیہما السلام اور حضرت داؤد اور حضرت

سلیمانؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اور سب پیغمبرون کی ایسی تعریفین کی ہین کہ ویسی تعریفین
نہ توریت مین ہین نہ زبور مین نہ انجیل مین۔ اور فرشتون کی بھی بڑی بڑی تعریفین اللہ
نے قرآن مین کی ہین۔ اسی طرح آپ کی حدیثون مین فرشتون اور پیغمبرون کی اور سب
اچھے لوگون کی بڑی بڑی تعریفین ہین۔ یہی پتہ آپکا اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام
کے صحیفہ مین بھی دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سچا بہتون کی سچائی ظاہر کریگا۔ اور انجیل پاک
مین حضرت عیسٰےؑ سے یون کہوایا ہے کہ وہ میری تعریف کریگا۔ سو جناب محمد صلعم نے حضرت
عیسٰےؑ کی وہ وہ تعریفین کی ہین کہ اللہ اللہ۔ اسی طرح سب نبیوں کی تعریفین قرآن اور
حدیث مین موجود ہین۔ اور اللہ نے قرآن مین یہ بھی فرمادیا کہ ہمنے ہر قوم مین ایک پیغمبر بھیجا
ہے۔ جن پیغمبرون کا نام نہین لیا اُنکی بھی تعریفین کردین۔ کلکی پران مین ایک بہت بڑا پتہ
یہ دیا ہے کہ کلکی اوتار اپنا دین تلوار کے زور سے جاری کرینگے۔ یہی پتہ جابجا توریت اور زبور
اور انجیل پاک مین اور صحیفون مین موجود ہے۔ محمدی تلوار اللہ کو بہت پیاری ہے۔ کلکی پران
مین ہے کہ آخر کلپ مین یعنی آخری زمانہ مین پھر کلکی اوتار کی صفتین ظاہر ہونگی۔ اسکا
صاف مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ مین امام مہدیؑ ظاہر ہونگے۔ اگرچہ وہ پیغمبر نہونگے
مگر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے نائب ہونگے۔ اُنکا نام محمدؐ ہوگا اور اُنکے باپ
کا نام عبداللہ ہوگا۔ تلوار سے نصارٰے کو قتل کرینگے۔ پھر حضرت عیسٰےؑ آسمان سے اُتر کر
دجّال کو اور یہودیون کو قتل کرکے سارے جہان مین محمدی دین پھیلادینگے۔ کلکی
پران مین جو زائچہ کلکی اوتار کا لکھا ہے وہ بھی حضرت صلعم کے زائچہ سے موافق ہے۔
جناب محمدؐ پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین کو پیدا ہوے۔ آپ کی پیدائش عیسٰےؑ کے پانسو
ستر ۵۷۰ برس بعد ہوئی اور جب آپنے مکہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی تو اول محرم
شروع سنہ ہجری کا سولھوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین تھا اور ہجرت سے گیارھوین برس
کے محرم کی پہلی تاریخ مارچ کی اُنیسوین سنہ ۶۳۲ عیسوی کے مطابق ہے تو آپ کی پیدائش
کے برس کے محرم کی پہلی تاریخ فروری کی بارھوین سنہ ۵۷۰ عیسوی مین ہے تو صفر کا مہینہ مارچ
کی گیارھوین یا بارھوین مین ہوا اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ ماہ اپریل کے گیارھوین یا بارھوین

مین ہوے اور وہی سدی ماہ بیساکھ تھی اور مشہور بات ہے کہ آپ کی پیدائش صبح صادق کے
وقت ملک عرب مین ہوئی کہ ملک ہند کے بیچون بیچ مین دو ہزار کوس کا فاصلہ مکہ شریف سے
ہے اور دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے جسوقت عرب مین صبح صادق ہوتی ہے۔ ملک ہند کے بیچون
بیچ مین اُسوقت دو گھڑی دن چڑھتا ہے اور بارھوین ربیع الاول کو آپ کی پیدائش کے
برس مین ماہ اپریل کی بائیسوین کو آفتاب برج حمل مین تھا اور جو بارھوین تاریخ چاند کی
تھی۔ چاند سرطان مین ہوا جیسا کہ ابو معشر نے آفتاب کو برج حمل مین اور ذنب کو قوس مین
اور راس کو جوزا مین لکھا ہے۔ بدستور مطابق ہے۔ اور حساب سے زہرہ برج حوت مین ہے
اور عطارد اور مشتری برج ثور مین اور مریخ برج جدی مین اور زحل برج میزان مین
ہوتا ہے۔ پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے اشلوکون مین ہے اور
وہ یہ ہے ؎ دوادشی شام شکل پکش شتی ماس مادھوم ہست وہی ہرشنی جوگی کرنی بالبا
ہوے۔ یعنی بارھوین چاند سدی ماہ بیساکھ ہست نام نچھتر ہرشن جوگ کرن بالب مین
سورج میکھی چندر کر کی گرد گو ستھی یہ ست تتھا بھو مین مکر کی چیوی سا نو کولا گرھاست
تھا۔ سورج حمل مین چاند سرطان مین مشتری ثور مین اور عطارد بھی ثور مین اور مریخ جدی
مین۔ یہ گرہ عمدہ اوقات ہین۔ راہو جگ مین اشتھی کیتو دھنستی دھنو شی دھجے سکر مین
کتی جیوی تلاس تتی جی سنیچری یعنی راس جوزا مین ذنب قوس مین زہرہ حوت مین میزان
کا زحل سمت سری جی بر بھوش ادیا تھ دی کہشلی بجے میکھا نکی جی بوی جنمی کلکی پر اور بھوشتی
وقت عمدہ نام پر بھوش مین دو گھڑی سورج نکلے حمل کے طالع مین جنم کلکی کا ہوگا بیساکھ
سُدی دوادشی ہست نام نچھتر ہرشن نام جوگ بالب نام کرن جیساکھ سدی چاند کے بارھوین
ہست نام نچھتر مین ہرشن نام جوگ بالب نام کرن مین چندر ون مان اکتیس گھڑی پل
چونتیس سورج او سیات دو گھڑی پل اکتیس یعنی پیر کے دن جبکہ دن اکتیس گھڑی پل
چونتیس کا ہو سورج کے دو گھڑی نکلے پر بالاپل اکتیس ہونگے۔ وشنو بیا برہمن گری
سمتیان سکا ساتھ کلکی نام دھرم پرور تک تت سمبنی پرواتھ بوتھ عبداللہ راست گو کے گھر سوتی
آمنہ کے شکم سے کلی نام دھرم کا پالنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جاننا چاہیے
کہ اللہ تعالے نے آسمان مین برج بنائے ہین۔ قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ جسنے آسمان

مین برج بنائے اور اُنکو رونق دی دیکھنے والون کے لئے یعنی ہر ہر برج کو تارون سے
رونق دی اور سورج اور چاند کے حق مین فرمایا ہر ایک ایک گھیرے مین پھرتے ہین اور سورۂ
اذا الشمس مین فرمایا کہ مین قسم کھاتا ہون اُنکی جو چھپ جانیوالے ہین۔ دوڑنیوالے۔ پیچھے ہٹجانے
والے یعنی تارے جو آسمان پر چلتے ہین۔ پھر چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ہین۔ جو لوگ تارون
کا علم جانتے ہین اُنکے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ زہرہ اور عطارد اور مشتری اور مریخ
اور زحل بھی سورج چاند کی طرح آسمانون مین سیر کرتے پھرتے ہین۔ باقی سب تارے اپنی
اپنی جگہ پر جمے ہوے ہین تو یہ ساتون جو سیر کرنیوالے ہین کسی برج مین جاتے ہین کبھی کسی
برج مین تو جسوقت کوئی پیدا ہوتا ہے اُسوقت وہ لوگ دیکھتے ہین کہ اسوقت کونسا تارا
کس برج مین ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز مین نئی نئی تاثیر رکھی ہے۔ جو تارا جس برج مین
ہوتا ہے اُسکی ویسی تاثیر اللہ تعالےٰ ظاہر کرتا ہے۔ ہر چیز کا اثر اُسی کے ہاتھ مین ہے۔
بعضے بعضے برجون مین ان تارون کا ہونا اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ اللہ چاہے تو
یہ شخص بڑا صاحب اقبال ہو۔ مگر یہ تاثیر اللہ ہی کے اختیار مین ہے۔ تارون کے اختیار
مین نہین۔ اگلے زمانہ مین جو ایمان والے لوگ تھے وہ اس علم کو جانتے تھے تو یہی سمجھتے تھے
کہ یہ سب تاثیرین اللہ ہی کے ہاتھ مین ہین۔ جب یہ علم بہت پھیلا بہت سے بیوقوف لوگ
اللہ کو بھول گئے اور یہ سمجھنے لگے کہ معاذ اللہ تارے خود مختار ہین۔ کسی کو دولت دیتے ہین
کسی کو محتاج کر دیتے ہین۔ معاذ اللہ اُنکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین۔ اور بعضے ظالمون
نے یہ شرارت نکالی کہ بعضے تارون کی بعضی تاثیرین دیکھ دیکھ کر اُس تاثیر کو کسی ڈھب سے
اور کسی ترکیب سے دوسری چیز پر لے لیا اور اُس تاثیر سے کسی آدمی کو مار ڈالا یا ایسا اُسکو
دبایا کہ وہ بیمار پڑ گیا۔ جادوگرون نے تارون کی تاثیر کو لیکر بے گناہون کا خون کرنیکے لئے
پوشیدہ خنجر تیار کیا کہ جسکو چاہینگے چھپکے سے مار ڈالینگے۔ مگر اللہ نے جیسے مقدر مین
جو لکھا ہے وہی ہوتا ہے۔ اللہ کو یہی منظور تھا کہ یہ شخص مارا جاوے اور ظالم اُسکے بدلے
دوزخ مین جاوے۔ اب اللہ نے محمدی شریعت مین اس علم کا سیکھنا منع کر دیا۔ سُنن
ابی داؤد مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک مقدمہ تارون کے

علم کا سیکھا تو اُسنے ایک مقدمہ جادو کا سیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ علم جادوگرون کے کام مین آتا ہے جسنے اسکو سیکھا ایسا نہو آگے بڑھکر جادو بھی سیکھے۔ اس لئے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فساد کا دروازہ بند کیا۔ بھاگوت مین بھی کلکی اوتار کی بشارت موجود ہے ایک جگہ یون لکھا ہے کہ کلکی اوتار نئے سرے سے دھرم ست جگ کا جاری کرینگے دوسری جگہ لکھا ہے کہ کلکی اوتار ہزارون رلمچھ اور ادھرمی اور پاپیون کو تلوار سے مار ڈالین گے۔ جبکہ اُنکے درشن ملنے سے بچے ہوے آدمیون کو گیان ملجائیگا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑکر اپنے دھرم سے چلین گے۔ اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ وہ ست جگ کا کرم دنیا مین ظاہر کرکے دھرم کو بڑھاوینگے۔ کشف الاستار مین لکھا ہے کہ اللہ کا لفظ اتھربن بید مین اور شام بید مین موجود ہے اور نام محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اتھربن بید مین موجود ہے خاصکر رگھ بید کے منتر مین نام احمد موجود ہے وہ منتر یہ ہے۔ سری توام ماہی رسو سموداوسمائی کا مائی احمد ناروبائی بجھتام رشمائی بان جازتوائی سموراُئی کبابتو آتسائی باجسمائی سالائی رزسائی مائی میوتا احمد کائی سوروپائی تدشائی یاپائی۔ اور یجر بید میں الااتک ورمحمد کا لفظ موجود ہی اُسکا منتر یہ ہے۔ ادم نوسترمانوجیان تشند مائی سترگو دمان جیشیان باجماتو جی بیان ستتر الااتک الااتک جہج ابوجبان محمد الااتک کرمان جبان نیجان تشند بائی جاجسان نماہی جیوسان نجان ہا اور لکھا ہے کہ کتاب دبستان مذاہب مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ کے زمانہ مین ایک شیخ بھاون اتھربن بید کا برہمن مسلمان ہوگیا تھا اُسکے پاس یہ عبارت بید کی تھی۔ اُسنے بہت سے برہمنون کو قائل کیا اور یہ کہا کہ جب تک اس عبارت کو نہ پڑھے تو موافق بید کے نجات نہ ہوگی اُسکو ہندو لوگ اُن کہی کہتے ہین وہ یہ ہے لاالہا ہرنی پاپن الاالہا پرم پدم جنم بیکنٹھ پراپ نیوتی تو جپنی نام محمدم یعنی لا آلہ کہنے سے چھٹتے ہین پاپ اور الا اللہ کہنے سے پرم پدوی ملتی ہے جنم بیکنٹھ کی اگر چاہو تو نام محمد کا وظیفہ کرو اب جواب اُن لوگون کا ہے جنکے دل مین یہ جم گیا ہے کہ جنون کے قصّے بے اصل ہین۔ اے ایمان والو خوب سمجھ لو ہمارے حضرت صلعم کی بہت بڑی شان اس بات سے خوب ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے جنون اور دیودن کے زمانے مین اللہ کے

اچھے بندون نے آپکی تعریفین کین۔ اس لئے ہمکو اُن لوگون کا جواب دینا بہت ضرور ہے جو ان قصّون کو بے اصل جانتے ہین اور انگریزون کی اٹکلون کو بہت مانتے ہین سو رسالہ کشف الاستار مین ہندؤون کی کتابون سے اپنی سمجھ مین یون ثابت کر دیا ہے کہ بید بہت مدّت سے نہین ہین اور یہ چار بید جواب ہندؤون کے یہان موجود ہین جن مین ایمان کی باتین گڈمڈ کر کے لکھی ہین انکے سوا اور کوئی بید پہلے نہین تھا اور یہ بھی لکھدیا ہے کہ مہادیوا اور پاربتی اور کرشن اور رامچندر اور بیاس یہ سب لوگ حضرت عیسےٰ سے چار پانچ سو برس پہلے تھے اور بیدون کی بنیاد پہلے بیاس نے ڈالی۔ پھر رامچندر نے نئے سرے سے بیدون کی بنیاد ڈالی۔ مگر کشف الاستار کے اخیر مین جوگ بشست سے ایک قصہ ایسا بھی لکھدیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رامچندر کئی ہین۔ پھر لکھا ہے کہ اگر ہم اس بات کو مان بھی لین تو بھی پچھلے رامچندر جنہون نے بیدون کو اُنکو تھوڑا زمانہ گذرا۔ پھر لکھا ہے کہ ہمارے حضرت صلعم کی تعریفین جو بیدون مین ہین وہ اسرائیلی پیغمبرون سے یعنی حضرت موسےٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت اشعیاؑ سے پہنچی ہین اُسکو بید مین لکھدیا ہے۔ اس گمان کا نہین معلوم کیا سبب ہے اے ایمان والو مولانا عبدالرحمٰن چشتی رہ نے معتبر کتاب سے لکھا ہے اور وہ کتاب اتبک ہندؤون مین موجود ہے کہ حضرت آدمؑ سے پہلے جنون کے وقت سے نام محمد صلعم کا اور اُنکی باتین مشہور تھین اس مین کونسی بات عقل کے برخلاف ہے۔ اس مین تو جناب محمد صلعم کی شان و شوکت بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور جنون کا حضرت آدمؑ سے پہلے پیدا ہونا قرآن شریف سے ثابت ہے تو بیدون کا حضرت آدم سے پہلے اُترنا ہرگز عقل کے خلاف نہین ہے کشف الاستار مین لکھا ہے کہ مہادیو جنکا ذکر بیدون مین ہے وہ رامچندر کے وقت مین تھے کیونکہ دونون کی ملاقات بالمیک مین موجود ہے۔ پھر جین دھرم کی کتابون سے ایک قصہ مہادیو اور پاربتی کا بُری طرح پر لکھا ہے گویا مہادیو کا حضرت عیسےٰؑ سے چار سو برس پہلے ہونا اور اُنکا آدمیون مین سے ہونا اور بد فعل اور بدکار ہونا ثابت کر دیا۔ اس جگہ پر یہ بات بہت کھلی ہوئی ہے کہ یہ مہادیو اور پاربتی وہ ہرگز نہین ہین جن کا قصہ مولانا عبدالرحمٰن چشتی رہ نے معتبر کتاب سے لکھا ہے جنہون نے حضرت آدم اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی پہلے سے

پھروی ہے اور جین دھرم والے لوگ ہندؤون کا ایک فرقہ ہے کہ جو سب کے برخلاف ہے
اُنہون نے یہ قصہ جوڑ دیا ہو تو بھی کچھ تعجب نہین۔ ظفر مبین مین ہے کہ جین شاستر اور بودھ
شاستر اور ناسک شاستر خدا کے قائل نہین اور سانک شاستر والے خدا کو پیدا کرنے والا
نہین جانتے ہین۔ ان فرقون کو اکثر ہندو بھی بُرا جانتے ہین۔ ان لوگون نے یہ قصہ عداوت
سے جوڑ دیا ہو تو کیا عجب ہے۔ اور اگر یہ قصہ ٹھیک بھی ہو تو اس سے یہ دلیل ہرگز نہین
ہوسکتی کہ اس نام کا کوئی شخص اُس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ہوا۔ ایک نام کے
سیکڑون آدمی ہوتے ہین۔ کشف الاستار کے اخیر مین ایک ہندو نے بھی مولوی صاحب
کے موافق لکھدیا کہ ہندو لوگ جو کہتے ہین کہ آٹھ مہادیو اور بشست اور رامچندر گزرے
ہین یہ بات بے اصل ہے ہم کہتے ہین یہ بات ہرگز بے اصل نہین ہے۔ ایک نام کے
بہت لوگ ہوا کرتے ہین۔ باقی رہے کرشن جی جنکا احوال مولانا عبدالرحمن چشتی نے معتبر
کتاب سے لکھا ہے کہ اُنہون نے اللہ کے حکم سے ظالم دیوون اور جنون پر بڑے بڑے
جہاد کئے تاکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ امن و امان سے زمین مین بسین
اور وہ خود جنون مین سے تھے۔ اُنکا زمانہ حضرت آدم سے اڑھائی ہزار برس بعد حضرت
نوحؑ کے وقت مین تھا۔ سو اُنکا زمانہ جن لوگون نے کھینچکر حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ تک پہنچایا
ہے اُنکو بڑی مشکل پڑی ہے۔ کشف الاستار مین لکھا ہے کہ جراسندہ جو کرشن جی سے
لڑنیکو آیا تھا وہ حضرت عیسےٰؑ سے پانسو برس پہلے تھا تو کرشن جی کا بھی یہی زمانہ ہے۔
پھر لکھا ہے کہ جراسندہ کا بیٹا سہادیو اکشن جی کا تابع ہوگیا اور بڑی لڑائی مہابھارت مین
پانڈؤون کا شریک ہوگیا۔ اُسکی اولاد کا سلسلہ اکیس پیڑھی پیچھے رینجی پر تمام ہوا اور رینجی
کو تصدیق الہنود مین لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ سے پانسو برس پہلے تھا۔ اب مشکل پڑگئی کہ
جراسندہ اور رینجی دونون حضرت عیسےٰؑ سے پانسو برس پہلے تھے۔ دونون کے بیچ مین اکیس
پیڑھی کا فرق کیونکر پڑگیا۔ یہ سوچکر کشف الاستار مین لکھدیا کہ ہندؤون کے یہان لے پالک
بناکر ایک دن مین اکیس پیڑھی ہوسکتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جراسندہ اور رینجی ایک ہی وقت
مین تھے اور اکیس پیڑھی یون ہوگئی کہ ایک نے ایک کو لے پالک بنالیا۔ ایک دن مین اکیس

پڑھیان ہوگئین۔ یہ فقط اُنکا وہم اور خیال ہے۔ ٹھیک بات بیشک وہی ہے کہ جراسندہ سے رنجی تک سچ مچ اکیس پیڑھیان گذرین۔ زمانہ کرشن جی کا رنجی سے اڑھائی ہزار برس پہلے تھا۔ اُسی زمانہ مین بیاس جی نے بیدون کو چُن چُن کر چار حصّے بنائے۔ کشف الاستار اور ظفر مبین مین لکھا ہے کہ مجوسیون کی کتاب دساتیر مین لکھا ہے کہ ایک شخص جسکا نام بیاس تھا وہ ہندوستان سے بلخ مین گیا اور زرتشت سے تعلیم پائی۔ یہان سے سمجھ لیا کہ یہ وہ بیاس ہے جسنے بیدون کو سرے سے لکھا ہے۔ پھر یہ خیال کیا کہ حضرت صلعم کی تعریفین اور جتنی ایمان کی باتین بیدون مین ہین وہ بیاس نے زرتشت سے سیکھین اور زرتشت نے اسرائیلی پیغمبرون سے سیکھین اور کشف الاستار مین یہ بھی لکھا ہے کہ بید بیاس کے بعد کتنے ہی دوسرے بیاس گذرے ہین جنھون نے پُران یعنی کتابین جمع کین۔ جب یہ بات ثابت ہوئی تو پھر کیا ضرور ہے کہ یہ بیاس جو بلخ مین گیا یہ وہی پہلا بیاس ہو جسنے بیدون کو جمع کیا ہے۔ ظفر مبین مین یہ بھی لکھا ہے کہ شبلی انگریز نے بہت دلیلون سے ثابت کیا ہے کہ پراسر جی جو بید بیاس کے باپ ہین اُنکا زمانہ حضرت عیسٰی سے پندرہ سو چھتّر برس پہلے تھا۔ اس صورت مین زرتشت کی پیدائش بیاس کے سیکڑون برس بعد ہے ٹھیک وہی ہے جو ظفر مبین مین ہے کہ بید ست جگ کے زمانہ مین ایک ہی جگہ لکھا تھا۔ پھر بھاگوت کے پہلے اسکندہ مین لکھا ہے کہ بید بیاس نے بیدون کی عبارت سے چار حصّے چنکر لکھے پر دیکھا کہ کل جُگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ اسکو بھی نہ پڑھ سکین گے تب انکی شاخین بنائین۔ دوسرے اسکندہ مین لکھا ہے کہ بائیسوین اوتار بیاس جی ہین۔ جب کل جُگ کی نشانیان ظاہر ہوئین اُنھون نے چار بیدون مین سے چن چن کر لکھا۔ اسی اسکندہ مین لکھا ہے کہ بیاس جی نے اول جدا جدا بیدون کو اکٹھا کیا۔ پھر جو جو باتین چارون بیدون مین جدا جدا تھین اُنکو جمع کرکے اُنکا نام اپنا بھد رکھا اور بارھوین اسکندہ چھیٹی ادھیا مین لکھا ہے کہ بیاس جی نے رگھ بید اور اتھروبید اور یجر بید اور سام بید اور پُران سے چار حصّے چنکر بنائے اور چار شاگردون کو پڑھائی اور انکے شاگردون نے اور شاگردون کے شاگردون نے اُس مین بھی دخل تصرف کرکے

بہت تحلیلیں بنائیں اور اُنکے جدا جدا نام رکھے۔ ظفر مبین کے دو سو اکیسوین صفحہ مین مہابھارت
بن پرب سے لکھا ہے کہ دواپر کے زمانہ مین بیدون کے معنی بدل گئے اور جو کچھ بیدون
مین تھا اُسکا چوتھا حصہ لکھا گیا۔ اسی طرح جوگ لبشست مین بیدون کے بدل جانے کا
حال چھٹے پرمان پرکرن مین لکھا ہے اور بھاگوت کے گیارھوین اسکندہ مین تیئسوین ادھیا
مین لکھا ہے کہ سری کرشن جی نے یون فرمایا کہ اے اودھوان بے دینون نے بید اپنی
عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کرکے بیان کئے ہین۔ جیسے ایک درخت ہو اُسکو
کوئی شاخ اور کوئی پھول اور کوئی پتا بتاتا ہے۔ ایسے ہی بے دینون نے اپنی عقل کے
موافق ہمیشہ بیدون کو بیان کیا ہے اور غرور اور نفسانیت اور نادانی کے باعث سے
اپنی ضد سے باز نہین رہتے۔ ظفر مبین مین لکھا ہے کہ مہابھارت مین پرب بانو[12] فصل
راجہ ہرم مین لکھا ہے کہ ست جگ مین بادشاہ نہ تھا۔ خلق کی زندگانی سچائی سے تھی
کوئی کسی پر ظلم نہین کرتا تھا۔ لوگ وہی کام کرتے تھے جس مین اللہ راضی ہو۔ اٹھارہ لاکھ
تک زندگانی خلق کی اسی طرح پر تھی۔ جب ترتیا کا زمانہ آیا خلق نے ظلم شروع کیا۔
رکھشرون نے اور دیوتاؤن نے برہما سے کہا کہ جہان مین ایسی نئی نئی باتین نکلی ہین جو
آگے نہ تھین۔ لوگ چارون بید پر عمل نہین کرتے اور اُسکے معنی کو بدلتے ہین۔ ان
سب باتون سے ثابت ہوا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان بیشک ٹھیک ہے۔ چارون
بید حضرت آدمؑ سے پہلے جنون کے زمانہ ست جگ مین اُترے۔ پھر بیاس جی نے اُنکو
مختصر کیا۔ مہابھارت کی لڑائی کرشن جی اور بیاس جی کے وقت مین ہوئی۔ سوط اللہ الجبار
مین لکھا ہے کہ اس لڑائی مین ابھمن جو ارجن کا بیٹا تھا سولہ برس کی عمر مین مارا گیا اُسکی
بی بی حمل سے تھی اُس سے راجہ پریچھت پیدا ہوا۔ اُسکے زمانہ مین دوسرے رامچندر
پیدا ہوے۔ اس عرصہ مین بید نا پیدا ہو گئے تھے۔ اُنہون نے نئے سرے سے بیدون
کی بنیاد ڈالی۔ اوس مین گوتم کا اور راجہ جنک کا اور بسوامتر اور بشست اور مہادیو اور
رام کرشن کا نام ڈالا۔ اس عرصہ مین ان چارون بیدون کی شرح راون نے لکھی کشف الاستار
مین صاف لکھا ہے کہ بیاس کے بیٹے سکھ دیو کا زمانہ اور رامچندر کے خسر راجہ جنک کا اور

راجہ پریچھیت کا زمانہ ایک ہے۔ مگر اس زمانہ کو کھینچکر حضرت عیسٰےؑ کے زمانہ کے قریب پہنچا دیا
اور یہ دلیل پکڑی کہ گوتم حضرت عیسٰےؑ کے زمانہ سے چار سو تیس برس پہلے تھا۔ یہ بات
تاریخ تماتار سے ثابت ہے۔ اور بسوامتر جو رامچندر کے اُستاد ہین وہ حضرت عیسٰےؑ کے
ساڑھے تین سو برس پہلے تھے۔ یہ گوتم اور بسوامتر کوئی اور ہونگے۔ ایک نام کے بہت
لوگ ہوتے ہین۔ پھر یہ بھی بشنو پران سے نقل کیا ہے کہ راجہ پریچھیت سے سومتر تک
تینتیس پشتین ہین اور سومترا حضرت عیسٰےؑ سے چھ سو برس پہلے تھا۔ اب تو راجہ پریچھیت
کا زمانہ حضرت عیسٰےؑ سے بہت دور ہو گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ جس زمانہ
مین بسوامتر پیدا ہوا تھا اُسوقت عمر انسان کی چار سو برس کی ہوتی تھی اور معتبر کتابون سے
ثابت ہے کہ بسوامتر راجہ پریچھیت کے زمانہ تک موجود رہا۔ اب ثابت ہوا کہ بسوامتر حضرت
نوحؑ کے بعد ہے۔ اس زمانہ مین چار سو برس کی عمر ہوتی تھی جیسا کہ توریت شریف سے ثابت
ہے۔ جب بیدون کی بنیاد دھرامچندر نے ڈالی اُسکے بعد پھر اور لوگ اپنی عقل اور ذہن سے
باتین ملاتے گئے۔ کتاب آرائش محفل جو سید شیر علی صاحب نے سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین لکھی ہے
اُس مین راجہ پریچھیت سے بکرماجیت تک پینسٹھ بادشاہ نام بنام لکھے ہین اور سب کی بادشاہی
کی مدت بھی ہر جگہ لکھی ہے اور راجہ پریچھیت سے اٹھائیسوان راجہ کھیمسن لکھا ہے پھر لکھا
ہے کہ پانڈون کی سلطنت اُسی تک تھی۔ اٹھارہ سو چونسٹھ برس تک اُنکے گھرانے مین بادشاہی
رہی۔ پھر سینتیس بادشاہ بکرم تک لکھے ہین اور ایک جگہ لکھا ہے کہ راجہ جنمی جی کو یعنی پریچھیت
کے بیٹے کو چار ہزار آٹھ سو برس ہوئے ہین۔ معلوم ہوا کہ راجہ پریچھیت کا زمانہ حضرت عیسٰےؑ
سے تین ہزار برس پہلے ہے۔ اُسکے بعد ہر زمانہ مین بیدون مین نئی نئی باتین ملتی گئین سوط اللہ الجبار
مین لکھا ہے کہ اندوک اتھرمد اتھربن بید مین ہے کہ شنکراچارج کی تفسیر مین یون لکھا ہے
اور زمانہ شنکراچارج کا بکرماجیت کے بعد ہے اور جو لوگ بکرماجیت کے بعد ہوئے ہین
اُنکے کلام بھی اُس مین لکھے ہین اور رکھون کا یعنی درویشون کا آپس کا خلاف اور اُن کی
گمراہیون کا بیان اُس مین لکھا ہے۔ ظفر المبین اور سوط اللہ الجبار مین پچھلے زمانہ کی
باتین بیدون مین دیکھکر سمجھ لیا کہ بید پچھلے زمانہ مین لکھے گئے ہین اور جنون کا لنبا زمانہ جو

حضرت آدم سے پہلے تھا اُسکو بالکل غائب کر دیا۔ بلکہ ست جگ کا زمانہ آدمیون مین ثابت
کر دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ مہابھارت مین طوفان کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ زمانہ مچھ اوتار
کے ظہور کا ہے اور اسپر سب ہندؤونکا ایکا ہے کہ مچھ اوتار کا ظہور ست جگ کے زمانہ مین ہوا
تھا۔ پس معلوم ہوا کہ ست جگ کا زمانہ حضرت نوحؑ کے زمانہ کا نام ہے اسکا جواب یہ ہے
کہ اگر کسی نے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے زمانہ کو اور کسی نے حضرت ابراہیمؑ کے
زمانہ کو ست جگ کہا تو اُسکا مطلب یہ ہے کہ آدمیون مین وہ سچا زمانہ تھا اس سے یہ
ثابت نہین ہوسکتا کہ حضرت آدمؑ سے پہلے جنون کا زمانہ نہ تھا اور اُنکے اول زمانہ کا
نام ست جگ نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مین ہمارے رسولؐ پاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کو سورۂ حجر مین خبر دی ہے کہ جنکو ہمنے آدمؑ سے پہلے لون کی آگ سے پیدا کیا۔ مولوی صاحب
لکھتے ہین کہ ہند کے جاہل جو ست جگ کا زمانہ لاکھون برس کا بیان کرتے ہین یہ سب
خیال بندی اور نادانی ہے۔ چنانچہ بھاگوت کے پہلے اوپنکہد اسکند مین لکھا ہے کہ ست جگ
مین آیو یعنی عمر منشُہ کی یعنی آدمی کی لاکھ برکھ کی یعنی برس کی ہوتی تھی۔ اور تریتا مین دس ہزار
برس کی اور دواپر مین سہسر برکھ کی یعنی ہزار برس کی اور کل جگ مین سو برس کی شُدکا
پرمان ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا عبد الرحمٰن چشتی نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ
اُس زمانہ مین منشُہ اُن دیوتون کو کہتے تھے جو نور اور آگ سے بنائے ہوے ہین اور
انکو دیوتا بھی کہتے تھے اور وہ ایک قسم کے جن تھے۔ اُنکی عمرون کا لنبا ہونا قرآن اور
حدیث کے برخلاف نہین ہے۔ کیونکہ حضرت آدمؑ کے وقت سے حضرت نوحؑ کے وقت
تک آدمیون کی عمر ہزار ہزار برس کی ہوتی تھی۔ حدیث شریف مین موجود ہے کہ حضرت
آدمؑ کی عمر ہزار برس کی لکھی گئی تھی اور حضرت نوحؑ کے ذکر مین اللہ تعالےٰ سورۂ عنکبوت
مین فرماتا ہے کہ حضرت نوح اُن لوگون مین پچاس کم ہزار برس رہے۔ اور حضرت آدمؑ اور
حضرت نوحؑ کے بیچ مین جتنے بزرگ ہین اُن سب کی عمرین توریت شریف مین ہزار برس
کے قریب قریب لکھی ہین۔ اور حضرت نوحؑ کے بعد کسی کی عمر چار سو برس کی کسی کی دو سو برس
کی توریت شریف مین لکھی ہے۔ اب عمرین گھٹتے گھٹتے سو برس سے بھی کم رہ گئین اسیطرح

جنون کا جب اوّل زمانہ تھا اُسوقت مین لاکھ برس کی عمر کا ہونا تعجب کی بات نہین - اب آخری زمانہ
مین جنون کی عمرین ہزار برس کی یا پانسو برس کی ہوتی ہین - حدیث شریف کی کتابون مین یہ
حدیث بہت سندون سے آئی ہے اور مولانا جلال الدین سیوطی نے لقط المرجان مین لکھا
ہے کہ اسکی سند اچھی ہے کہ ہامہ جو ابلیس کے پروتے ہین وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ پر ایمان لائے - آپ نے کئی سورتین قرآن کی اُنکو سکھلائین
اُنہون نے بیان کیا کہ جن دنون مین قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اُن دنون مین مین لڑکا تھا
پھر مین حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ
اور حضرت یوسف کے ساتھ رہا ہون اور حضرت موسےٰؑ سے ملا ہون اُنہون نے مجھکو
توریت مین سے کچھ سکھلایا اور فرمایا کہ اگر تو عیسےٰؑ سے ملے تو اُنکو میری طرف سے سلام
کہنا - اور مین حضرت عیسےٰؑ سے ملا اور حضرت موسےٰؑ کا سلام اُنکو پہنچایا - اُنہون نے مجھسے فرمایا
کہ اگر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو اُنکو میری طرف سے سلام کہنا - تب جناب پیغمبر صلعم
نے اپنی آنکھون سے آنسو بہائے اور روئے - پھر فرمایا کہ عیسےٰ پر سلام ہو جب تک دنیا رہے
اور تجھپر سلام - اے ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر آپ نے اُس سے فرمایا کہ ہمارے پاس
اپنی حاجت لایا کیجیو اے حامہ اور ہماری ملاقات مت چھوڑیو - دیکھو آدمیون کے زمانہ مین
جنون کا آخری زمانہ تھا اُس وقت مین بھی جن کی عمر چھ ہزار برس کی ہوتی - اب ہمارے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو برس ہوے - آپکے دیکھنے والے جنوں کو کسی نے دوسری
صدی مین کسی نے ساتوین صدی مین کسی نے دسوین صدی مین کسی نے ہمارے زمانہ
مین تیرھوین صدی مین دیکھا ہے - حدیث والون کی کتابون مین اور اولیاؤن کی کتابون
مین معتبر لوگون کی زبانی ایسی روایتین بہت لکھی ہین - اس کتاب کا لکھنے والا عبد العزیز
کہتا ہے کہ مولوی محمد احسن جو بہار کے رہنے والے تھے اُنہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ
مجھسے کہا مولانا سید علی صاحب نے اُنہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا محمد اسحٰق نے - کہا کہ
مجھسے بیان فرمایا عبد العزیز نے - اُنہون نے کہا کہ مجھ سے بیان فرمایا ولی اللہ نے اُنہون
نے کہا کہ مجھسے فرمایا عزیز اللہ نے - اُنہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا مراد علی نے اُنہون نے

کہا کہ ہم سے فرمایا عبد الوہاب نے اور وہ جنون مین سے تھے۔ اُنہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا من تزیّا بزیّ غیرہٖ فقُتِلَ فَلَہٗ ھدرٌ اور ایک بار یون کہا کہ من زیّا یعنی جو کوئی اپنے بھیس کے سوا اور بھیس کریگا پھر وہ مار ڈالا جائیگا تو اُسکا خون بے دعوے ہے فائدہ یہ آپنے اس لئے فرمایا کہ جنون کی عادت ہے سانپ بچھو وغیرہ جانورون کی شکل مین ظاہر ہوتے ہین۔ اس حالت مین اگر کوئی انسان اُنکو مار ڈالے تو خون کا دعوے نہ کرین اور حدیثون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے انسانون کو منع فرمایا ہے کہ اگر گھر مین سانپ نکلے تو تین بار خبردار کردو پھر اگر ظاہر ہو تو اُسکو مار ڈالو خبردار کرنیکا طریقہ سُنن ابوداؤد مین یون ہے کہ آپ نے فرمایا جب سانپ ظاہر ہو تو اُس سے کہو کہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہین نوحؑ کے اقرار اور سلیمانؑ کے اقرار کے وسیلہ سے کہ تو ہمکو مت ستا۔ پھر اگر وہ پھر آوے تو اُسکو مار ڈالو۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے رسالۂ نوادر مین اسی سند سے دو حدیثین اور لکھی ہین مگر یون لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے جو مولوی مراد اللہ حدیث جاننے والے کے بیٹے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی میرے باپ مولوی مراد اللہ نے اُنہون نے فرمایا کہ مجھسے بیان فرمایا شیخ محمود مغربی نے جو مکہ شریف کے رہنے والے تھے۔ اُنہون نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب نے جو جزیرے کے رہنے والے تھے۔ وہ روایت کرتے ہین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم سے آپ نے فرمایا مَن بَلَغَہٗ عنّی حدیثٌ فردّہٗ فانا خصمہٗ یوم القیٰمۃ یعنی جس شخص کو میری کوئی حدیث پہنچے پھر وہ اُسکو نمانے تو مین اُسکا دشمن ہون قیامت کے دن۔ پھر فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے کہا کہ مجھسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب جن نے جو جزیرہ کے رہنے والے ہین۔ وہ روایت کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم سے کہ آپنے فرمایا لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یَکُونَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ یعنی ایمان والا نہوگا تم مین کا کوئی یہان تک کہ اُسکے جی کی چاہت اُس چیز کی تابع ہوجائے جو مین لایا ہون۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ مین نے مولوی مراد اللہ کو دیکھا تھا اور مین اُنکے پاس بیٹھا اور مین نے اُنسے بحث کی تھی اور مجھکو

معلوم نہ تھا کہ اُنکے پاس یہ دونون حدیثین ہین تو دیکھنے کی راہ سے میرے بیچ مین اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین دو ہی شخص ہین ایک انسان اور ایک جن۔ اور پہلی حدیث کی راہ سے میرے اور آپ کے بیچ مین چار شخص ہین اور دوسری حدیث کی راہ سے تین شخص ہین اور اللہ صاحب ہی کے واسطے سارا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا۔ اور لکھنؤ مین مولوی عبد الرزاق صاحب نے مجھسے بیان فرمایا کہ وہ مدراس سے پلٹے ہوئے آتے تھے راہ مین اُنہون نے ایک جن سے ملاقات کی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والون مین تھے۔ اُنہون نے کچھ حدیثین بھی اُنسے بیان فرمائین۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ ایسا نورانی شخص مین نے کبھی نہین دیکھا۔ مولوی عبد المجید صاحب جو دہلی کے رہنے والے ہین اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث کے شاگرد ہین۔ اُنہون نے لکھنؤ مین مجھ سے بیان فرمایا کہ سہارنپور مین ایک صاحب علم کی معرفت مین نے ایک جن سے ملاقات کی انکا نام عبد الحق ہے۔ اُنہون نے فرمایا کہ مین نے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور یہ حدیثین آپ سے سُنی ہین۔ مولوی عبد المجید صاحب فرماتے تھے کہ آٹھ حدیثین اُنہون نے مجھسے بیان فرمائین۔ یہ مولوی صاحب آسیب زدون کے علاج مین بڑا دخل رکھتے ہین۔ اُنہون نے مجھسے یہ بھی فرمایا کہ دہلی مین ایک عورت پر آسیب تھا۔ اُسپر لال پری اور سبز پری آئین اور اُس آسیب کا چند روز علاج کیا مگر وہ اچھی نہین ہوئی۔ تب اُنہون نے فرمایا کہ یہ ہمارے بس کا نہین ہے۔ تم سوئی والے محلہ مین جاؤ وہان ایک مولوی صاحب رہتے ہین۔ اُنکا نام عبد المجید ہے وہ اکثر قرآن کے مدرسہ مین ملتے ہین اُنکو تم بلا لاؤ۔ اگر وہ اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرینگے تو ہم بھی ساتھ رہینگے۔ بعد اُسکے وہ لوگ مجھکو بلا لے گئے۔ جب مین گیا وہ دونون پریان اُسکے قالب مین ظاہر ہوئین اور میری بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ اُسکو فلان فلان شخص ستاتے ہین اور وہ ہمارے قابو کے نہین ہین تم اسکا علاج کرو اور یہ بھی بتلایا کہ فلان فتیلہ اُسکے لئے جلا دینگے علاج کیا۔ اللہ نے اُن بلاؤن کو دفع کیا اور حج کے دنون مین اُنہون نے

مجھکو بلا کے فرمایا کہ اب ہمارا ارادہ بیت اللہ کا ہے حج کے دنون تک ہمارا آنا ہوگا تم اسکی خبر
رکھنا کہ شیاطین اسکے دشمن ہو رہے ہین اور مین نے بعضے مسلون مین اُنسے گفتگو کی اور
اُنکو بچا مسلمان اور نہایت دیندار پایا۔ چنانچہ مین نے کہا کہ تم جو اپنا طبق دریا مین چھوڑواتی ہو
یہ نادرست ہے۔ اُنھون نے کہا کہ اُسکو دریائی جانور کھاتے ہین یعنی یہ بھی باعث ثواب کا ہے
مین نے کہا کہ اگر یہ نیت ہے تو شرک تو نہین ہے مگر شرک والون کے کامون کے مشابہ ہے
تب اُنہون نے اسپر ہٹ نہین کی اور کہا اچھا دریا مین نہ چھوڑواؤ مساکین کو بٹھا کھلا دو
مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ مجھ سے بہت خوش تھین اور بہت محبت رکھتی تھین اور
کہتی تھین کہ تم یہ بات بہت اچھی کرتے ہو کہ مشد لوگون کا علاج کرتے ہو اور اُنسے کچھ لیتے
نہین ہو۔ اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ جیسا مولوی صاحب نے فرمایا ایسے معاملے
ایماندار جنون کے مین نے بھی بہت دیکھے ہین۔ وہ لوگ ہمیشہ مظلومون کی مدد کرتے ہین
اور کافرون اور ظالمون کے دفع کرنے مین مشغول رہتے ہین جنسے انسان امت محمدی
مین داخل ہین اُنکا بہت لحاظ رکھتے ہین۔ کیونکہ انسان رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی
قوم کے لوگ ہین۔ اگر انسان اُنپر ظلم بھی کرے تو حتے المقدور درگذر کرتے ہین۔ جب کسی
انسان کو کافرون کے یا ظالمون کے ہاتھ مین گرفتار دیکھتے ہین اُسکے بچانے مین جہانتک
ہو سکتا ہے بڑی بڑی محنتین کرتے ہین۔ اُنکے سایہ سے انسان کی روح اور دل اور بدن
کو ہر طرح کی راحت پہنچتی ہے۔ کلمہ اور درود اور اللہ کا کلام جب پڑھتے ہین اللہ اپنے نام
کی اور اپنے کلام کی عجب عجب تاثیرین ظاہر کرتا ہے۔ طرح طرح کے مریضون کو شفا دیتا
ہے۔ عورتین جو بہت بدخصلت اور بدزبان ہوتی ہین انکے سایہ کی برکت سے نیک خصلت
اور رحم دل اور شوہر کی تابعدار ہو جاتی ہین۔ یا اُنکی بدخصلتون کا زور گھٹ جاتا ہے۔ مگر
افسوس کچھ ملاؤن نے یہ قاعدہ جابجا پھیلا رکھا ہے کہ کسی کے اوپر آنا مسلمان جنون کا کام
نہین۔ یہ کام تو پلید لوگ کرتے ہین۔ نیک لوگ ایسا کام کیون کرنے لگے۔ اس قاعدہ کا
نشہ کیا چڑھا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ اگلے زمانہ مین فرشتون کا
اور پاک ارواحون کا ظہور انسانون کے بدن مین ہوا ہے۔ مگر اس زمانہ مین اپنے غلط قاعدہ

کے موافق ایماندار جنون کو بے تحاشا گالیان دیتے ہین اور بعضی جگہ مار دھاڑ پر بھی مستعد ہو جاتے ہین۔ اگر وہ لوگ صبر کرتے ہین تو یہ لوگ اور زیادہ شیر ہوتے جاتے ہین اور اس ظلم کو اور گناہ کبیرہ کو بہت بڑا ثواب جانتے ہین۔ اور یہ قاعدہ شریعت محمدی کا اس جگہ پر بالکل بھول گئے ہین کہ جو شخص کسی پر ظلم کریگا اُسکا نماز روزہ قیامت کے دن اُس مظلوم کو دیدیا جائیگا۔ اگر اس مین بدلہ پورا نہوا تو اُس مظلوم کے کچھ گناہ اُسپر ڈالدئے جاوینگے اور وہ آگ مین ڈالدیا جاویگا۔ اور جسنے کسی بندہ کا گناہ کیا جب تک وہ بندہ معاف نہ کریگا اللہ بھی معاف نہ کریگا۔ جسنے کسی پر ظلم کیا ہو اُسکو ضرور چاہیے کہ دنیا مین اُس سے معاف کروالیوے یہ قاعدے جو حدیثون مین آئے ہین اُس مین انسان اور جن دونون داخل ہین۔ جن انسان پر ظلم کرے تو بھی اور انسان جن پر ظلم کرے تو بھی یہ سب سزائین ظالمون کے لئے تیار ہین۔ اس زمانہ مین جنون کا ظلم بھی انتہا کو پہنچا ہے۔ کہین ظالم انسان اُنسے آشنائی کرکے اُنکو لوگون قتل کے لئے بھیجتے ہین۔ کہین وہ خود انسانون کے قتل کے لئے آتے ہین۔ جو جن کافر ہین جب کسی کے بدن مین گھستے ہین زبان کو بند کردیتے ہین۔ کلمے سے اور قرآن اور نماز سے روکتے ہین اور کلمے کفر کے بکتے ہین اور جو جن کچے مسلمان ہین وہ کلمہ بھی پڑھتے ہین اور مسلمانون کا خون بھی جابجا کرتے پھرتے ہین۔ اور اس ظلم کو ایک کھیل اور تماشا سمجھتے ہین ایسلئے کافرون اور ظالمون کے دفع کیواسطے جو ایماندار جن محنت کرتے ہین یا اللہ اُنکو اچھا بدلہ دے۔ اور دشمنون سے اُنکو بچالے اور مسلمانون کو اُنکی پہچان دے۔ یا اللہ اب زمین ظلم اور ستم سے بھر گئی اب امام مہدی علیہ السلام کو اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کو جلد امت محمدی کی مدد کے واسطے بھیجدے۔ آمین۔ قصہ مہابھارت کا آرائش محفل مین لکھا ہے کہ ہندؤون کی کتابون سے خصوصًا مہابھارت سے جو بڑی معتبر کتاب ہے یون ثابت ہوتا ہے کہ پانڈؤون اور کورؤون کے باپ دادون مین راجہ بچترچ بڑا عادل تھا۔ اُسکی اولاد دہرتراشٹ ۲ پانڈ ۳ بدر مین جانڈ بادشاہ ہوا۔ اُسکی اولاد جدہشتر اور بھیم سین اور ارجن اور نکل اور سہدیو ہین۔ یہ پانچون بھائی حُسن اور بہادری مین بے نظیر تھے۔ اور بھیکم پتامہ اُنکے باپ کا چچا تھا اُسنے ان پانچون بھائیون کو راجہ پانڈ کے بعد پرورش کیا

دہرتراشٹ بڑا بھائی تھا سلطنت ہستناپور کی کرتا تھا۔ اُسکے سو بیٹے ہوے۔ سب مین
بڑا جرجودہن تھا۔ وہ ان پانچون بھائیون کے قتل کی تدبیر مین لگا۔ دہرتراشٹ نے جدہشتر
کو جانشین کیا۔ جرجودہن اُسکا دشمن ہوگیا۔ آخر وہ پانچون بھائی فقیر ہوگئے پھر راجہ
دہرتراشٹ نے آدھا ملک جرجودہن کو دیا اور آدھا ملک راجہ پانڈ کے بیٹون کو حوالہ کیا
اور اُنکو حکم کیا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے جا رہین وہ دہلی کرکے مشہور ہوا
جرجودھن ہستناپور مین تھا اُسنے جدہشتر کو ایسا تنگ کیا کہ وہ بھائیون سمیت جنگل مین
جا رہا۔ بارہ برس سب جنگلون مین رہے۔ آخر کو ادھر جرجودھن کے ساتھ اُدھر راجہ جدہشتر
کے ساتھ کروڑون پیادے لاکھون سوار جمع ہوے۔ کورکھیت کا میدان جواب تھانیسر
کرکے مشہور ہے وہان بڑی لڑائی ہوئی۔ جرجودہن بھیم سین کے ہاتھ سے مارا گیا۔ پھر راجہ
جدہشتر اس لڑائی پر بہت شرمندہ ہوا اور ہستناپور مین جرجودہن کا پُرسا دیا۔ پھر وہ سات
ولایت کا حاکم ہوا۔ پھر بیاس دیو کے بتلانے سے جگ اسمید کیا۔ جگ اسمید اُسکو کہتے ہین
کہ تمام دنیا کے عمل کرنیکے ارادہ پر ایسا گھوڑا جس مین کتنی صفتین ہون اُسکو اُسکے اختیار پر
چھوڑ دیتے ہین اور ایک بڑا لشکر اُسکے پیچھے مقرر کرتے ہین۔ گھوڑا جدھر جاے پڑا پھرے
ہر شہر کا حاکم جو اُس سے خبردار ہو اُسکو چاہیئے کہ پیشوائی کو نکلے اور کچھ پیشکش دے۔ اگر
کہین کا حاکم ایسا نہ کرے اور پھر جاوے تو سردار قوم کو لازم ہے کہ گھوڑا وہین باندھکر
اُسکو تنبیہ قرار واقعی کرے۔ حاصل یہ ہے کہ روے زمین کے حاکمون سے نعلبندی لیتا ہوا اپنے
مکان مین پہنچے۔ لیکن یہ جگ اُس سے ادا ہو جو سات ولایت کا حاکم ہو سو راجہ جدہشتر نے
جگ اسمید کے گھوڑے پر ارجن کو بڑی فوج کے ساتھ بھیجا جس ملک مین پہنچا وہان کا حاکم
تابعدار ہوا ایک برس کے بعد ارجن فوج سمیت تمام بادشاہون کو تابعدار کرکے حاضر ہوا
راجہ نے تمام جہان کو عدل و انصاف سے روشن کیا اور اپنے باپ دہرتراشت کی ایسی
تابعداری کی کہ اُسکے بیٹون نے بھی نہ کی تھی پھر سولہ برس کے بعد راجہ دہرتراشت اپنی
بی بی اور پانڈون کی ماں کنتی کو ساتھ لیکر چچا سمیت جنگل کو چلا گیا اور ریاضت اور عبادت
مین مشغول ہوا۔ بیاس دیو نے یہ سارا حال بہت پھیلاؤ کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب کا نام

مہابھارت رکھاہے۔ اور پانڈو اور گورو راجہ بھرت کی اولاد ہین۔ بیاس دیو نے بیدون کو ترتیب دیا ہے۔ کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے اخیر وقت مین ہوا تھا۔ راجہ جدہشتر نے جب دیکھا کہ آثار کل جگ کے ظاہر ہوے اور سری کشن جی اور بھل بھدر کے مرنے کی خبر سنی سلطنت چھوڑ بیٹھا اور پرچھیت بن ابھمن بن ارجن کو جو پانچون بھائیون کی اولاد مین تھا ملک دیدیا۔

## محمدی بشارت بعضی اور کتابون سے

مولوی سیف اللہ صاحب نے گورکھپور مین سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین مجھسے بیان فرمایا کہ ایک پنڈت مسلمان ہوگئے تھے اُنہون نے مجھکو یہ لفظین بتائین اُنکی زبانی لکھی گئین۔ مولوی صاحب نے دو ورق مجھکو دئے۔ مین نے اُسکی نقل کرلی اور لفظون کو اُنسے تحقیق کرلیا وہ لفظین یہ ہین۔ کھیل پرگرن جو کندا کا لکھنے والا ہے اسکی گرنت کے یعنی کتاب کے بال کانڈ مین یعنی شروع حصہ مین دو ادہی یعنی بارھوین ادھیا کی چھپٹی درشٹ کونٹ مین لکھتا ہے اور یہ کتاب اٹھارہ پرانون مین سے ہے کمکش اوتار نیا یعنی نجات کا دینے والا اوتار جو ہے اُوت پن نتم مہی ندھم یعنی پیدا ہونگے اندھیری دور کرنیوالے زمین کے بیچون بیچ مین ارن سیگبارتم یعنی دشمن کے مارنیوالے بلونت سورتم یعنی زور والے بڑے بہادر پرتھوی ریدھی یعنی زمین کی ناف سرب اُدنما یعنی تعریف کیا گیا اُن کے نام سرب کے معنی عربی مین محمد ہین بسن گرام یعنی بذریعہ لڑائی کے دین پھیلاینگے۔ پرسن پر پرسو تم یعنی آپس مین آدمی پاک دینون سے دیوتا دھنکراہا ست ۴۰
چھاک یعنی مال زیادہ پانیوالے کو گو رد دم سن گرام تہ یعنی کوڑا کرنیوالی تازیانہ مارنیوالی لڑائی کے ساتھ نستیجہ سہ تو یعن یعنی بچھم کی طرف ملینگے۔ می تریہا دم یعنی ساتھ تین شرطون کے گورودھ تب نیم یعنی لرلیو بچھیم پرتھوی مدہم یعنی پیدا وار زمین کی دیا کروبت کا رگرش گرتب بیم بول ہمارے قبول کرلیو یعنی عقیدہ ہمارا قبول کرلیو بڑہت نری ہو کہتم کی یعنی وہ عزت دار آدمی راجہ بڑے راجہ اتیسارم پرتھوی مدسے یعنی بڑے لوہے کے چلانیوالے زمین کے بیچون بیچ مین پال پر ہارم یعنی بیوقوفی کے مٹانیوالے گرگ گرہ یعنی ہاتھ کے بجانے والے۔ اُوت پن نتم پرتھوی مدھے یعنی پیدا ہونگے زمین کے بیچون بیچ مین مہرستین

سری بیری پُتر گھرانا اچھا دیوتاؤنکا گھرانہ بے عیب پیارا بیٹا۔ چرنا رکم نارائن وکش دیال
روپ نگ قدم پاک مین خدا کے رہی روح بہت مدت تک اوتار وہا تم یدّب نری حرن
کرتے کہتم اُس آنیوالے کی صفت یعنی نشانی جب وہ روح یا آدمی قدم چھوڑیگا خدا کا
پرم پدُ اکت پراپتم آجاویگا سرحد مین خدا کے گھر کی یعنی کعبہ کی **فائدہ**۔ اس بات کا مطلب
یہ ہے کہ آپکی روح پاک بہت مدت تک اللہ کے قدم مین یعنی حضوری مین رہیگی۔ دنیا مین
ظہور بہت مدت کے بعد ہوگا۔ اور جب اللہ کے قدم چھوڑینگے یعنی اللہ کی حضوری سے
دنیا مین آوینگے اُسکی نشانی یہ ہے کہ پُرانے گھر کی یعنی کعبہ کی سرحد مین پیدا ہونگے کعبہ
حضرت آدم کے وقت سے ہے اس لئے اُسکو پُرانا گھر کہا۔ اور کتاب بہادر سمرت وسماا سکنت
جو ۱۸ سمرتیون مین شامل ہے اور یہ کتاب کسی شخص کی بنائی ہوئی نہین۔ آکاس بانی یعنی
الہامی کتاب اُنکے نزدیک ہے اُسمین لکھا ہے اُدنی مدھی رودی رُو در تیا ہی بشن تنک
ہری چندن زمین کے بیچون بیچ سورج کی طرح بڑے خاندان مین خدا کی طرف سے اوتار
ہوگا۔ کرونوکر نیکہ یو سنگ سمرتول منی دُوتی اور اُس ملک مین بتایا ہے کہ یتی دست
لانیوالی ہوگی اور اُس ملک کے لوگ بوسیلہ اُنکے پاک ہونگے **فائدہ** یہ دہ یتی ہے جسکو
سنا کہتے ہین جو مکہ مین ہوتی ہے۔ بسبدہ کرن بکھہ پاپم حاصل کرینگے نجات گناہ کی مہا
بھوی برنہ ہرنگ بھیری پوترین سارستی چرنہ سر سری گھم پترم نی وہ بڑا دریا دنیا کا
دامن اُنکا پکڑ کے جیسے پار اُترینگے اور اُس سرزمین کے جس مین پیارا بیٹا خدا کے قدمون
کو چھوڑ کر گریگا اُن پہاڑون پر گھاس نہوگی۔ پرتھی وم ایتی سارم بربار نم کچھ دیا کرو
اور نہین تو لڑو ہم سے نہین تو ہماری بات مانو سو دیہہ پری پور نم اوتار نہ خدا کا نام
ہی اُنکے پاس جائیگا ایک دفعہ اُتریگا کاٹنے والا گنا ہون کا۔ مولوی سیف اللہ صاحب نے
یہ بھی بیان فرمایا کہ وہ پنڈت جو مسلمان ہوے تھے اُنہون نے یہ بھی بیان کیا کہ اور کتابون
مین یہ بھی ہے کہ اس دسوین اوتار کی پیدائش کے مقام کو جو کوئی جاوے تو سمندر
اُسکو اُترنا پڑیگا صرف چھوٹے دریا پڑینگے۔ اور کچھ شک نہین کہ خشکی کی راہ ایران کی جانب
سے جو کوئی جاوے تو کعبہ سمندر کے اس پار پڑتا ہے اُس پار نہین پڑتا۔ اور یہ بھی کہا کہ کسی

کتاب مین یہ بھی ہے کہ اُس چلتے کی پیٹھ پر گنگا پڑیگی۔ سو کچھ شک نہین کہ ایران کی راہ جو کوئی جاوے تو گنگا پیٹھ پر پڑیگی۔ پنڈت لوگ کہتے ہین کہ وہ دسوان اوتار سنبھل مراد آباد مین پیدا ہوگا۔ گنگا بشن پنڈت کے گھر سے اور سنبھل مراد آباد کو جو کوئی جاوے تو اُسکی پیٹھ پر بھی گنگوتری پڑتی ہے اور گنگا سے مراد یہان گنگوتری ہے۔ سو جواب اُسکا یہ ہے کہ اگرچہ دریا ایک ہے مگر جہان سے نام اُس گنگوتری کا گنگا پڑا ہے وہ سنبھل مراد آباد کو جاتے ہوے پیٹھ پر نہین پڑتا اور کعبہ شریف کو جاتے ہوے گنگوتری اور گنگا پیٹھ پر پڑتی ہے۔ اور سنبھل مراد آباد مین کوئی تیّ دست آور اور گوتری رگڑ کا چشمہ نہین ہے جسکا ذکر دوسرے پرانون مین ہے۔ اور مکہ مین شناکی ہے اور گوتری رگڑ کا چشمہ زمزم ہے کہ حضرت اسمٰعیل نے جہان پاؤن رگڑا تھا وہان چشمہ زمزم کا نکلا۔ اور مہابھارت کے ادپرپ دوم مین بسوامتر کا اور راجہ بھوج کا زمانہ ایک لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بسوامتر وہ ہے جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تھا۔ کیونکہ راجہ بھوج نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اپنی آنکھ سے دیکھا اور ایمان لایا۔ معلوم ہوا کہ مہابھارت مین موجھ دھرم مین جہان لکھا ہے کہ بسوامتر کی دعا سے چاند کا ایک حصہ گر پڑا اور پھر مل گیا یہ معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جسکو بسوامتر کے نام سے لکھدیا ہے۔ مولوی صاحب کا بیان ہے کہ شیخ حمید علی جو موضع کوندوا ماری ضلع اعظم گڈھ کے رہنے والے تھے اُنھون نے کہا کہ مین فتح خان تحصیلدار ضلع اعظم گڈھ کے یہان طالبعلمی کرتا تھا اُنھون نے اپنے کتب خانہ کی نگہبانی میرے حوالہ کی تھی۔ مین نے ایک روز اُنکی کتابون کو دیکھا تو اُس مین سے راجہ بھوج کے روزنامچہ کا ترجمہ جو فیضی نے لکھا تھا وہ بھی نکل آیا۔ اُسکو مین نے عجیب پڑھا تو اُس مین ایک روز کے ذکر مین چاند کے دو ٹکڑے ہونیکا احوال بھی لکھا تھا اور اصل پوتھی کا ترجمہ تھا۔ اور مولوی حسن رضا خان جو موضع سہسی ضلع بستی کے رہنے والے ہین وہ مجھ سے کہتے تھے کہ راجہ بھوج دو ہین ایک راجہ بھوج اوّل ایک دوسرے۔ مین دوسرے راجہ بھوج کی اولاد مین ہون۔ وہ شہر دھار کا رہنے والا ہے اور وہان کا راجہ تھا۔ ایک روز اپنے کوٹھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ رات کو اُسنے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اُسنے برہمنون کو جمع کیا۔ برہمنون نے خبر دی کہ کوئی شخص

ملک عرب مین پیدا ہوے ہین اُنکا یہ معجزہ ہے۔ راجہ نے ایک شخص کو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجا کہ کوئی شخص ہمارے پاس بھیج دیجیے کہ آپکے دین کی باتین ہمین کھلادے
آپنے کسی صحابی کو بھیجدیا۔ اُنہون نے اُسکو مسلمان کیا اور نام اُس راجہ کا عبداللہ رکھا
اور جب وہ مسلمان ہوا سب لوگون نے اُسکو راج سے اُٹھا دیا اور اُسکے بھائی کو راجہ
بنایا اور وہ صحابی جو آئے تھے وہ بھی اُسی شہر مین مر گئے۔ جہان راجہ کی قبر ہے، ہان اُنکی
بھی قبر ہے۔ تمام ہوا بیان مولوی سیف اللہ صاحب کا **اب ہنود کی کتابون سے
یہ بیان ہے کہ ایک اللہ روحون کا اور بدن کا اور زمانے کا اور ہر
چیز کا اکیلا بنانیوالا ہے**۔ تیتری اوپنکھد مین ہے کہ آفتاب کی پیدائش کے پہلے
زمانہ نہ تھا۔ آفتاب کی پیدائش کے بعد زمانہ ہے۔ تیتری اوپنکھد۔ یجر بید مین ہے کہ بید کی
سرتی ہے یعنی بید کا قول ہے کہ بعضے بیوقوف آفتاب کو برہم سمجھتے ہین یعنی خدا سمجھتے ہین
اسلیے سمجھاتا ہون کہ سب سے پہلے فقط برہم یعنی اللہ تھا۔ اُسوقت نہ پورب تھا نہ پچھم
نہ اونچائی تھی نہ نیچائی جو کچھ تھا فقط اللہ ہی تھا۔ اسی طرح جب قیامت ہوگی اور سب
فنا ہو جاوینگے وہ اپنی اصلی حالت پر رہیگا۔ جب وہ اکیلا رہتا ہے کچھ اُداس نہین
رہتا۔ اتھربن بید مین ہے کہ وہ آتما سب سے اور ہر قدیم سے بڑھکر قدیم ہے اُس اقدیم
سے سب روحین ظاہر ہوئی ہین۔ اتھربن بید کے صفحہ ۲۷۹ مین ہے کہ سب سے پہلے جو
تھا نہ اندھیرا تھا نہ نور تھا اور جو کچھ تھا وہی تھا اُسکی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک
اور برہما سے چیونٹی تک مخلوق ہوے **فائدہ** یہان نارائن اللہ کا نام ہے اور بعضی جگہ نارائن
ایک دیوتا کا نام ہے اور یہ جو یجر بید سے نقل کیا ہے کہ پرم آتما یعنی اللہ تعالے اور جیو آتما یعنی
رُوح دونون قدیم ہین اسکے یہ معنی ہین کہ روح اگرچہ پہلے نہ تھی اللہ نے بنائی۔ لیکن اور
چیزون کی بہ نسبت قدیم ہے۔ پھر اسکے بعد لکھا ہے کہ پرم آتما یعنی اللہ تعالے کل کا جاننے والا
ہے اور جیو آتما جز کا جاننے والا ہے۔ پرم آتما صاحب اختیار ہے اور جیو آتما صاحب اختیار
نہین ہے۔ اور جابجا ہنود کی کتابون سے ثابت ہے کہ فرشتہ اور انسان اور جن اور جانور وغیرہ
کے پیدا ہونے سے پہلے برہما کے چار مُنہ سے چار بید نکلے۔ پروردگار فرماتا ہے کہ میری مہربانی

سے چارمنہ والا پیدا ہوا۔ اور مہابھارت فصل راج دھرم پرپ بارھوین مین ہے کہ اعتقاد
بید کا یہ ہے کہ ذات بھگوان کی تین صفتین ہین۔ اوّل اُسنے اس صفت سے ظہور کیا کہ جہان کو
نیست سے ہست کر دیا۔ دوسری صفت قیوم کی ہے کہ اپنی بنائی ہوئی چیزون کو تھامے
ہوے ہے۔ تیسری صفت قہاری کی ہے کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے پھر فنا ہو جاتا ہے۔ ان سب
باتون سے معلوم ہوا کہ ہندو جو کہتے ہین کہ پیدائش کا اول اور آخر نہین ہے۔ یہ بات
اپنی کتابون کے برخلاف کہتے ہین۔ اور سانک شاستری لوگ جو کہتے ہین کہ معاذ اللہ عالم
خود بخود پیدا ہوا ہے وہ لوگ بھی بیدون کے برخلاف ہین۔ بید بیاس جی سنت اسر اتھرکھہد
ججر بید مین فرماتے ہین کہ بعضے نادان دانائی کا دعوے کر کے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا
ہوتا ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ اتفاق سے۔ یعنی اچانک پیدا ہوا ہے۔ یہ دونون غلط سمجھے ہین۔
بیان تقدیر کا سوط اللہ الجبار مین ہے کہ بیدانتی لوگ تقدیر کے قائل ہین۔ کین اُپنکھد
اتھربن بید مین ہے کہ اُس نور پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ آگ نے کہا کہ مین
سب کو جلاتی ہون۔ اُسنے کہا کہ اس گھاس کے انبار کو جلا کہ تیری قوت پر علم ہو آگ نے
تا بمقدور بہتیرا مارے دھوان بھی نہ نکلا۔ پھر ہوا کے مؤکل سے کہا کہ اس گھاس کو اُڑا ہوا نے
مقدور بھر سعی کی آخر عاجز ہوئی۔ آخر کار اندر کو یہ ظاہر ہوا کہ وہ نور برہم تھا یعنی اللہ تعالے انکا
اور دیوتا جو اس غرور مین تھے کہ ہمنے فتح اسردن پر پائی اُنکو بتانے آیا تھا کہ کرنیوالا ہر کام
کا مین ہون دوسرا کوئی نہین۔ تم کس بات پر غرور کرتے ہو۔ اور اپنی طرف نسبت دیتے ہو
تیسرے اپنکھد ججر بید کا قول ہے کہ جو سب کا پیدا کرنیوالا ہے وہ بھوت آتما سے یعنی
روح حیوانی سے کام کراتا ہے۔ کرشن گیتا ادھیا پنجم مین ہے کہ برہم کا یعنی اللہ تعالے کا
جاننے والا دیکھتا اور سنتا ہے اور چھوتا ہے اور چکھتا ہے اور کھڑا ہوتا ہے اور سانس
لیتا ہے مگر سمجھتا ہے کہ مین کرنیوالا کسی کام کا نہین ہون اور بشست جی کی تقریر کیا خوب
ہے جو تیسرے ست پرکرن مین ہے سوال راجہ رامچندر جی مہاراج۔ جب اللہ تعالے
ظاہر ہے تو عقلمند لوگ اُسکے ثابت کرنے مین دلیل کے کیون محتاج ہوتے ہین جواب
پرکرت اور اوپا ایک درخت ہے اور اُسکی جڑ دل ہے اور اُسکے پتے حواس اور وہ ہوا

جواس درخت کو ہلاتی ہے وہ اللہ ہے۔ دل صاحب دل کا جواہرات کا ڈبہ ہے۔ ڈبے مین جواہرات کا بھرنیوالا اللہ ہے۔ اور وہ شخص سب باتون مین کامل ہے جو جواہر کے بھرنیوالے کو اور پتے کے ہلانیوالے کو دیکھتا ہے اور اپنے کامون کو اپنے سے نسبت نہین کرتا اور ہلانیوالے سے جانتا ہے۔ اور بن پرب مہابھارت مین لکھا ہے کہ سب عبادتون کی اصل یہ ہے کہ اللہ کی رضا پر راضی رہے۔ اور اسی پرب مین ہے کہ درو پدی راجہ جدہشتر سے کہنے لگے کہ جو کوئی کہے کہ یہ مین نے کیا یا یہ مین کرتا ہون یہ بات غلط ہے بلکہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے۔ جدہشتر نے کہا کہ اے درو پدی تو سچ کہتی ہے اور جو کوئی بید پڑھکر بات کہیگا تیری باتین ویسی ہی ہین۔ مہابھارت فصل ۳ پرب ۱۲ سانت پرب مین ہے کوئی شخص آپ سے کوئی کام نہین کرسکتا۔ جو کچھ تقدیر مین ہے بدل نہین سکتا اور بل اور اندر کے قصے مین ہے کہ تو کامون کو اپنی طرف نسبت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ فلانہ کام مین نے کیا یہ غلط ہے جسنے آدمی کو پیدا کیا ہے اُسنے اُسکے کامون کو بھی پیدا کیا ہے۔ میرے اور تیرے ہاتھ سے کوئی کام نہین آتا۔ سب کامون کا کرنیوالا اللہ ہے۔ مہابھارت فصل موچھ دھرم مین ہے کہ اس جگہ نہ عقل کا دخل ہے نہ سعی کا۔ جو کچھ مقدر ہے وہی پیش آتا ہے۔ اور بن پرب مین ہے کہ بندہ اللہ کی طرف سے تقدیر سے راضی رہے۔ نیکی اور بدی جو کچھ ہے اور ججر بید کے اپنکھت برہ دارن مین ہے کہ وہی پیدا کرنیوالا خیر اور شر کا ہے اور خیر اور شر سے اُسکا کیا نقصان ہے۔ اور اودم پرب مین ہے کہ بیاس نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مقدر کیا ہے ہم اور کوئی دوسرا اُسکو بدل نہین سکتا۔ اُسی مین ہے کہ مرد نیکی اور بدی کے کام مین اپنے ہاتھ سے اختیار نہین رکھتا۔ لکڑی کی تصویر کی طرح پر ہے کہ دوسرا اُسکو نچاتا ہے۔ اور سانت پرب فصل موچھ دھرم مین ہے کہ نارد نے سکھدیو سے کہا کہ ایک شخص بڑھاپے تک پہنچتا ہے اور ہمیشہ خوش رہتا ہے اور دوسرا کم آزاری اور محنت مین عمر کاٹتا ہے۔ ایک شخص ایک جگہ رہا اور دل کی مراد پائی۔ دوسرا تمام جہان مین پھرا اور نہ پایا اور یہ سب تقدیر سے ہے۔ بعضے پیدا ہوتے ہی مرجاتے ہین اور ایک مان سے بہت سے لڑکے پیدا ہوتے ہین۔ بعضون کی عمر لنبی ہوتی ہے بعضے جلدی مرجاتے ہین۔ یہ کیون ہوتا ہے اگر کہین کہ ساعت کے باعث سے

ہے تو اسی ساعت مین کتنے ہزار پیدا ہوتے ہین۔ بعضے دولت والے ہو جاتے ہین بعضے محتاج
رہتے ہین۔ اگر کہو گے کہ جو کچھ ہے تدبیر ہے۔ پھر آدمی کیون بیمار ہوتا ہے اور طبیب کیون مرجاتے
ہین اور جنگلی جانور ہرگز محتاج طبیب کے نہین ہوتے ہین۔ آدمی سب ایک طرح پر پیدا
ہوئے ہین بعضے پالکی پر سوار ہوتے ہین بعضے پالکی کو کندھے پر اُٹھاتے ہین بعضے گھوڑون
پر سوار ہوتے ہین بعضے جلو مین چلتے ہین۔ ایک کو کتنی خوبصورت عورتین ملتی ہین ایک کو
بدصورت لونڈی بھی نہین ملتی۔ اے سکھدیو یہ سب کارخانہ اللہ کی حکمت کا ہے۔ یہان
تدبیر کا کچھ دخل نہین۔ جو کچھ مقدر مین ہے بدلا نہین جاتا۔ اگر تدبیر سے کام چلتا کوئی شخص
محنت نہ اُٹھاتا۔ مہابھارت فصل موچھ دھرم سانت پرب مین ہے کہ برہمانے اندر کو
نصیحت کی کہ اگر تو بل سے ملاقات کرے تو اسکو قتل مت کیجیو بلکہ اُسکی باتین جو سچی ہین سُنیو
اور اُس سے پوچھیو۔ اندر اس سے ملا اور برہما کے فرمانے کے موافق باتین اُس سے پوچھین
بل نے کہا کہ جسنے آدمؑ کو پیدا کیا ہے اُسنے اُسکے کام بھی پیدا کئے ہین مجھکو اور تجھکو کچھ اختیار
نہین ہے۔ میرے اور تیرے ہاتھ سے کچھ کام نہین آتا۔ کرنیوالا سب کامون کا اللہ ہی ہے
دھرم پرب مین لکھا ہے کہ بھیکم پتامہ نے جدہشتر سے کہا کہ سب کام اللہ تعالے کرتا ہے اور
تو فقط بہانہ ہے۔ اور کہین اینکھمد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ پیدا کرنیوالے کی صفت اُسکے
بنائے ہوئے کو معلوم ہووے یہ محال ہے۔ ارکھی اینکھمد اتھربن بید مین ہے کہ پرم آتما کی
یعنی اللہ کی تعریف نہین ہو سکتی جو مٹ جاوے آپ معلوم کرے۔ وہ دیکھا ہوا نہین ہے جو
دیکھی ہوئی چیزون سے بیان کیا جاوے۔ اندیشہ وہان تک نہین پہنچ سکتا۔ کرشن گیتا ادھیا
نوین مین بششت کا قول لکھا ہے کہ آدمی اپنے خالق کی صفتون کو نہین گھیر سکتا جیسے تصویر
اپنے بنانے والے کے ارادہ کو نہین پا سکتی۔ آتما اینکھمد اتھربن بید مین ہے کہ اُسکی قدرت بیحد
اور بے کنار ہے۔ آرائش محفل مین ہے کہ راجہ جنمی جی جو راجہ پریچھت کا بیٹا تھا اُسنے بیاس دیو
سے پوچھا کہ میرے بزرگ اسقدر دانا اور بینا تھے کہ غیب کے بھید اُنپر کھلے تھے اور یہ ایک
لڑکا بھی جانتا ہے کہ دنیا مین ہمیشہ جینا نہین پھر ایسی لڑائیان کیون لڑے کہ ہزارون بھائی
بند قتل ہوئے۔ بیاس دیو نے کہا کہ اللہ کا ارادہ یونہی تھا کہ یہ کام اُنکے ہاتھون سے ہوویں

پھر راجہ نے کہا۔ پھر تدارک اُسکا کیوں نہ کیا۔ بیاس دیو بولا کہ کسکی قدرت ہے کہ اللہ کی لکھی ہوئی ٢
تقدیر کو پھیرے اور کسکی مجال ہے کہ اُس سے بچے **ذکر فرشتون کا اور عنصری دیوتاؤنکا**
مولانا عبد الرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اوپر ہوچکا کہ اُس زمانہ مین فرشتون کو بھی دیوتا
بولتے تھے اور جو لوگ آگ اور نور سے ملاکر اللہ نے اُنکو بنایا تھا وہ بھی دیوتا کہلاتے تھے
انکے اولاد بھی ہوتی تھی۔ تو وہ ایک قسم کے جن تھے۔ اب سمجھنا چاہئے کہ جہان ہندؤون کی
کتاب مین دیوتاؤن کے بُرے فعل لکھے ہین وہان فرشتون کا ذکر نہین ہے۔ وہان اُنہیں
دیوتاؤن کا ذکر ہے جو جنون کی قسم مین سے تھے۔ اور جہان دیوتاؤن مین فرشتون کےسے
خواص لکھے ہین وہان فرشتون کا ذکر ہے۔ ظفر المبین مین ہے کہ ادھیاے مہابھاگوت
اسکند دہم مین لکھا ہے کہ شیو اور برہما اور بشن تینون دیوتا پار برہم کا یعنی اللہ تعالیٰ
کا انس ہین۔ برہما رجوگن روپ ہین۔ بشن ستوگن شیو تموگن سروپ ہین اور برہما نرنکار
انسے پرے ہے۔ فائدہ یعنی یہ تین فرشتے اللہ تعالےٰ کی تین صفتون کا نمونہ ہین۔
اللہ کی صفت ہے خلق کا پیدا کرنا۔ اسکا نمونہ برہما ہین کہ اللہ کے حکم سے چیزون کو بناتے
ہین۔ اللہ کی صفت ہے کہ وہ سب کو تھامے ہوے ہے۔ اس صفت کا نمونہ بشن مین ہے
تیسری صفت ہے فنا کرنا۔ اسکا نمونہ شیو مین ہے اور برہما نرنکار یعنی اللہ تعالےٰ انسے
پرے ہے۔ یعنی ان فرشتون کو کوئی اللہ نہ سمجھے۔ یہ اُسکی صفتون کے نمونے اُسکے حکم سے
کام کرتے ہین۔ بعضی کتابون مین شیو کی جگہ مہیش کا نام ہے۔ شاید اُس سے مراد ملک الموت
علیہ السلام ہین۔ شاید اُنکو شیو بھی کہتے ہین اور یہی نام بعضے دیوتاؤن کے بھی ہین جو ایک
قسم کے جن ہین۔ ہنود کی معتبر کتابون مین سرستی اور گنشب اور بشست کو بیٹی بیٹا برہما کا ٣
لکھا ہے۔ یہ برہما اور ہے اور برہما فرشتہ اور ہے۔ اور پرب مہابھارت مین ہے کہ راجہ
ججاٹ نے اپنے بیٹے بشن سے کہا کہ تونے میرا کہنا نہ مانا۔ مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری نسل
عالم مین نہ رہے۔ یہ بشن فرشتہ نہین ہے یہ راجہ ججاٹ کا بیٹا ہے۔ پدم پران مین ایک
قصہ لکھا ہے کہ بشن سے ایک بڑا فعل ہوا اس عورت کی بد دعا سے بشن پتھر بن گیا جسکو
سالگ رام کہتے ہین عقل سے خوب ظاہر ہے کہ یہان بشن کسی دیو کا نام ہے۔ گولنگ انیکھد

رگو بید مین اُس شخص کا بیان ہے جو بدن سے جُدا ہوتا ہے اُسکو برہما رہبر ہو کر اچھی راہ
سے لیجاتا ہے۔ پہلے آگ کے دیوتا کے گھر مین۔ دوسرے ہوا کے دیوتا کے گھر مین۔ تیسرے
پانی کے دیوتا کے گھر مین۔ چوتھے سورج کے عالم مین۔ پانچوین اندر کے عالم مین۔ چھٹے پرجاپت
کے گھر مین۔ ساتوین برہما کے عالم مین پہنچتا ہے۔ درمیان مین ان ساتون مقام کے ایک
گھاٹ ہے۔ اُس مین خواہش اور غصہ اور حرص اور ڈاہ اور بیر اور غرور اور شہوت بھرا
رہتا ہے۔ اُسکے کنارون پر ریاضت کے دو دیوتا روکنے کو مقرر ہین کہ کوئی پار نہونے پاوے
جو کوئی ریاضت کرے وہ پار ہوجاتا ہے۔ اُسکے آگے ایک ندی ہے اُس مین جو نہاوے
جوان ہوجاتا ہے۔ پھر ایک درخت ہے تمام قسم کے میوے اُسکے پھل ہین پھر ایک شہر ہے
نہایت کشادہ اُسکے درمیان مین ایک مکان ہے اُسکا نام ہے اپراجیت یعنی اُسپر کوئی
فتح نہین پاسکتا۔ اسکے دو دربان ہین ایک اندر جو سب دیوتاؤن کا بادشاہ ہے دوسرا
پرجاپت تمام شکلون کا بادشاہ اُس مکان مین ایک چبوترہ ہے اُسپر ایک تخت بچھا ہے
اُسکا نام انتت جوت یعنی بہت روشنی۔ اُس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہے اُسکا نام مانستی
ہے یعنی خواہش پیدا کرنیوالی اور وہ نہایت خوبصورت اور شرمیلی ہے۔ اُس عورت کے
گرد کثرت سے اپچھرا یعنی حورین ہین اُس مقام مین وہ پہنچتا ہے جسکا دل پاک ہوتا ہے
اور برہم سے یعنی اللہ سے مشغول رہتا ہے۔ اُس مقام مین دیوتا فرشتون کو کہا ہے آگ
کے اور ہوا کے اور جگہ جگہ کے فرشتون کا ذکر کیا ہے اندر یہان بہشت کے دربانون کو کہا ہے
اور بھاگوت کی سولہ ادھیائے اور بھی ہنود کی کتابون سے ظاہر ہے کہ اندر مینہ کے برسانے
پر اور اوگتی چیزون کے اُگانے پر مقرر ہین۔ اس جگہ اندر کسی فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے
حکم سے مینہ وغیرہ کی تیاری کرتے ہین۔ ظاہراً یہ خطاب میکائیل علیہ السلام کا ہے اور
بہت جگہ اندر دیوون کا نام ہوتا ہے۔ مہابھارت مین ہے کہ ارجن اندر کا بیٹا ہے۔ یہ اندر
ارجن کا باپ ہے فرشتہ نہین۔ جوگ بشسٹ کے تیسرے پر اس مین لکھا ہے کہ راجہ اندر
گوتم کی بی بی پر ایسا عاشق ہوا کہ بادشاہی کامون کے بند وبست سے بھی غافل ہوگیا
ایک دن گوتم باہر گیا تھا وہ گوتم کی شکل بنکے گھر مین گھس گیا۔ جب گوتم آیا تو اندر بلّی کی صورت

بنگیا۔ یہ اندر کوئی بادشاہ جنون کا تھا۔ فصل موچھ دھرم مہابھارت مین لکھا ہے کہ جب اندر نے دو برہمنون کو مارا تو اُسکا لشکر اُس سے جُدا ہوگیا اور اندر ایک تالاب مین چھپ رہا۔ پھر ایک اور اندر کو تخت پر بٹھایا۔ وہ پہلے اندر کی بیوی پر عاشق ہوا تو وہ بھی معزول ہوا۔ پھر دیوتا اور رکھیشر بشن کے پاس گئے کہ اندر اوّل کا قصور معاف ہو جاوے اُنہون نے فرمایا اسمید جگ کرو۔ آخر اُسے جگ گیا اور پھر تخت پر بٹھایا گیا۔ دیکھو یہان دو بادشاہون کا نام اندر تھا۔ ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین۔ اپنکھد ججر بید مین ہے کہ برہسپت دیوتاؤن کا گرو ہے۔ اُسنے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اسرونکو علم اودیا کی یعنی جہل کی تربیت کی اور اسرونکو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ سمجھایا۔ غرضکہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوے یہ برہسپت گمراہ کرنیوالے دیوتاؤن مین سے ہے۔ فرشتہ نہین ہے۔ برہدارن اپنکھد ججر بید مین لکھا ہے کہ یہ جو صورت انسانون کی ہین دیوتاؤن کی خدمت کیا کرتی ہین۔ اور انسے ڈرتے رہا کرتے ہین۔ اور طرح طرح پر تمام جانورون کی وضع سے دیوتاؤن کی خدمت کرتے ہین۔ جس طرح سے آدمی جانورون کی خدمت سے کبھی شکرگذار نہین ہوتا اور کبھی اُنکی خدمت سے خوش ہو کر اُنکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا۔ بلکہ اُنکے اور اُنکی اولاد کے گوشت پوست پر دل لگائے رہتا ہے اور اُنکی ہڈی اور ناخن اور بال اور چربی اور جھلّی سب چیزوں پر تصرف کرتا ہے دیوتا بھی کبھی آدمیون کی خدمتگذاری سے خوش نہین ہوتے۔ اور جس طرح سے آدمی جانورون کو ناقص العقل سمجھتے ہین اُسی طرح دیوتا پوجاریون کو بیوقوف اور اتو سمجھتے ہین۔ دیوتا کبھی ایسے آدمیون کو راہ نیک نہ بتاوینگے۔ کیونکہ جب راہ حقیقت کو پاوینگے اُنکی خدمت نادانون کی طرح کیونکر کرینگے۔ اپنے حرج اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکھتا۔ اور جال مین پھنسے ہوے شکار کو صیاد اپنی خوشی سے کب چھوڑیگا۔ پس دیوتا ایسے خدمتگارون کو جو غلامون سے زیادہ ہون وہ راہ کیونکر بتاوینگے جس سے یہ آزاد ہو جاوین اور اللہ کے پہچاننے والے اور اللہ کے پوجنے والے ہو جاوین۔ اور اُنسے اپنے تئین اشرف خیال کرین۔ بلکہ ہمیشہ اس فکر مین رہتے ہین کہ اُن جانور کی خصلت والون کو کوئی اللہ کے پہچاننے کی راہ نہ بتاوے۔ اور ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوے اور بید اور شاستر سے

واقف نہ کردے۔ اس جگہ دیوتا فرشتون کو ہرگز نہین کہا ہے اُنہین جن اور دیوون کو کہا ہے جو خلق کو گمراہ کرتے ہین۔ اللہ کی طرف سے غافل کرکے اپنے تئین پجواتے ہین۔ بیان معنی اوتار کا۔ ہندوؤن کی معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ اوتار کا لفظ اُس جگہ بولا جاتا تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کا نمونہ ہو۔ جدہشتر کو لکھا ہے کہ اوتار دھرم کا ہے یعنی بڑا دیندار ہے۔ درجودھن کو لکھا ہے کہ کلجگ کا اوتار ہے یعنی فسادی ہے۔ رکمنی کو سیتا کا اوتار لکھا ہے یعنی بہت خوبصورت اور پاکدامن ہے۔ اور شوہر کے ساتھ موافقت مین جانکی سے بہت مشابہ ہے۔ بھاگوت کی ادھیاے اول مین لکھا ہے کہ جنکو لوگ اوتار کہتے ہین یہ اوتار اُس شخص کے ہین جو چھیر سمندر مین سو رہے تھے۔ اور وہ دیوتاؤن مین سے ایک دیوتا ہین۔ جنکا نام بشن ہے۔ سانت پرب مہابھارت مین لکھا ہے کہ دانو لوگ دیوون پر ظلم بہت کرتے تھے بشن نے باراہ کی شکل بنکر دانوون اور دیتون کو ہلاک کیا۔ مہابھارت کی بن پرب تیسری فصل مین ہے کہ اندر نے کہا کہ ارجن میرا بیٹا ہے۔ اور نر نارائن کہ بدری پہاڑ مین تھے اور برسون وہان اللہ کی بندگی کرتے تھے سو نر ارجن ہے اور نارائن کشن ہین مہابھارت فصل موچھ دھرم مین ہے کہ ست جگ مین دھرم کے چار بیٹے پیدا ہوے۔ نر اور نارائن اور ہر اور کشن۔ سو نر اور نارائن پراگ مین عبادت مین مشغول ہوے۔ اور محنت سے ایسے دُبلے ہوے کہ رگین دکھائی دینے لگین۔ مہابھارت کی آدپرب مین ہے کہ کرشن اوتار نرائن کا ہے کہ اُسکو بشن بھی کہتے ہین۔ وہ بس دیو سے پیدا ہوا۔ جوگ بشست چھٹا زبان پر کرن مین لکھا ہے کہ اللہ تعالے کی حکمت مین ظاہر ہونا ایک اوتار کا ضرور ہوا سو دو صورتین بشن کی ظاہر ہوئین ایک پانڈ کے گھر مین اُسکا نام ارجن ہوا۔ دوسرا بس دیو کے گھر مین اُسکا نام کرشن ہوا۔ یہان سے معلوم ہوا کہ ارجن بھی اوتار ہے۔ فصل موچھ دھرم سانت پرب مہابھارت مین ہے کہ جدہشتر نے کرشن کی طرف اشارہ کرکے بھیکم پتامہ سے کہا کہ بشن شاید یہی شخص ہے۔ اُسنے کہا کہ آٹھوان حصہ اُسکے اوتار کا یہی شخص ہے اور سات حصے اُسکے تمام جہان کے عقلمند لوگ ہین۔ ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ بشن اللہ کے بندون مین سے ہین اور اوتار کے یہ معنی ہین کہ جن لوگون مین بشن کا نمونہ ہے اُنکو اُنکا اوتار کہا ہے اور کرشن جی مین

بشن کے کمال کا آٹھوان حصّہ ہے۔ پرب بارھوین فصل راج دھرم مہا بھارت مین ہے کہ
نے راجہ جدہشتر نے کہا کہ کرن عقل بل اور رحم مین تھا اور لشکر کی نگہبانی مین کرشن کی مانند تھا جو کچھ ان دونو بھائیون مین یعنی
کرشن مین تھا وہ اُن اکیلے مین تھا اس سے معلوم ہوا کہ نارد بلی نے کرشن جی کو ہرگز خدا نہین سمجھا۔ اسکی
فصل مین ہے کہ جمدگن کے بیٹے پرس رام سے کرن نے کہا کہ مین برہمن ہون۔ پرس رام
نے اُسکو علم تیر کا سکھایا۔ ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ کرن برہمن نہین تھا معلوم ہوا کہ پرس رام
ہرگز خدا نہین ہے۔ اسی فصل مین ہے کہ رکھیشرون نے سری کشن کو دعا دی کہ تمہاری قوت بہت
زیادہ ہووے۔ سبھا پرب مہا بھارت مین ہے کہ کرشن نے کہا کہ جب جراسندہ نے ہمپر لشکر
کھینچا مین متھرا کو چھوڑکر دوارکا مین گیا۔ جدہشتر نے کہا جب تم ایسا شخص اُس سے ڈرتا ہے
تو ہم کیا ہین۔ اسی پرب مین ہے کہ کرشن جی نے کہا کہ لڑائی کے وقت ایک شخص اوگرسین
کا بھیجا ہوا تھا اُسنے مجھسے کہا کہ سال نے دوارکا مین جاکر آپکے باپ بسدیو کو قتل کیا مین
نہایت پریشان ہوا اور لشکر کو لڑائی پر چھوڑکر دوارکا کی طرف چلا۔ راہ مین سوچا کہ میرا باپ
میرے جلنے سے زندہ نہین ہو جائیگا۔ مین پھر پلٹا اور سال سے لڑنا شروع کیا۔ اُسنے جادو
سے میرے باپ کی لاش کو زمین پر پھینکدیا جب مین نے اُسکو دیکھا کمان میرے ہاتھ سے
گر پڑی اور مین بیہوش ہو گیا۔ فائدہ جسکو اورون کی دعا سے فائدہ ہوا اور وہ اپنے
دشمنوں سے ڈرے اور جسکو دوسرے کے خبر دینے سے خبر پہنچے اور جو پہلے چلے اور پھر سوچے
کہ میرا جانا بیکار ہے۔ اور جسکے ہاتھ سے کمان چھوٹ پڑے اور بیہوش ہو جاوے اُسکو
خدا سمجھنا عقل والون کا کام نہین۔ درونہ پرب مین ہے کہ کرشن نے کہا کہ جان میری
اور جان ارجن کی ایک ہے۔ وہ میرے بغیر کچھ نہین اور میرا اُسکے بغیر یہی حال ہے۔
دوسرے پرب مہا بھارت مین ہے کہ بھیکم پتامہ نے پرس رام کو نہایت زخمی کیا اور اُسکے
ہاتھ سے کمان پکڑلی اور وہ بیہوش ہو گیا۔ پرس رام کے بزرگون نے کہا کہ بھیکم کی لڑائی
سے تو شرمندہ ہوگا اُس سے مت لڑ۔ پرس رام کو ہندو لوگ اللہ کا اوتار سمجھتے ہین سو وہ
ہرگز نہین تھا بلکہ ایک بندہ عاجز تھا۔ کرن پرب مہا بھارت مین ہے کہ پرس رام جو جمدگن
کا بیٹا بھرگ رکھیشر کا پوتا تھا اُسنے بڑی ریاضت کی اور مہادیو کو راضی کیا۔ مہادیو نے کہا

اے پرس رام اپنے تئین پاک کر اور ایسی لیاقت پیدا کر کہ ہتھیارون کا منتر مین تجھکو دون۔ پرس رام نے نہایت ریاضت کی فائدہ معلوم ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین۔ مہابھارت مین ہے کہ بعد فتح کے راجہ جدھشتر نے کہا کہ فتح خدا اور کرشن کی عنایت سے ہوئی تو ارجن جو بڑے دوست اور رفیق کرشن کے تھے اُنکو یہ بات بہت ناگوار ہوئی کہ لڑین مرین تو ہم اور فتح مین نام کرشن کا ہو۔ معلوم ہوا کہ ارجن نے کرشن کو خدا نہین سمجھا۔ کرن پرب مہابھارت مین ہے کہ راجہ پانڈے کہ پانڈون کے لشکر مین تھا اپنے تئین بھیکم اور ارجن اور کرشن سے کم نہین جانتا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی کرشن کو خدا نہین جانتا تھا۔ استری پرب مہابھارت مین ہے کہ راجہ جدھشتر نے کرشن سے کہا کہ ہم آپکا شکر ادا نہین کر سکتے۔ کرشن جی نے کہا کہ میرے ہاتھ سے کچھ نہین ہوا تم اللہ تعالے کا شکر بجالاؤ کہ یہ سب اُسکا فضل ہے۔ مین کیا ہون کہ تم میرا احسان مانتے ہو۔ پھر سب لوگ اللہ تعالے کا شکر بجالائے۔ بھاگوت مین لکھا ہے کہ برہمنون کی عورتین جو کرشن جی کو پوجنے کا ارادہ رکھتی ہین اُنسے فرمایا کہ تم مجھکو مت کرو پرنام مین ہون نند مہر کا ست سیام یعنی مجھکو ست پوجو مین فقط نند کا بیٹا ہون۔ اور نام میرا سیام ہے۔ جو لوگ برہمنون کی عورتون سے اپنے تئین پجواتے ہین بھلائی نہین پاتے ہین۔ مہابھارت کے بارھوین پرب سے ثابت ہے کہ سری کرشن جی کو لڑائی مین تلوے مین تیر لگا۔ اس صدمہ سے اُنکی روح قالب سے جُدا ہوئی۔ ہندو لوگ جن لوگون کو اللہ کا اوتار نہین جانتے اُنکے حق مین بھی لفظ اوتار کا لکھا ہے۔ فصل موچھ دھرم مہابھارت مین لکھا ہے کہ کپل ایک اوتار ہے۔ درونہ پرب مین لکھا ہے کہ راجہ برست جو راجہ بین کا بیٹا ہے ایک اوتار ہے۔ بھاگوت کے دوسرے اسکند مین چوبیس اوتارون کا حال لکھا ہے وہان صاف لکھا ہے کہ برہما نے فرمایا کہ جس شخص کو گیان یعنی پہچان اللہ کی نہین ہے وہ ان چوبیس اوتارون کا قصہ بیان کیا کرے اور دھیان اُنکی صورت کا کیا کرے اور یہ چوبیس اوتار مین نے اپنی سمجھ کے موافق بیان کئے ہین نہین تو جو کچھ مخلوق دکھائی دیتا ہے یہ سب سروپ یعنی قدرت کا ظہور نارائن کا ہے۔ نارد بشن اور برہما اور مہادیو بھی اوتار نارائن کے ہین کیونکہ نارائن نے اُن مین اپنی قوت دی ہے۔ دیکھو صاف

فرمادیا کہ اللہ کی قدرت کا ظہور ہر شے مین ہے اس راہ سے سب اُسکے اوتار ہین اور جو خاص بندے ہین اُنکا تصور جاتا تو سکھون کے واسطے ہے جو اللہ کو اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور جو خوب پہچانتے ہین وہ اُسی ذات پاک مین غرق رہتے ہین بیان آواگون کا مولانا عبدالرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے مین جہان قول مہادیو کا لکھا ہے کہ زمانہ کل جُگ کا تمام ہوجائیگا وہان لکھتے ہین کہ مہادیو کے اس قول سے تناسخ یعنی آواگون والون کا قول رد ہوگیا کیونکہ آواگون کی کہین تمامی نہین ہے اور یہان زمانہ تمام ہوگیا۔ بعضے اس قوم کے بحث کرنیوالے کم عقلی سے آواگون کے قائل ہین اور بیاس جو اس قوم کے امام اور پیشوا ہین اُنھون نے آواگون کو دلیلون سے رد کیا ہے اور رکھیسر بھی اُنکے موافق ہین چنانچہ ترجمہ تینون اشلوک کا مین لکھتا ہون پہلا اشلوک یہ ہے کہ جو کتاب بہشت سمنا مین اوتار یعنی آواگون ثابت کرتا ہے وہ یہ دلیل لاتا ہے کہ جہان مین ایک بادشاہ ہوتا ہے۔ ایک غریب ایک اندھا ہوتا ہے ایک لنگڑا ایک عاجز ہوتا ہے ایک طاقت والا پس ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی دنیا مین جیسا کام کرتا ہے اُسکے موافق دوسری بار اوتار پاتا ہے تاکہ لوگ اپنا بدلہ پاوین اور اگر یہ نہو تو اللہ تعالے پر ظلم ثابت ہوجاوے کہ بیگناہ بے تقصیر ایک کو بادشاہ کرتا ہے ایک کو غریب عاجز کرتا ہے شنکر اچارج بیاس کے کلام کو دلیل لاتا ہے اور کہتا ہے کہ اوتار نہین ہے اور جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالے قدرت والا حکمت والا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو نہین دیکھتا کہ بڑھئی ایک درخت کی ایک لکڑی سے بادشاہ کا تخت اور تابوت کا تختہ اور دروازہ کا تختہ بناتا ہے اور کمہار ایک مٹی سے بادشاہ کا پیالہ اور فقیر کا پیالہ بناتا ہے پھر اُس لکڑی نے اور اُس مٹی نے کیا نیکی اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا کہ وہ بادشاہ کا تخت ہوا اور اس لکڑی نے کیا بدی کی تھی کہ تابوت کا تختہ اور دروازے کا تختہ ہوا اور اُس مٹی نے کیا نیکی کی تھی کہ کوزہ بادشاہ کا ہوا اور اس مٹی نے کیا بدی کی تھی کہ پیالہ فقیر کا ہوا۔ اور اُس تختہ نے کیا نیکی اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا اور یہ بھی کہتا ہے کہ اوّل پیدائش مین جب کوئی موجود نہ تھا لوگون نے کیا نیکیان بدیان کی تھین کہ ایک انسان ہوا اور ایک فرشتہ ایک جانور۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آواگون اپنی عقل سے کہتے ہین اُنکو کچھ خبر نہین ہے۔ دوسرا اشلوک کتاب کمانجال مین اوتنان جارج جمن کی بات کو رد کرتا ہے

جین کہتا ہے کہ ہم پیدا ہونا نہین مانتے۔ روح ہمیشہ سے ہے اُسکو کسی نے پیدا نہین کیا ہے خود بخود آتی ہے اور جاتی ہے اوتنان چارج اس بات کو رُد کرتاہے اور کہتا ہے کہ تو بولتا ہے۔ مخلوق آتما اور پرم آتما سو مراد آتما سے روح ہے اور پرم آتما سے مراد خدائے قدیم ہے اور تو کہتا ہے کہ جہان مین جو چیز ہے ظاہر مین ایک چیز سے پیدا ہوتی ہے اور ہمکو اور تمکو یہ قدرت نہین ہے کہ تمام جہان کو یا اپنے تئین پیدا کرین اور اگر تو کہے کہ ہر چیز خود بخود پیدا ہوتی ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر خود بخود پیدا ہوتی کسی چیز کا حال بدل نہ جاتا ہر چیز اپنے تئین قائم رکھتی اور فنا نہوتی اور جب اُسکا حال بدلتا ہے اور فنا ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ایک پیدا کرنیوالا ہے کہ سب کو پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اگر تو کہے کہ ہر چیز کا بدلنا زمانہ کی تاثیر سے ہے ہم کہتے ہین کہ جو شخص کہ پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اُسکو علم اور قدرت چاہیے اگر زمانہ مین یہ بات نہین ہے تو وہ پیدا کرنیوالا کیون ہوگا اور اگر ہے تو تو نے نام مین غلطی کی ہے۔ ہم اُسی کو پیدا کرنیوالا کہتے ہین جسکو تو زمانہ کہتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ اوتار نہین ہے۔ اشلوک تیسرا قول جاپال رکھیسر اور بیاس کا بیدانت مین تیسرے چرن مین پایا جاتا ہے اور جین اور گوتم کا رُد کرتا ہے یہ لوگ آواگون والے ہین اوتار ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بدلا نیکی اور بدی کا دنیا مین ہوتا ہے۔ اس وہم سے انہون نے مذہب آواگون کا اختیار کیا ہے۔ اور جیپال اور بیاس کہتے ہین کہ انہون نے غلط سمجھا ہے۔ بدلا نیکی اور بدی کا سرگ اور نرگ ہے یعنی بہشت اور دوزخ۔ جب بدلا نیکی اور بدی کا وہان پاویگا تو اس جہان مین اُس روح کو دوسرے قالب مین آنا کسواسطے ہوگا۔ یقین ہے کہ نیکی اور بدی کا بدلہ پانا بہشت اور دوزخ مین ہے جب وہان بدلہ پایا تخم موقوف ہوگیا اور بے تخم کوئی چیز نہین اُگتی۔ ان باتون مین آواگون کو خوب رد کیا ہے۔ اور اُنکی قوم مین بیاس جیپال مجتہد بھی تھے اور اللہ کی راہ چلنے والے بھی تھے تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا فائدہ جو کوئی آواگون والا یون کہے کہ بدلا نیکی اور بدی کا فقط دنیا ہی مین ہے۔ بہشت اور دوزخ کچھ نہین ہے وہ بیشک کافر ہے اور جو کوئی کہے کہ آواگون بھی ہے اور پھر قیامت مین بھی بدلہ ملیگا تو یہ بات ہوسکتی ہے

مرزا مظہر صاحب نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ آواگون کے عقیدہ سے کفر نہین لازم آتا ہے۔ جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب مین لکھا ہے کہ تناسخ کے یعنی آواگون کے ثابت کرنیکی دلیلین کہی ہین اور اُسکے انکار کرنیکی دلیلین بھی کہی ہین۔ **فائدہ** قرآن اور حدیث مین آواگون کا کہین بیان نہین ہے اور صاف صاف انکار بھی نہین ہے اسکی حقیقت اللہ ہی جانے **بیان جہاد کا** جاپال اُپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ چھتری کا کام ہے ہتھیار باندھنا اُنکو واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہو اُس سے مستعد ہو کر جد کرے اور راستی اور حق کو کسی حال مین ہاتھ سے نہ دے۔ اس حالت مین جو زخم اُٹھائے یا جان سے مارا جاوے سبب نجات کا ہے۔ کرشن گیتا کی دوسری ادھیا مین ہے کہ جب ارجن الفت اور شفقت سے چشم نم ہوا کرشن نے کہا کہ کدورت سے کمبختون کی یہ حالت ہوتی ہے ایسی سمجھ سے نہ بیکنٹھ ملتا ہے نہ ایمان ہوتا ہے۔ اگر اپنے دھرم کو نگاہ کرے وقت جنگ کے میدان مین پیٹھ دکھانا بیجا ہے اُسوقت تجھے بہشت بے طلب ملتی ہے۔ غنیمت سمجھ اس فعل سے تنزل نہوگا۔ اور نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سے آزاد ہوگا۔ اور مہابھارت پرب بارھوین مین حال مرتھ کا لکھا ہے کہ ہوا سے دیوتون نے فریاد کی اور کہا کہ نام اُسکا مرتھ ہے۔ اللہ کے حکم سے تجھ کو زمین مین حکومت کرنا چاہیئے کہ تو ظالمون کے شر کو دفع کرے اور خلق کو اللہ تعالےٰ کی تابعداری کی راہ بتاوے اور جو کوئی اُسکے پوجنے سے مُنہ موڑے تو اُسکا سر بدن سے اُتارے۔ اُسی پرب مین ہے کہ راجہ بوتھ کے باپ نے جب خدائی کا دعوےٰ کیا اپنی تصویرین بنا کر لوگون کو دیدین کہ اُن مورتون کو وہ پوجین ایک مدت کے بعد راجہ برتھ حاکم ہوا۔ اُسنے تمام خلق کو اللہ کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اس بات کو نہ مانتا تھا اُسکو وہ قتل کرتا تھا۔ اور فرمایا کہ اُن تصویرون کو جہان پاوین توڑ ڈالین اور جلادین۔ مہابھارت کے سانت پرب دوازدہم مین لکھا ہے کہ راجہ برتھ کو اللہ تعالےٰ نے حکم عام دیا کہ لوگون کو میرے پوجنے کے لئے بلاؤ اور جو نہ مانے اُسے قتل کرا اور شنکر اچارج جو بکرماجیت کے بعد ہوا اُسنے پوتھی مین صاف لکھا ہے کہ توحید یعنی اللہ کا اکیلا ہونا۔ اس بات کے نہ ماننے پر آدمیون کا مارڈالنا درست ہے

**بیان جانورون کے ذبح کا** مہابھارت مین تیسری فصل سانت پرب ۱۲ مین لکھا ہے کہ گوشت جانورون کا جسکے قتل کرتے وقت بید پڑھتے رہتے ہین وہ پاک ہے جو کوئی اُسکو کھاوے وہ اُن مین داخل ہے جسنے جانورون کا کھانا چھوڑ دیا اور جس جانور پر بید نہ پڑھا ہو اُسکا گوشت درست نہین ہے۔ اسرپ اوپنکھد رکھ بید مین ہے کہ جن جانورون کے تلے کے دانت ہین اور اوپر کے نہین وہ خوراک ہین۔ جن جانورون کے دونون طرف کے دانت ہین وہ کھانیوالے ہین۔ مہابھارت اسمید پرب مین ہے کہ راجہ جدہشٹر نے اسمید جگ کیا تھا اُسکے مہتمم سری کرشن جی تھے اُنھون نے بیاس جی کے مشورے سے اور بھی رکھیسرون کی مصلحت سے گھوڑا قتل کیا اور کباب بھونے اور کھائے۔ اور مہابھارت کی فصل تیسری پرب ۱۲ مین ہے کہ بھیکم پتا مہ نے جانورون کا مارنا اور اُنکا گوشت کھانا درست رکھا ہے۔ بن پرب مہابھارت مین ہے کہ پانڈو لوگ جنگل مین شکار کرتے تھے اور ہرن اور خرگوش اور دراج وغیرہ کو شکار کرتے تھے انو پرب ۱۲ مہابھارت مین ہے کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ جانورون کو ایذا دینا منع ہے ایسا نہین ہے جو جانور جگ مین مارا جاتا ہے وہ جانور صاحب جگ کے ساتھ سرگ مین جاتا ہے۔ اور اجنبی عورت سے صحبت کرنا اور شراب کا پینا صاف بید مین حرام ہے۔ مہابھارت پرب اوّل سے ثابت ہے کہ شراب پینا اوّل اوّل برہمنون کے واسطے درست رہا شکر دیوتا نے اُسکو حرام کر دیا اور کہا کہ یہ شراب جو کوئی پیتا ہے اُسکی عقل جاتی رہتی ہے۔ بعد اسکے جو برہمن شراب پیئے گا اُسکا کیا سب اکارت جائیگا اور وہ دوزخ مین جائیگا۔ **بیان نکاح کا** کرشن جی نے میرا نند سے نکاح کیا جو راجہ دہ دلی کی بیٹی تھی اور سورسین جو کرشن کا دادا تھا اُسکی بیٹی سے نکاح کیا۔ اور ارجن نے کرشن کے حکم سے سہدرا سے نکاح کیا جو بس دیو کی بیٹی تھی جو ارجن کی مان کنتی کا حقیقی بھائی تھا اور کرشن کے بیٹے پرومن نے کرشن کے حکم سے رکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور رکم رکمنی کا بھائی تھا اور رکمنی پرومن کی مان تھی اور دیکھو جو برہما کا بیٹا تھا اُسکی تیرہ بیٹیان کشب کے نکاح مین آئین جو مرتخ کا بیٹا برہما کا پوتا تھا یعنی چچازادون مین نکاح ہوا۔ مہابھارت کے بارھوین پرب فصل

راج دھرم مین لکھا ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے اچھی طرح گذران نہ کرے تو بادشاہ شوہر سے کہے کہ اُسکو چھوڑ دے۔ اُودم پرب مہابھارت مین ہے کہ بسوامتر نے گنہور اپنے شاگرد سے کہا کہ آٹھ سو گھوڑے ایسی صفت کے لاؤ شاگرد نے سوچا۔ اوّل راجہ ججاٹ کے پاس گیا جو جد بنسیون اور گورون اور پانڈون کے بڑے پردادا ہین اور کرشن جی اُنکی اولاد مین ہین۔ اُسنے عرض کیا۔ راجہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے گھوڑے نہین نہ اتنا خزانہ ہے مگر میری ایک لڑکی خوبصورت ہے اُسکو راجہ ہرجس کے پاس لیجاؤ اور گھوڑے اُس سے لیکر اُسکے بدلے مین اُسکو دیدو۔ گنہور نے یہی کیا۔ راجہ ہرجس کے پاس گیا اور یہ حال کہا۔ راجہ کے طویلہ مین دو سو گھوڑے اس طرح کے تھے۔ راجہ سے اقرار ہوا لڑکی کی عوض دو سو گھوڑے دے۔ جب ایک لڑکا پیدا ہوجاوے تب لڑکی کو پھیر دے۔ راجہ ہرجس اس لڑکی کو نکاح مین لایا اور ایک فرزند کے پیدا ہونیکے بعد اُسکو پھیر دیا۔ گنہور نے دو سو گھوڑے لیکر اور لڑکی کو لیکر راجہ دیوداس کے پاس گیا۔ راجہ دیوداس سے بھی یہی معاملہ ہوا۔ پھر یہی معاملہ راجہ بھوج سے ہوا۔ پھر چھ سو گھوڑے اور لڑکی کو بسوامتر کے پاس لے گیا۔ بسوامتر نے چھ سو گھوڑے لے لئے اور باقی دو سو گھوڑون کے بدلے اُس لڑکی سے اپنا نکاح کرلیا جب ایک لڑکا پیدا ہوا تب لڑکی گنہور کو دی۔ گنہور نے راجہ ججاٹ کے پاس پہنچا دی۔ راجہ نے چاہا کہ کسی راجہ سے اُسکو بیاہ دے۔ لڑکی نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مین نے چار شوہر کئے اب مین تنہائی مین بیٹھ رہونگی اور مہابھارت سے ثابت ہے کہ یہ چارون شوہر اور چارون بیٹے جو اُنسے پیدا ہوے اور خود راجہ ججاٹ بڑے گیانی اور بید وان تھے۔ دیکھو یہ چھوڑ دینا طلاق تھا اور دو سو گھوڑے مہر تھا۔ مہابھارت مین رام اور راون کے قصہ مین لکھا ہے کہ جب راون سیتا سے صحبت کا طلبگار ہوا تب سیتا نے جواب دیا کہ اگر میرا شوہر زندہ نہوتا تب بھی غیر جنس ہونیکے باعث سے میری اور تیری صحبت ٹھیک نہ تھی۔ چہ جائیکہ رامچندر زندہ ہین۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ اُسوقت مین بھی شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا شوہر کرنا درست تھا۔ اُودم پرب مہابھارت مین ہے کہ کنتی نے کرشن سے کہا کہ مین سورسین

کے گھر مین پیدا ہوئی۔ اُسنے مجھے راجہ بھوج کو دیا۔ وہان سے مین راجہ پانڈ کے گھر مین پڑی۔ پراسر جی کا مچھورے سے نکاح ہوا اور بیاس جی اُس سے پیدا ہوے۔ اور مہابھارت سے ثابت ہے کہ وہی مچھوری راجہ سنتین کے نکاح مین آئی۔ **کاملون کا آسمان پہ جانا** مہابھارت پرب تیسرے مین ہے کہ ارجن آسمان پر اور سرگ مین گئے۔ اور فصل سوجھ دھرم مین ہے کہ ایک برہمن نے تھوڑی فرصت مین تمام ملک اور جہان کی سیر کی اور ایک دفعہ آفتاب مین وطن کیا۔ اور لکھا ہے کہ سکھدیومن نے اکاس کی سیر کی اور چشمہ گنگ کا جو ہوا مین جاری ہے اُسکو طے کیا اور اللہ تعالےٰ تک پہنچا۔ آد پرب مین ہے کہ ایک برہمن تھا کنگم نام اگر ارادہ کرتا تھا آسمان پر جاتا تھا۔ جوگ بشست مین ہے کہ بشست نے کاک بھسنڈ سے کہا کہ اب تم سے رخصت ہوتا ہون اور آسمان کو جاتا ہون۔ کاک بھسنڈ ایک جوجن راہ بشست کے ہمراہ پہنچانے کو گئے۔ یہان سے ہندوؤن کا جواب ہوگیا جو ہمارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کو محال جانتے ہین۔ **ذکر طوفان کا** مہابھارت کے بن پرب مین ہے کہ راجہ مُن اللہ کی عبادت مین رہتے تھے ایک دن کسی پانی کے کنارے پر نہانے کو تشریف لے گئے۔ ایک مچھلی آئی اُسکا بڑا قصہ لکھا ہے اُسنے کہا کہ بڑی کشتی بناؤ۔ ایک سال کے بعد دنیا مین بڑا طوفان ہوگا۔ راجہ مُن نے ہر جانور کا ایک جوڑا کشتی مین بٹھالیا اور پودے درختون کے ساتھ لے لئے۔ سانت پرب فصل دھرب مین ہے کہ راجہ مُن وہ ہین جنکی نسل مین آدمی ہین دیکھو یہ پتا صاف حضرت نوح علیہ السلام کا ہے کہ بعد طوفان کے پھر اُنکے سوا کسی کی نسل باقی نہین رہی اب سب آدمی انہین کی نسل مین ہین۔ **قصہ راجہ رامچندر جی کا** اس قصہ مین کئی مطلب ہین بہت بڑا مطلب یہ ہے کہ ہندو لوگ دل کی آنکھین کھولکر دیکھین کہ راجہ رامچندر اللہ کے بندے تھے۔ خدائی کی کوئی بات اُنمین نہین تھی۔ کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے جو کام اللہ اُنکے ہاتھون سے لیتا تھا وہ کام کرتے تھے اور جو کام اللہ اُنکے ہاتھ سے نہین لیتا تھا اُس کام مین عاجز تھے۔ ظفر مبین مین ہے کہ مہابھارت درونہ پرب مین لکھا ہے کہ بیاس نے جدہشتر سے کہا کہ ابہمن مگھ راجاؤن سے کیا نسبت رکھتا تھا

جب انکو اللہ نے دنیامین نہین رکھا تو اور کون رہ سکتا ہے۔ اُن راجاؤن مین سے اجہ رام ہین جنہنے راون کو مارا۔ تسوط اللہ الجبار مین مہابھارت سے قصہ رام اور راون کا یون لکھا ہے کہ راون نے نارنج سے کہا کہ تو سونے کے ہرن کی صورت بنجا جب وہ عورت یعنی سیتا تجھکو دیکھیگی اپنے خاوند سے کہیگی کہ اس ہرن کو پکڑ لے۔ جب اُسکا خاوند اُسکے پاس جاویگا مین اُسوقت اس عورت کو پکڑ لونگا۔ نارنج ہرن کی صورت بنکر سیتا کے سامنے گیا۔ سیتا نے رامچندر سے کہا کہ اس ہرن کو پکڑکر مجھے دے۔ رامچندر نے لچھمن کو سیتا کی نگہبانی کے واسطے چھوڑا اور آپ ہرن کے پیچھے روانہ ہوے۔ ہرن نے فریاد کی اور نام سیتا اور لچھمن کا زبان سے لیا اور فریاد سیتا اور لچھمن کے کان تک پہنچی۔ سیتا نے لچھمن سے کہا کہ اپنے بھائی کی خبر لو۔ لچھمن نے کہا تھوڑا صبر کرو۔ مگر عورتون پر نادانی غالب ہے سیتا نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤگے تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی۔ لچھمن رام چندر کے ڈھونڈھنے کو روانہ ہوے۔ اُسی وقت راون ایک فقیر کی صورت بنکر سیتا کے پاس آیا سیتا فقیر جانکر اُسکے پاس کچھ لے گئی۔ اُسنے کہا کہ مین لنکا کا راون ہون اور اپنی اصلی صورت دکھاکر فریب کی باتین کین۔ سیتا نے کہا کہ اگر آسمان زمین ہوجاوے اور زمین آسمان ہوجاوے تو بھی یہ نہین ہوتا کہ مین رامچندر کے سوا کوئی اور خاوند کرون راون اُسکے بال پکڑکر اپنے کندھے پر ڈالکر لنکا کی طرف روانہ ہوا۔ اتنے مین لچھمن رامچندر سے ملے۔ رامچندر نے اُنکو بہت ملامت کی کہ اس جنگل مین جو دیو اور دیتون سے بھرا ہوا ہے سیتا کو تمنے اکیلا کیون چھوڑ دیا۔ رامچندر کے دل مین پریشانی اور بیقراری پڑی اور دل مین سونچا کہ سیتا پر کچھ مصیبت پڑیگی۔ جب منزل پر پہنچے سیتا کو نہ دیکھا لچھمن کو جھڑکا اور ہر طرف دیکھا۔ ایک گِدھ کو دیکھا اُنکو گمان ہوا کہ شاید یہی گِدھ لیگیا ہو۔ اُس گدھ نے کہا کہ راون سیتا کو لیگیا اور مین اپنی طاقت بھر اُس سے لڑا اُسنے مجھکو تلوار سے مارا اور یہ حال کر دیا۔ جب رام اور لچھمن آگے چلے بسوانس گندھرب سے یعنی فرشتے سے ملے۔ فرشتے نے فرمایا کہ مین تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ آگے جو آپ جاتے ہین وہان ایک تالاب ہے اور اُسکے پاس ایک پہاڑ ہے۔ وہان ایک بندر ہے سگریو نام

اُسکی عورت کو اُسکا بھائی لیگیا ہے۔ اُس بھائی کا نام بال ہے۔ آپ اُسکی عورت کو اُسکے بھائی سے چھین کر اُسکو دیدیجیے۔ اُسکے پاس زبردست بندرون کا لشکر ہے وہ اُنکو بلاکر راون سے لڑیگا اور آپکی بی بی کو چھڑا لیگا۔ رامچندر اور لچھمن دونون تالاب کی طرف روانہ ہوے۔ رامچندر راستہ مین سیتا کو یاد کرتے جاتے تھے۔ اور روتے جاتے تھے۔ جو درخت اور پہاڑ سامنے آتا تھا اُس سے کہتے تھے۔ بھلا سیتا یہان آئی ہوگی۔ اُس پہاڑ اور اُس درخت سے پوچھتے تھے کہ تجھکو کچھ سیتا کی خبر ہے۔ لچھمن نے رامچندر سے کہا کہ آپ راجہ جسرتھ کے بیٹے ہین۔ اگر ان محنتون کی طاقت نہ تھی تو جسوقت بھرتھ اور سب بزرگ آپکو بلاتے تھے اُسوقت اُنکی نصیحت ماننی چاہیے تھی۔ اب وقت بیطاقتی اور بیقراری کا نہین ہے۔ جب آگے بڑھے سکریو آگے بڑھکر لینے کو آیا اور بڑی تعظیم سے اپنے مکان پر لے گیا۔ اور احوال پوچھا۔ رامچندر بولے کہ میری بی بی سیتا کو راون لے گیا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ لنکا مین جاؤن اور اپنی بی بی کو چھڑاؤن سکریو نے کہا کہ مجھکو بھی یہی حال درپیش آیا ہے میری بی بی کو بھی میرا بھائی بال لے گیا ہے۔ رامچندر بولے کہ مین تیری بی بی کو بال سے چھڑا لونگا۔ سکریو نے کہا کہ اگر آپ یہ کام کرینگے تو مین سارے لشکر سمیت آپ کے ساتھ رہونگا کہ آپ کی بی بی کو اُس سے چھڑاؤن۔ جاسوسون نے بال کو خبر پہنچائی کہ رامچندر آئے ہین اور سکریو کو بادشاہ بنایا ہے۔ سکریو بال کے ساتھ لڑنے لگا۔ آپس مین اتنے لڑے کہ خون مین ڈوب گئے۔ رامچندر پہچانتے نہ تھے کہ بال کون ہے اور سکریو کون ہے۔ جب ہنونت نے جانا کہ رامچندر بال کو اور سکریو کو نہین پہچانتے ہین سکریو کے پاس ایک کمند تھی کہ وہ بال کی گردن مین ڈالدی اُسوقت رامچندر نے جانا کہ یہ بال ہے ایک تیر بال کو مارا بال گرپڑا اُسوقت وہ رام رام کہتا تھا اُسوقت رامچندر کو معلوم ہوا کہ بال میرے خالص دوستون مین سے تھا اُسکے مار ڈالنے سے نہایت پشیمان ہوے۔ پھر موسم برسات کے آجانے کے باعث سے رامچندر اور لچھمن وہان ٹھہرے رہے اور جب راون سیتا کو لنکا مین لیگیا سیتا نہایت غم مین رہتی تھی۔ سونا اور کھانا چھوڑ دیا تھا

دیوون کی عورتین سیتا سے کہتی تھین کہ تو اُن سے کیون نہین راضی ہوتی اور چین کیون نہین کرتی۔ سیتا کہتی تھی کہ اپنی خوشی سے تو سوا رامچندر کے مین کسی سے راضی نہین ہونگی۔ راون اچھے اچھے کپڑے پہنکر سیتا کے سامنے آیا اور کہا کہ میری تمام عورتون کی سردار مندوری ہے۔ اب مین دل وجان سے تجھکو چاہتا ہون اگر تو تابعدار ہوجاوے تو تیرا رتبہ مندوری سے زیادہ ہوجاویگا۔ سیتا نے کہا کہ تیرا باپ بسروا نواسا برہما کا ہے۔ اور زمانہ کا پاکیزہ شخص ہے۔ اور تیرا بھائی کبیر بھی نیک بخت ہے۔ سب کو پاک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو باپ اور بھائی کی راہ چھوڑ کر مجھکو بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پس تو کس راہ سے اپنے تئین حکومت والا کہتا ہے۔ بھلا یہ درست ہے کہ بادشاہ لوگ اور لوگون کے گھر والون کی طمع کرین۔ اُسوقت سیتا دامن کو منہ پر رکھکر ہائے ہائے کر کر روئی اور فریاد اور شور مچایا۔ اس چار برس کی مدّت مین راون ہر روز سیتا کو پیغام بھیجتا تھا اور اُسکو فریب دیتا تھا کہ شاید تابعدار ہوجاوے وہ کسی طرح نہین مانتی تھی۔ بعد اُسکے ہنونت سیتا کی تلاش مین لنکا مین پہنچا اور سیتا کے پاس آیا اور سیتا کو رامچندر اور لچھمن کی اور لڑائی کے ارادے کی خبر پہنچائی۔ سیتا نے اپنی پیشانی سے ایک لعل ہنونت کو دیا کہ یہ لعل رامچندر کو دیجیو کہ میری نشانی رکھے۔ پھر رامچندر نے بال کے بیٹے کو ایلچی کر کے کسی طور پر راون کے پاس بھیجا اور بال کے بیٹے نے راون سے کہا کہ سیتا جو رامچندر کی بی بی ہے تو اُسکو زور سے اور دغا سے لایا ہے اگر تو سیتا کو بھیجدے تو مجھکو تجھسے کچھ کام نہین ہے اور نہین تو تجھکو اور تیرے لشکر کو ہم تلوار سے قتل کرینگے۔ جب راون سیدھی راہ پر نہ آیا دونون طرف سے لڑائی کی فوجین درست ہوئین۔ لڑائی مین میگناد جو راون کا بیٹا تھا نگاہ سے غائب ہوگیا۔ اور ہوا مین چلا گیا۔ وہان سے رامچندر کے لشکر پر تیر پھینکتا تھا۔ رامچندر کی فوج مین سے بہتون کو قتل کیا اُسکو کوئی نہین دیکھتا تھا۔ جب رامچندر اور لچھمن پر ہر طرف سے تیر برسے سگریو اور بھبکن اور اور بہادر بندر اُنکے آس پاس ہوکر نگہبانی کرتے تھے

اور جب اُنہون نے رامچندر کو گھبرایا ہوا پایا سب سرداروں نے رامچندر کو تسلی دی۔ اتنے مین میگناد نے تیر پھینکا کہ سوا بھبکن کے سب بیہوش ہو گئے بھبکن نے رامچندر سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تم اورون کی طرح پر نہین ہو تم اپنے ہوش درست رکھو۔ رامچندر اُسکی بات سے ہوش مین آئے جس طرح کوئی سوتے سوتے جاگتا ہے۔ بھبکن نے ایک تیر اُٹھایا کہ اُس تیر مین یہ خواص تھا کہ اگر اُسکو پھینکین تو جو چیز چھپی ہو وہ ظاہر ہو جاوے۔ رامچندر نے اُس تیر کو لیا۔ میگناد نے جب دیکھا کہ مین چھپا نہین رہ سکتا ہون اُس جگہ سے پلٹ گیا جب رات ہوئی میگناد نے ایک نیزہ لچھمن کے سینہ پر پھینکا۔ لچھمن بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ راجہ رامچندر نے لچھمن کا سر گود مین رکھکر رونا شروع کیا۔ اور کہا کہ مین اب مرتا ہون کیونکہ اُسکی جدائی سے مر جاؤنگا اور سیتا میرے فراق مین جان دیگی اور یہ بندر پہاڑون مین اور مضبوط جگہون مین پناہ پکڑینگے۔ افسوس بھبکن پر کہ میرے واسطے اپنے رشتہ دارون سے جدا ہوا۔ مجھکو یہ غم ہے کہ اُسکا حال کیا ہوگا۔ دو شخص بندرون مین سے کہ علمِ طب سے خوب خبردار تھے اُنہون نے لچھمن کے پاس آکر کہا کہ ایک دوا ہے مرت سنجیونی۔ اگر اِس رات مین سورج نکلنے سے پہلے اس دوا کو لاوین اور لچھمن کے زخم پر چھڑکین اُسی وقت بحال ہو جاوین۔ ہنونت اُسکو لایا اور لچھمن کے زخم پر چھڑکا۔ لچھمن اُسی وقت زندہ ہو گئے۔ رامچندر نے ہنونت کی بہت تعریف کی۔ بعد اُسکے لچھمن اور میگناد مین بڑی لڑائی ہوئی۔ آخر کو لچھمن نے میگناد کو مار ڈالا۔ راون خود لڑنے کو آیا اور اپنے لوگون سے کہا کہ یہ لوگ سیتا کے واسطے ہم سے لڑتے ہین اور سیتا کسی طرح تابعدار نہین ہوتی تو ہم پہلے سیتا کو مار ڈالین تب وہ سیتا کے مار ڈالنے پر مستعد ہوا۔ سیتا مین یہ خواص تھا کہ جب کوئی بدنیت سے اُسکے آگے جاتا تھا جب اُسکو دیکھتا تھا اُسکو اتنی طاقت نہین رہتی تھی کہ اُس سے بدی کرے راون جب اُسکے نزدیک گیا اُسکا ہاتھ نہ چل سکا کہ اُسکو قتل کرے۔ انند دیو

نے راون سے کہا کہ سیتا صورت دیوتا کی ہے اُسنے اس بھیس مین ظہور کیا ہے تو ہرگز نادان اور بے عقل مت بن۔ اگر تجھ مین کچھ مردانگی ہے تو اُسکے خاوند کو قتل کر پھر تو جو چاہے اُس سے کر۔ تب راون خود لڑنے کو آیا۔ ادھر سے دونون شہزادے خود لڑائی کے میدان مین آئے اور اپنی بہادری دکھلائی۔ اتنے مین اندر کا بھل بان اندر کے حکم سے ارابہ رامچندر کے پاس لے گیا۔ رامچندر نے سوچا کہ شاید یہ فریب راون کا ہو۔ بھبیکن نے کہا مین سب کام راون کے جانتا ہون۔ یہ ارابہ اُسکا نہین ہے۔ آپ اسپر سوار ہون۔ پھر لڑائی مین راون نے رامچندر پر ایسا تیر پھینکا کہ سردارون کے سوا سارا لشکر رامچندر کا بھاگا آخرکار رامچندر نے ایک تیر راون کے سینہ پر مارا تو اُسکو ارابہ اور تمام اسباب سمیت جلادیا۔ اور اُسکا کام تمام کیا۔ جب راجہ رامچندر راون کو قتل کرکے لنکا مین گئے سیتا کو دیکھا کہ میلے کپڑون سے خاک مین بھری ہوئی ہے۔ نشانیون سے پہچانا کہ کسی نے اُس مین دخل نہین کیا ہے۔ اور انند دیو سے بھی اُسکی پاکی کا حال سُنا۔ مگر آزمانے کے واسطے سیتا سے کہا کہ اگرچہ مین نے تیرے واسطے اتنی محنت کی اور اتنے لوگ مارے گئے ہین مگر تو دیوون کے گھر مین گئی مجھکو تجھ سے کچھ کام نہین۔ سیتا نے جب یہ سُنا بیہوش ہوکر گر پڑی۔ پھر تھوڑا ہوش آیا اور اُٹھی اور کہنے لگی کہ مین تمھارے سوا دوسرے کو نہین جانتی ہون۔ رامچندر نے کہا تیرے اس کہنے سے میرے دل کو تسلی نہین ہوتی مگر یہ کہ تو قسم کھاوے کہ تو سچی ہے۔ سیتا اس بات سے خوش ہوئی اور کہا کونسی قسم کھانا چاہیے جس مین تمھارے دل کو تسلی ہو۔ رامچندر نے کہا کہ اگر تو آگ کے اندر جاوے اور آگ تجھکو نہ جلاوے تب میرے دل کو تسلی ہو۔ بعد اُسکے آگ بھڑکائی اور سیتا نے آگ کے کنارے پر آکر کہا کہ اے سورج اور اے چاند اور اے رات اور دن اور اے آسمان اور زمین اور اے وہ لوگو جو اس مین رہتے ہو میرے گواہ رہو۔ اگر رامچندر کے بعد مجھکو کسی کا خیال آیا ہو تو

مین تم سے چاہتی ہون کہ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو کہ آگ مجھکو جلا دے۔ پھر وہ آگ کے اندر آئی۔ آگ اسقدر سرد ہو گئی کہ اُسکی سردی سے بندرون کو ایذا پہنچی اور سیتا آگ سے سلامت نکلی۔ رامچندر نے سر آگے ڈال لیا اور سُنتے تھے کہ لوگ سیتا کو کیا کہتے ہین۔ یہ سُنا کہ سب کہہ رہے تھے کہ سیتا کی پاکی پر خدا کی رحمت ہو بعد اسکے ہُوا آدمی کی صورت بنکر رامچندر کے پاس آئی اور کہا کہ سیتا جو کچھ کہتی ہے اُسکی طرف سے کسی طرح پر دل مین بُرا خیال مت کرو کہ اللہ تعالےٰ کی درگاہ مین گنہگار ہو جاؤ گے۔ بعد اُسکے برن جو پانی کا موکل ہے اُسنے بھی حاضر ہوکر سیتا کی پاکی پر گواہی دی۔ پھر برہما حاضر ہوے۔ رامچندر اور جتنے لوگ حاضر تھے سب تعظیم اور ادب سے اُٹھ کھڑے ہوے۔ برہما نے رامچندر سے کہا کہ بُرا گمان سیتا پر مت لیجاؤ۔ مین نے اللہ تعالےٰ سے مانگا تھا کہ تمکو اللہ تعالےٰ توفیق دیوے کہ راون کے شر کو اللہ کے بندون پر سے دفع کرو اور سیتا کو راون میری دعا سے لیگیا تھا کہ لنکا مین تمھارے آنیکا یہ باعث ہووے۔ اور راون طرح طرح کے عذاب سے مارا جاوے۔ بعد اسکے راجہ جسرت اپنی صورت مین آئے اور کہا مجھکو پہچانتے ہو۔ رامچندر نے جب خوب طرح دیکھا اپنے باپ کو پہچانا بس باپ کے قدمون پر گر پڑے۔ راجہ جسرتھ نے کہا کہ اس عورت کی برکت تھی کہ مجھکو بہشت مین لے گئی۔ خبردار سیتا پر بُرا گمان مت کیجیو۔ مارکندی نے جب یہ قصہ تمام کیا راجہ جدہشتر سے کہا کہ جو محنت راجہ رامچندر پر آئی ہے تم اُسکی یہ نسبت راحت اور فراغت مین ہو جان لو کہ محنت کے بعد راحت بھی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ رامچندر نے ایک شخص سے کہا کہ لوگ ہمکو کیا کہتے ہین وہ بولا کہ لوگ کہتے ہین کہ سیتا کو راون پکڑ لیگیا اور رامچندر نے بے تحقیق پھر اُسکو اپنے گھر مین رکھ لیا یہ سُنکر رامچندر نے سیتا کو نکالدیا۔ وہ حمل سے تھی اُسکو ایک جنگل مین چھُڑوا دیا۔ ایک درویش نے اُسکی خدمت کی اُس سے دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوے۔ اُنکو سپاہ گری سکھلائی۔ پھر جب رامچندر نے اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اُس جنگل مین ہو کر گذرا۔ وہان

دونون شہزادے شکار مین مشغول تھے اُنھون نے اُس گھوڑے کو پکڑ لیا اور تمام فوج کو شکست دی۔ جب راجہ بھرتھ اور لچھمن اور سردار اس گھوڑے کے لینے کے واسطے فوج لیکر آئے اُن دونون بہادرون سے سامنا نہ کرسکے اور اُنکے ہاتھون سے قتل ہوگئے اور راجہ رامچندر بھی اُنکے ہاتھون قتل ہوے اور فوج بھاگی آخر کو سیتا نے دریافت کیا کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تو وہ بہت غمگین ہوئی اور بیٹون کو ملامت کی۔ دوسری جگہ اُن دونون بیٹون کا نام لَو اور کشن لکھا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ ایک رکھیشر نے دعا کی اور پانی پڑھکر سب لاشون پر چھڑکا۔ اُسکی دعا سے وہ زندہ ہوے۔ پھر اُن بزرگ نے رامچندر اور سیتا مین صلح کروانا چاہا سیتا کو نہایت رنج تھا وہ راضی نہوئی۔ تب اُن بزرگ نے فرمایا کہ اگر تو نہ مانیگی تو ابھی تجھکو بد دعا دونگا۔ لاچار ہوکر سیتا راضی ہوئی۔ اُن بزرگ نے فرمایا اے رامچندر یہ بات ہمکو بہت بری لگی۔ تمہاری عقل پر کیا آفت آئی تھی کہ تمنے سیتا کو بے قصور نکالدیا۔ راجہ صاحب سمجھے کہ مجھسے یہ حرکت بیجا ہوئی سیتا کو نہایت عاجزی اور خوشامد سے منا لے گئے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ اس قصہ مین ہر ہر جگہ پر ظاہر ہے کہ راجہ رامچندر کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے اور لوگون کے سمجھانے سے سمجھتے تھے۔ بار بار بہت کامون مین عاجز ہوجاتے تھے۔ جب قتل ہوے دوسرے شخص کی دعا سے اللہ نے اُنکو زندہ کیا۔ بیشک وہ اللہ کے بندے تھے **فائدہ** مسلمانون کو لازم ہے کہ راجہ رامچندر اور کنہیا جی وغیرہ اگلے بزرگون کے برا کہنے سے توبہ کرین۔ اور یہ جو ہندو لوگ ہین یہ اُنکو خدا سمجھکر پوجتے ہین اُنکے میلون سے اور اُنکے تماشون سے اور اُنکی رسمون سے لاکھون کوس بھاگین۔ یا اللہ جو تیرے بندون کو تجھسا سمجھتے ہین اور یہ سب نشانیان دیکھ بھال کر اپنی جہالت پر اڑے ہوے ہین اُنکو ہدایت دے اور دین محمدی کی راہ پر اُنکو قائم کردے کہ تجھکو اکیلا سب کا مالک جانین اور سب کو تیرا بندہ اور غلام سمجھین۔ یا اللہ ہم سب کو محمدی دین پر ثابت رکھ اور اُسی دین پر دنیا سے

اُٹھا۔ آمین یارب العالمین۔

## راجہ رامچندر کی زبانی محمدؐ کی بشارت

شاہ عبد الحق صاحب کانپوری جو مولانا شاہ غلام رسول صاحب کے فرزند ہین اُنہون نے حیدر آباد مین مجھسے بیان فرمایا کہ دو چوڑہ ندی جو درمیان رام پور اور بریلی کے ہے وہان ایک ہندو تھا جو اپنے علوم کا ایک عالم تھا۔ مین نے جوانی کے دنون مین رسمی علمون سے فراغت حاصل کر کے رامپور سے واپس آتے وقت اُس سے ملاقات کی اور اُس سے کہا کہ کچھ مجھکو آپ سے پوچھنا ہے۔ اُسنے کہا کچھ دینی بات ہے یا دنیا وی۔ مین نے کہا دینی۔ تب اُسنے اپنے لوگون کو ہٹا دیا۔ اور کہا کہ پوچھئے۔ مین نے کہا کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کہین تمہاری کتابون مین ہے یا نہین۔ اور یہ پوچھنا ہمارا اسواسطے نہین ہے کہ ہم کو معاذ اللہ اُنسے اعتقاد کم ہے بلکہ غیر مذہب والا اگر ہمارے دین کی گواہی دے تو ہمکو ایک لطف زیادہ حاصل ہوتا ہے اُسنے کہا کہ تمہاری عمر تھوڑی ہے۔ جوانی کا وقت ہے تم سے یہ بات پوشیدہ نہین رہ سکیگی اور مین اُن دنون مین سترہ برس کا تھا۔ مین نے کہا مین تم سے عہد کرتا ہون کہ جبتک تم زندہ رہوگے اور تمہاری زندگی کی خبر پاؤنگا تو سوا اپنے باپ کے اور استاد کے کسی سے نہین کہونگا یہ بات سُنکر اُسنے کہا اچھا مین تم کو بتلاتا ہون۔ چوتھے بید مین آنا ذکر تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ رامچندر سے کسی نے پوچھا کہ کتنے درجے ہین جنکے طے کرنے سے بندہ اللہ سے ملتا ہے۔ اُنہون نے کہا کہ چودہ ۱۴ درجے۔ اُسنے کہا کہ وہ چودہ درجے آپنے طے کئے ہین۔ رامچندر نے کہا نہین۔ کہا تم طے کروگے کہا نہین ہم اس سے آگے نہین بڑھینگے جتنے ہین۔ اُسنے کہا کوئی تم سے پہلے گذرا ہے جسنے یہ چودہ درجے طے کئے ہین۔ کہا نہین۔ اُسنے کہا کوئی آپکے بعد ایسا ہوگا کہ ان درجون کو طے کریگا۔ کہا ہان ایک شخص آنیوالا ہے وہ یہ سب درجے طے کریگا۔ مگر اب سے بہت دور ہے۔ اُسنے پوچھا کہ نام اُسکا کیا ہے رامچندر نے کہا کہ نام اُنکا محامد ہے۔ اُسنے کہا وہ کہان پیدا

ہونگے رامچندر نے کہا کہ ایک پتھرون کے ملک مین پیدا ہونگے اور کھجورون کے شہر
مین جاکر رہینگے اور وہین سے اُنکا دین ساری دھرتی پر پھیلیگا۔ اور جو کچھ وہ کہینگے
اللہ وہی کریگا جو اُنکے دین کو پکڑیگا وہ بیکنٹھ مین جائیگا اور جو اُنکے دامن کو نہ پکڑیگا
یا پکڑکے چھوڑدیگا وہ نرگ مین جائیگا۔ اُسنے کہا اُنکا لباس اور خوراک کیا ہوگا رامچندر
نے کہا اُنکی خوراک دودھ اور گوشت اور شہد اور سرکہ ہے اور پوشاک اُنکی دھوتی
اور ریگیا ہے اور اپنے دین کے پھیلانے کے واسطے برچھی اور تلوار کے ساتھ منکرون
سے لڑینگے اور بددعا سے ملک فتح نہ کرینگے۔ مین نے اُس سے کہا جب تم کو
ایسی معتبر خبر پہنچی تو تم مسلمان نہین ہوجاتے۔ اُسنے کہا مسلمان ہونا دل
پر موقوف ہے۔ مینے کہا کہ تمہارے دل پر ہے۔ کہا ہے۔ مین نے کہا ظاہر
کیون نہین کرتے۔ کہا تم بچے ہو۔ اس مصلحت کو نہین جانتے ہو۔ پھر مین
اُس سے رخصت ہوا اور وہ ہندو غدر سے پہلے مرگیا۔ پھر بعد غدر کے دس
برس کے بعد میرا گذر اُس گانون فتحپور ہسوہ مین ہوا کہ میری بہن وہان بیاہی تھی
وہان ایک شخص کو دیکھا اُسی ہندو کی وضع کا۔ اُسکا نام ستیل تھا اُس سے اُسکا ذکر
آیا۔ اُسنے اُسکی تصدیق کی اور یہ بھی کہا کہ اُس بید مین اس سے زیادہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے اُس نے کچھ کم تم سے بیان کی اور تعریف اُنکی
بہت ہے۔ یہ کہکر اُسنے بید کی عبارت پڑھی کہ وہ ہماری سمجھ مین نہ آئی۔ اُسکا خلاصہ
اُسنے یہ بیان کیا کہ بید اکرنیوالے نے اپنا سارا کمال اُسی پر ختم کیا ہے۔
اور کوئی اوتار یا دیوتہ اُس سے آگے بڑھکر کھڑا نہین ہوسکتا سب اُس سے
پیچھے ہین۔ یا اللہ تیری اس نعمت کا شکر کس زبان اور کس دل سے ادا کرین کہ
ایسے ہی پیارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین پیدا کیا جسکی تعریف
ہمیشہ سے ہر قوم کے سب اچھے لوگ بیان کرتے چلے آئے۔ یا اللہ ہمکو اُنکی امت
مین داخل رکھیو۔ اور اُنکے دین پر دنیا سے اُٹھائیو۔ آمین یا رب العالمین۔

تمت

# اعلان

ازآنجاکہ حق تالیف وتصنیف کتاب بشارتِ احمدی کا جناب مولوی عبدالعزیزصاحب مصنف کتاب مسطور نے معرفت سید محمد تقی صاحب خلف سید بخش علی صاحب بعد اخذ کاپی رائٹ کے مطبع ہذا کو ہبہ فرمادیا ہے لہذا اہل مطابع وتاجران کتب ودیار وامصار کی خدمت مین گذارش ہے کہ کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین ورنہ نقصان عظیم اُٹھائینگے کیونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ء کے رجسٹری ہوچکی ہے۔

المشتہر

سید صغیر حسن شمسی۔ مالک مطبع یوسفی دہلی

# مختصر فہرست کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلی

## تفسیر عمدۃ البیان ہر سہ جلد بزبان اردو

کلام اللہ کی بے نظیر تفسیر آیۃ اللہ فی العالمین حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہ لم یزلی جناب مولانا و مقتدانا مولوی السید عمار علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان کی تصنیف سے چھپ کر ہندوستان کے ہر گوشہ اور شیعی دنیا کے ہر طبقے میں اسقدر مقبول ہوئی ہے کہ چار دفعہ چھپنے پر بھی اس کی مانگ ہر چہار طرف سے برابر چلی آتی ہے سچ تو یہ ہے کہ اس تفسیر کو اردو میں لکھ کر جناب مولانا نے جو احسان ہم شیعوں پر کیا ہے اس کا اجر سوائے پروردگار عالم کے اور کون دے سکتا ہے اس مرتبہ یہ مقدس تفسیر دس دس پاروں کی تین جلدوں میں چھپ کر شایع ہوئی ہے خوش خطی کا کامل اہتمام کیا گیا ہے - کاغذ اعلی درجہ کا لگایا ہے - چھاپہ نہایت صاف اور روشن ہے قلم خفی ہے جلی تقطیع ۲۰×۲۶ ۸ صفحہ آیات قرآنی کو دیگر عبارات تفسیر کی نسبت اسقدر واضح قلم سے لکھا ہے کہ جس آیت کو دیکھنا چاہیں وہ بآسانی ملاحظہ فرما سکتے ہیں - فریقین کے متنازعہ فیہ مقامات اور مناظرہ کی سرخیوں کو حاشیہ پر خاص جلی قلم سے لکھا ہے یہ نادر تفسیر اب کی دفعہ نہایت ہی اہتمام و جانفشانی سے تمام خوبیوں کے ساتھ چھپی ہے قیمت درجہ اول ۲۰ عہ ر

درجہ دوم عہ درجہ سوم عہ ر

## شرح کنز مکتوم فی فی عقد ام کلثوم

رسالہ ہذا میں حسب رفتار زمانہ ایک حاکم قرار دے کر حضرات اہل سنت کو در باب عقد ام کلثوم سلام اللہ علیہا ایک مدعی بحیثیت مدعی دعوی لیا گیا ہے اور شیعوں نے بحیثیت مدعا علیہم جواب دیا ہے حاکم نے بربنائے بیانات فریقین حسب حال مقدمہ چند تنقیحات برآمد کی ہیں فریقین کے وکلا نے ہر تنقیح پر فیصلہ صادر فرمایا ہے جس قدر کہ تنقیحات ہیں اسی قدر فیصلہ ہیں سب سے آخر تمام مقدمہ کے متعلق پورا فیصلہ ہو گیا ہے اور نئے انداز و قرینہ سے اس عقد عقد کی حقیقت کو دکھلایا ہے اس رسالہ کے مصنف بھی جناب مولوی سید سجاد حسین صاحب ایک مشہور مناظر ہیں قیمت فی جلد ۸ ر

المشتہر سید صغیر حسن شمس زیدی الواسطی مالک مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلی

# مختصر فہرست کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلّی

## صحیفۂ کاملہ مترجم بہ ترجمہ اُردو

الحمدللہ کہ جس گوہر نایاب کی جوہریوں کو ایک عرصہ سے تلاش تھی نگاہوں کے سامنے موجود ہو گیا وہ متبرک صحیفہ جسکا کامل نام ہے عنوان میں لکھا ہے جناب سیّد الساجدین علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور اُن پر اثر الفاظ کا مجموعہ ہے جو ایک معصوم کی زبان سے نکلکر مالک دوجہان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر خلعت قبولیت کا جامہ پہن چکے ہیں اس متبرک کی نسبت یہ الفاظ کافی ہیں "این صحیفہ بسیار عظیم الشان وجلیل القدر است ودرمیان علمائے امامیہ زبور آل محمد و انجیل اہلبیت میخوانند" مومنین عرصہ سے اس کے خواہشمند تھے الحمدللہ کہ نہایت اہتمام سے طبع ہوا ہے اور جناب مولانا مولوی میرزا محمد حسن صاحب قبلہ شیدا دہلوی کا تحت اللفظ ترجمہ بھی ساتھ ہے امید کہ مومنین اس نادر صحیفہ کی پُراثر دعاؤں سے اپنے مقاصد دینی و دنیوی و حاجات شرعی کے بر لانے کی کوشش کریں گے قیمت علاوہ محصولڈاک عہ ر

## پنجہ فولادی

یہ کتاب مناظرہ کی جان ہے یوں تو سینکڑوں کتابیں روزمرہ لکھی جاتی ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ اپنی طرز میں سب سے الگ ہے سنی شیعہ کا اختلاف جن امور پر مبنی ہے اسکو روزمرہ کی زبان میں اس خوبی سے دکھلایا ہے کہ ناظرین داد دئے بغیر نہ رہ سکیں گے کاغذ ولایتی پریس اسوری سفید ضخامت ۲۰۰ صفحہ قیمت ۱۰ ار

## حسن اُردو

اردو لٹریچر کی جان دلّی کی ٹکسالی زبان کا اعلیٰ نمونہ انشا پردازی کا استاد اور معلم قلم کا دلفریب روزمرہ یا ہندوستان کے مشہور و معروف اہل قلم کا دماغ کا نتیجہ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ ان صفحات پر نظر آئے گا جن سے اردو کا گلدستہ مزین کیا گیا ہے اگر یہ چاہتے ہیں کہ جذبات واقعات مناظر قدرت کو فصیح اردو لباس میں جلوہ گر دیکھیں تو اُسے گلے کا طوق بنا لیجیے بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں کاغذ نہایت اعلیٰ درجہ کا خوشخطی کا بیحد انتظام کیا گیا ہے صفحات مع ٹائٹل پیج ۵۲ قیمت ۲ ر جو صفت برابر ہے۔

**المشتہر سیّد صغیر حسن شمس نبیدی الواسطی مالک مطبع یوسفی کشمیری دروازہ دلّی**